هفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۴ جمعۃ المبارک ۲۵-اپریل ۱۹۹۷ء شمارہ ۱۷

۱۷-ذوالحجہ ۱۴۱۷ ہجری ☆ ۲۵-شہادت ۱۳۷۶ ہجری شمسی

خدا کے حضور آج ہم جو اپنی اولادیں اور بچے پیش کر رہے ہیں یا اپنی جانیں پیش کر رہے ہیں ان کو اسی نیت اور اسی خلوص کے ساتھ پیش کریں جس نیت اور خلوص کے ساتھ ابراہیم نے دعائیں مانگی تھیں اور اپنی آنے والی نسلوں کو پیش کیا تھا-

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں

خطبہ عیدالاضحیہ

لندن (۱۸-اپریل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں نماز عیدالاضحیہ پڑھائی اور بعد ازاں خطبہ ارشاد فرمایا- حضور انور نے سورۃ الصّٰفّٰت کی آیات ۱۰۱ تا ۱۱۲ کی تلاوت کے ساتھ ان کے روح پرور معانی اور پر معارف تشریح میں قبولیت دعا کے فلسفہ، اس کے تقاضے اور قبولیت کے بعد عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی تفصیل بیان فرمائی- حضور نے "رب هب لي من الصالحين" کی دعا کے حوالے سے فرمایا کہ محض الفاظ پر دعا کی قبولیت منحصر نہیں ہوا کرتی بلکہ کس الحاح، کس خلوص اور کس بے قراری اور کامل سپردگی کے ساتھ دعا کی جارہی ہے اس پر نتیجہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس دعا کو کس رنگ میں قبول فرمایا جائے اور خلوص کی دعاؤں کے بعد پھر ذمہ داری ختم نہیں ہو جاتی پھر مسلسل ان دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ ایک محنت کا دور ہے جس کا ذکر اس قبولیت کے نشان میں ملتا ہے پس اس حوالے سے آج ہمارے لئے یہ دعا اسی طرح مشعل راہ ہے جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں یا اس سے پہلے یا اس کے بعد میں تھی مگر ان آیات پر غور کرنے سے ہمیں تربیت کے گہرے اصول بھی معلوم ہوتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ کب تک ہماری محنت اور تربیت کا دور جاری رہنا چاہئے- حضور انور ایدہ اللہ نے ان آیات کی روشنی میں واقفین نو سے متعلق بعض ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی- حضور انور نے لفظ "فبشرنٰه بغلٰمٍ حليم" سے لفظ "حليم" کے معانی کی تشریح میں فرمایا کہ اس لفظ میں بھی حضرت ابراہیمؑ کی دعاؤں کا رنگ ظاہر فرمادیا گیا کیونکہ حلیم ایک ایسے بیٹے کو کہتے ہیں بقیہ صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

استغفار گناہوں کے احتمالات سے بچنے کے لئے خدا سے مدد مانگنا ہے

گناہ کو اس لئے نہیں پیدا کیا گیا کہ لوگ اس میں ملوث ہوں بلکہ اس لئے کہ تا اس سے بچنے کی کوشش کے ذریعہ لوگ لامتناہی درجات پائیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۱-اپریل ۱۹۹۷ء)

لندن (۱۱-اپریل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا- تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۃ الشوریٰ کی آیات ۲۶ تا ۲۷ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ توبہ اور خالص عبادت کے مضمون کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس گزشتہ خطبہ میں شروع کیا تھا کہ وقت ختم ہو گیا- سوال یہ تھا کہ اگر گناہ زہر ہے تو یہ زہر کیوں بنایا گیا ہے- حضور نے فرمایا کہ فرشتے گناہ نہیں کرتے اور گناہ نہ کرنے کی وجہ ان کی گناہ کی صلاحیت کا فقدان ہے- حضرت نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ انسان کو فطرۃً ایسا بنایا گیا ہے کہ اس میں گناہ کی صلاحیت رکھ دی گئی ہے پھر اگر وہ گناہ نہ کرتا تو رعونت میں بڑھ جاتا- جب نبی معصومؑ ستر (۷۰) بار استغفار کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ حضور نے فرمایا کہ معصومیت کو تکبر سے بچانے کے لئے استغفار لازم ہے- استغفار گناہوں کے احتمالات سے بچنے کے لئے خدا سے مدد مانگنا ہے- فی الحقیقت معصومیت اسی حد تک ہے جس حد تک استغفار کے سہارے قائم ہے- جہاں معصومیت میں بڑائی کا پہلو آجائے اور خود پرستی کا مضمون میں داخل ہو جائے اسی حد تک وہ گناہ ہے-

حضور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ مسلسل استغفار کے ذریعہ بلندیوں میں سفر کرتے رہے اور وہ بلندیوں کا سفر ہمیشہ جاری رہا- حضور نے فرمایا کہ گناہ کو اس لئے نہیں پیدا کیا گیا کہ لوگ اس میں ملوث ہوں بلکہ اس لئے کہ تا اس سے بچنے کی کوشش کے ذریعہ لوگ لامتناہی درجات پائیں- حضور نے فرمایا کہ بیماری اور شفا کے مضمون پر غور کے نتیجے میں اس مضمون کو بقیہ صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے- یہ پروگرام احباب کی دینی، روحانی تعلیم وتربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے- مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو وڈیو یو-کے- سے اس کی وڈیو حاصل کر سکیں- گزشتہ ہفتہ کے پروگرام "ملاقات" کا مختصر خلاصہ درج ذیل ہے :-

ہفتہ ۵-اپریل ۱۹۹۷ء

آج حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بچوں کے ساتھ ۷ ستمبر ۱۹۹۶ء کی ملاقات کا پروگرام دوبارہ نشر کیا گیا- حضور انور نے بچوں کو مژدہ سنایا کہ آپ کی کلاس دن بدن دنیا میں ہر دلعزیز ہو رہی ہے- اور پھر ایک گھنٹے تک بچے ناظرین کو رنگا رنگ دلچسپ مضامین اور نظموں سے محظوظ کرتے رہے-

اتوار ۶-اپریل ۱۹۹۷ء

آج معمول کے مطابق انگریزی دان اصحاب کے ساتھ ملاقات کا دن تھا- آج کی ملاقات کی خصوصیت یہ تھی کہ چھ میں سے پانچ احباب مختلف مذاہب کی نمائندگی کر رہے تھے یعنی پارسی، سکھ، ہندو، اینگلیکن اور غیر احمدی مسلمان نمائندے تشریف لائے ہوئے تھے- افادہ عام کے لئے سوالات اور ان کے جوابات کا نہایت مختصر خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ذیل میں پیش کیا جاتا ہے :-

☆ دو بہنوں کے ساتھ بیک وقت شادی نہ کرنے میں کیا حکمت ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ایک نفسیاتی مسئلہ ہے- اسلام میں ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت حکم کے طور پر نہیں بلکہ حد بندی کے طور پر ہے اور یہ بھی کئی شرطوں کے ساتھ- مثلاً جنگ نے مرد اور عورت کی تعداد کے تناسب میں فرق پیدا کر دیا ہو- اور سب سے بڑی اور کڑی شرط انصاف کی ہے- اگر دو بہنوں کے ساتھ شادی ہو تو یہ ظلم ہوگا- دونوں ہی حسد کی آگ میں جلتی رہیں گی اس شک میں کہ خاوند اس سے زیادہ محبت کرتا ہے-

☆ اینگلیکن صاحب کا سوال تھا کہ پاکستان کے لوگ مسلمان ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ آپ بھی مسلمان ہیں تو پھر ظلم وستم کیوں ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ آپ بتائیں کہ آئرلینڈ کے پروٹسٹنٹ اور کیتھولک میں آپس میں خونریزی کا بازار کیوں گرم ہے- حضور نے فرمایا کہ ان تمام مسائل کی وجہ خدا پر ایمان نہ رکھنا اور نتیجۃً شرک ہے-

☆ ایک اینگلیکن خاتون نے پوچھا کہ پھانسی کی سزا کے بعد تو سزا یافتہ کے لئے توبہ کرنے کا کوئی موقعہ نہیں رہتا، کیا یہ بہتر نہیں کہ اسے معاف کر کے توبہ کا موقع دیا جائے؟

اس انتہائی نازک مگر حالات حاضرہ کی دکھتی رگ پر اطلاق پانے والے سوال کا جواب حضور انور نے قرآن مجید کی منصفانہ تعلیم اور انسانی نفسیات کو اپیل کرنے والے دلائل سے تفصیل کے ساتھ ارشاد فرمایا-

☆ لندن میں رہائش پذیر سری لنکا کے ایک صاحب نے ہندو مذہب کی نمائندگی کرتے ہوئے تامل عقیدے پر روشنی ڈالی- سوال ان کا یہ تھا کہ مرور زمانہ کی وجہ سے مذہب اور کلچر میں بہت سی تبدیلیاں آ چکی ہیں اور سب سے بڑی بات یہ کہ ہر مذہب میں لیڈر شپ کی کمی کی وجہ سے نفرت بڑھ گئی ہے- اس لئے اتحاد وغیرہ کو update کرنے کے لئے کیا کیا جائے؟

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے عالمانہ سوال پر کئی سوال اٹھتے ہیں جن کے جواب کے لئے یہ پروگرام متحمل نہیں ہو سکتا تاہم حضور انور نے نہایت اختصار کے ساتھ اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ بد قسمتی سے خالق اور مخلوق کے تعلقات کو Clergy نے خراب کیا ہوا ہے- مسجدوں اور مندروں کی تیز رفتاری کے ساتھ تعمیر صرف اپنی entity کے قیام کے لئے ہے- خدا کی محبت کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے-

☆ کراچی سے آئے ہوئے ایک دوست نے حضرت آدمؑ اور حوا کو پہلے انسان قرار دیتے ہوئے سوال کیا جس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ وہ پہلے انسان نہیں تھے بلکہ انسان تو ان سے ۲۰۰۰۰۰ سال پہلے موجود تھے- ہاں انسانی تہذیب، کلچر اور مذہب کی بنیاد حضرت آدمؑ سے پڑی-

☆ آخر میں سکھ دوست نے عالمانہ انداز میں پاکستانیوں اور احمدیوں کے عقائد کے اختلاف اور Mixed Marriages کے بارے میں سوالات کئے جن کے حضور انور نے مدلل جوابات ارشاد فرمائے-

سوموار ۷-اپریل ۱۹۹۷ء

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۶ نشر مکرر کے طور پر پیش کی گئی جو ۱۷ مئی ۱۹۹۴ء کو ریکارڈ کی گئی تھی- حضور ایدہ اللہ نے گلینڈز کے سلسلے میں کینسر کے فلسفہ باقی صفحہ ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

تم دعائیں کرو

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ خطبہ جمعہ (فرمودہ ۱۸-اپریل) میں سو سال پہلے معاند اسلام وگستاخ نبوت پنڈت لیکھرام کی عبرتناک موت کے نشان کا ذکر کرتے ہوئے ایک دفعہ پھر احباب جماعت کو اس دور کے لیکھراموں کے خلاف دعا کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے اسی قسم کے عظیم الشان نشان طلب کرنے کی یاد دہانی کروائی ہے-

پنڈت لیکھرام ایک آریہ سماجی لیڈر تھا اور نہایت ہی بدزبان اور گندہ دہن-اسلام اور بانی اسلام ﷺ کی شان میں اس کی گستاخیاں جب حد سے بڑھ گئیں اور باوجود بار بار کی نصیحت کے اس نے اپنے طرز عمل میں کوئی تبدیلی نہ کی بلکہ تمسخر واستہزاء میں بڑھتا گیا تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر ایک معین مدت کے اندر اس کی ہلاکت کی خبر دی اور پھر جیسا کہ پیشگوئی میں بتایا گیا تھا لیکھو نے اپنے کئے کی سزا پائی- لیکھرام کی عبرتناک موت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کا ایک زبردست اعجازی نشان تھی اور اس امر کا ثبوت کہ نبیوں کی ہتک کرنا اور ان کے خلاف گالیوں اور بدزبانی سے کام لینا انسان کو خدا کے عذاب کا مورد بناتا ہے- چنانچہ حضور علیہ السلام نے اپنے منظوم کلام میں اس کا ذکر یوں فرمایا کہ

لیکھو کی بد زبانی کارد ہوئی تھی اس پر   پھر بھی نہیں سمجھتے حمق و خطا یہی ہے
اپنے کئے کا ثمرہ لیکھو نے کیسا پایا   آخر خدا کے گھر میں بد کی سزا یہی ہے
نبیوں کی ہتک کرنا اور گالیاں بھی دینا   کتوں سا کھولنا مونہہ تخم فنا یہی ہے
جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر   ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے
اچھا نہیں ستانا پاکوں کا دل دکھانا   گستاخ ہوتے جانا، اس کی جزا یہی ہے

آج اس دور میں آنحضرت ﷺ کے غلام کامل اور عاشق صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کے خلاف بھی اس دور کے لیکھرامی مزاج ملّاں انتہائی گندی زبان استعمال کر رہے ہیں- ان کے پمفلٹ اور اشتہارات میں جھوٹ اور افتراء اور تمسخر اور استہزاء پر مبنی نہایت دلآزار مواد شائع کیا جاتا ہے- کبھی کبھی تو تعجب ہوتا ہے کہ خود کو امت محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف منسوب کرنے والے اخلاق سے اس قدر گری ہوئی حرکات بھی کر سکتے ہیں- لیکن پھر حضرت رسول مقبول ﷺ کا ارشاد مبارک ہی اس مسئلہ کا حل پیش کرتا ہے کہ اگرچہ یہ مبینہ علماء اس متمم مکارم اخلاق کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن حضور اکرم ﷺ انہیں "علماء امتی" (میری امت کے علماء) کی بجائے "علماء هم" (ان کے علماء) کے الفاظ میں ان کا ذکر فرماتے ہیں اور یوں اپنا تعلق ان سے توڑ کر اپنے سے الگ قرار دیتے ہیں- کنزالعمال میں درج ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا "تكون فی امتی فزعة فيصير الناس الى علمائهم فاذاهم قردة و خنازير" کہ میری امت پر ایک زمانہ اضطراب وانتشار کا آئے گا اس وقت لوگ اپنے علماء کے پاس جائیں گے تو وہ انہیں بندروں اور سؤروں کی طرح پائیں گے-

اس جگہ بندر اور خنازیر کے الفاظ ان علماء سوء کے اخلاق و کردار کی نشاندہی کرتے ہیں- اس دور کے لیکھرامی صفت ملّاؤں کا یہ حال ہے کہ

رکتے نہیں ہیں ظالم گالی سے ایک دم بھی   ان کا تو شغل و پیشہ صبح و مسا یہی ہے
فطرت کے ہیں درندے، مردار ہیں نہ زندے   ہر دم زباں کے گندے قہر خدا یہی ہے
شرم و حیا نہیں ہے آنکھوں میں ان کے ہرگز   وہ بڑھ چکے ہیں حد سے اب انتہا یہی ہے

یہ کیفیت ان تمام معاند احمدیت، شریر، مفسد فتنہ پرداز ملاؤں کی ہے جو ضد و تعصب کے ساتھ جان بوجھ کر جھوٹ بولتے ہوئے احمدیت کے خلاف نہایت اشتعال انگیز پراپیگنڈہ کرتے اور اپنے اشتہاروں اور رسالوں اور اخباروں میں ہنسی اور ٹھٹھا کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف گندی اور ناپاک زبان استعمال کرتے ہیں- یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت شریف النفس ہے اور ان مولویوں کے اس بیہودہ طرز عمل سے نالاں ہے اور ان کی ادنیٰ حرکات کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے ورنہ ان علماء سوء کی بھڑکائی ہوئی آگ میں نمعلوم کتنے ہی لوگ جل چکے ہوتے- آج امت مسلمہ کی بہبود کے لئے لازم ہے کہ اسے پیر تسمہ پاملّاں سے نجات ملے جو ہمیشہ آگ ہی اگلتا ہے اور جس سے ملت اسلامیہ کو ہمیشہ نقصان ہی پہنچا ہے اور کبھی کوئی خیر حاصل نہیں ہوتی- اسی لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ایسے لیکھرامی مزاج ملاؤں کے خلاف دعا کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے نشان مانگنے کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے- آیئے پورے درد والحاح کے ساتھ "اللهم مزقهم كل ممزق و سحقهم تسحيقا" کی دعا کریں اور یقین رکھیں کہ

ہم نے ہے جس کو مانا قادر ہے وہ توانا
اس نے ہے کچھ دکھانا اس سے رجا یہی ہے

بقیہ خلاصہ خطبہ عید از صفحہ اول

جو بہت ہی متوازن مزاج اور حوصلے والا ہو- اور بے صبرانہ ہو اور تکلیف دہ باتوں کو بھی بڑے حوصلے اور بردباری کے ساتھ برداشت کرنے والا ہو- اس ضمن میں حضور نے حضرت مصلح موعودؓ کے بارہ میں پیشگوئی کے الفاظ "وہ دل کا حلیم ہوگا" کے حوالے سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حلم کے اوصاف کا بھی تذکرہ فرمایا-

حضور نے مذکورہ آیات میں بیان فرمودہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی قربانیوں کے بعض پہلو بھی وضاحت کے ساتھ بڑے دلنشیں انداز میں پیش فرمائے جن سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دکھائے جانے والے رؤیا کے پورے کئے جانے کے عزم کا اظہار ہوتا ہے-

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ایڑیوں کی رگڑ سے بہنے والے چشمے کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ وہ پانی آپؑ کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندگی کا پانی بن گیا بلکہ بہت سی قوموں کے لئے، بہت سے قافلوں کے لئے وہ زندگی کا پانی بنا، وہ ظاہری صورت میں تو ایک مادی پانی تھا مگر آپ کے پاؤں تلے سے نکلا اور اس پانی نے قافلوں کو کھینچا ہے اور روحانی رنگ میں بھی یہ اسی شان سے پورا ہوا ہے-

پس "رب هب لی من الصالحین" کی دیکھنے میں ایک عام سی دعا ہے کہ اے میرے رب مجھے صالح عطا فرما لیکن صالح، صالح کا فرق ہوا کرتا ہے- صالح مانگنے والے اور صالح مانگنے والے کا فرق ہوا کرتا ہے- اب یہ جو قبولیت دعا کا عظیم الشان اظہار ہے یہ تاریخ عالم میں اس سے پہلے کبھی کسی نے نہیں دیکھا-

حضور نے "كذالك نجزی المحسنین" کی تشریح بھی بڑے لطیف پیرایہ میں بیان فرمائی کہ یہ ایک حیرت انگیز لطافتیں رکھنے والا مضمون ہے لوگ سمجھتے ہیں کہ احسان کرنے کی جزاء صرف اعلیٰ درجے کی نعمتیں ہیں- **جو اعلیٰ درجے کے محسن ہیں ان کی جزا بھی قربانیاں ہی ہوا کرتی ہیں- جتنا بڑا محسن ہوگا اتنی ہی بڑی اس کی جزاء ہوگی اور سب سے بڑی جزاء قربانی کی توفیق عطا فرمانا ہے-** چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہی دعا اپنے لئے مانگا کرتے تھے "ربنا ارنا مناسکنا" اے ہمارے رب ہمیں اپنی قربان گاہیں بھی دکھا اور قربانیاں جس طرح تیرے حضور پیش کرنی ہیں وہ طریق بھی سکھا-

"و فديناه بذبح عظيم" کی تشریح میں بیان فرمایا کہ وہ بکرا یا مینڈھا جو جھاڑی میں پھنسا ہوا تھا وہ ذبح عظیم نہیں تھا- حضرت اسماعیلؑ کے مقابل پر اس کی حیثیت کیا تھی کہ وہ ذبح عظیم کہلائے- پس یہاں مراد ہے وہ محمدؐ رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کا دور بڑا عظیم ہے جس میں ایک نہیں سینکڑوں ہزاروں بلکہ آئندہ آنے والی نسلوں میں بھی قیامت تک لاکھوں کروڑوں انسان اسماعیل کی طرح اپنی گردنیں پیش کریں گے اور ان کی گردنیں قبول کی جائیں گی اور محسنین کی جزا یہ بھی ہے کہ ایک بیٹے کی قربانی پر حضرت ابراہیم علیہ السلام آمادہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے قربانیوں کا تا قیامت نہ ختم ہونے والا سلسلہ جاری فرما دیا اور "وتركنا عليه فی الآخرين سلام علىٰ ابراهيم" یہ جزا ہے جو مکمل ہوتی ہے- قیامت تک جب تک لوگ خدا کے حضور اپنی پیاری چیزیں، اپنی جان سے زیادہ عزیز زندگیاں اور وجود اور ان سے تعلق رکھنے والے قربان کرتے چلے جائیں گے اس وقت تک ابراہیمؑ کو سلام پہنچتا رہے گا- حضور نے فرمایا آج جبکہ حج کے موقعہ پر لکھوکھہا انسان تمام دنیا سے اکٹھے ہوتے ہیں تو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجتے ہوئے ابراہیم علیہ السلام پر بھی درود بھیجتے ہیں-

واقفین نو سے متعلق حضور نے فرمایا کہ پس خدا کے حضور آج ہم جو اپنی اولادیں اور بچے پیش کر رہے ہیں یا اپنی جانیں پیش کر رہے ہیں ان کو اسی نیت اور اسی خلوص کے ساتھ پیش کریں جس نیت اور خلوص کے ساتھ ابراہیم علیہ السلام نے دعائیں مانگی تھیں اور اپنی آنے والی نسلوں کو پیش کیا تھا- انہی رستوں میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آپ کی دعاؤں کی قبولیت کا معراج بن کر اٹھے ہیں اور اتنی بلندی تک، اتنی رفعتوں تک جا پہنچے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تصور میں بھی نہیں تھا کہ اس شان کا نبی ہے جو مجھے عطا کیا جائے گا-

حضور نے فرمایا کہ آج جب بھی آپ درود پڑھتے ہیں اور کل جب بھی مسلمان درود پڑھیں گے اور ہمیشہ پڑھتے چلے جائیں گے جب سے درود شروع ہوا ہے ابراہیمؑ کے نام کا سلام ہمیشہ سے اس درود میں شامل فرما دیا گیا اور اس سلام کا سلسلہ آج بھی پہنچ رہا ہے اور کل بھی پہنچے گا اور وقت کے گزرنے کے ساتھ ان لوگوں کا شمار ممکن نہیں رہے گا جو یہ سلام ابراہیمؑ کو بھیج رہے ہوں گے-

آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ اپنی دعاؤں کو پاک اور صاف رکھنے اور اپنی اولادوں کو ان دعاؤں کے مطابق ڈھالنے کی توفیق بھی خدا ہی سے طلب کریں- حضور نے فرمایا کہ صرف دعائیں ہی نہ کریں اپنی دعاؤں کے صالح اور دعاؤں کے پاک ہونے کے لئے بھی دعا کیا کریں-

حضور انور نے مزید فرمایا پس میں امید رکھتا ہوں کہ اس انکسار کے مقام تک پہنچنے کی خدا ہمیں توفیق عطا فرمائے گا جس کے نتیجے میں وہ خود ہی ہمیں سمجھائے گا کہ دعا کیسے کرنی ہے اور کیا کرنی ہے، خود ہی ان دعاؤں کے نتیجے میں قربانیوں کی توفیق بخشے گا- خود ہی ان قربانیوں کو قبول فرمائے گا اور ان کی جزا اتنی عظیم ہوگی کہ ہمارے خواب و خیال میں بھی نہیں آسکتی، ہم اس دنیا سے گزر جائیں گے مگر ہماری قربانیوں کا پھل آنے والی نسلیں ہمیشہ ہمیش کے لئے کھاتی چلی جائیں گی- اللہ تعالیٰ ہمیں اس رنگ میں خدا کے حضور اپنی جان، اپنے مال، اپنے وقت، اپنی عزت اور اپنی اولاد کو قربان کرنے کی توفیق عطا فرمائے-

(مرتبہ : صادق محمد طاہر)

اسلام کے خلاف ہولناک سازشیں!

ذمہ دار کون ہے؟

پاکستان کی طرح اب دیگر ممالک میں بھی اسلام دشمن عناصر کی طرف سے ایسے اشتہارات بکثرت تقسیم کئے جارہے ہیں جو جماعت احمدیہ کے متعلق سر تا پا جھوٹے الزامات پر مبنی ہیں۔ ان اشتہارات کی زبان نہایت اشتعال انگیز اور بازاری ہے۔ شدید نفرت اور فساد پھیلانے کی یہ غیر مہذبانہ مہم جو بالعموم دیوبندی، مودودی اور احراری علماء کی طرف سے چلائی جارہی ہے اسلامی تعلیم کی رو سے سخت قابل مذمت ہے۔ چونکہ مذکورہ طائفہ علماء کا سابقہ کردار بتاتا ہے کہ ہمیشہ انہوں نے اسلام دشمن طاقتوں کے اشارے پر مسلمانوں کو باہمی نفرت اور فساد اور خونریزی کی تعلیم دی ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں منیر انکوائری رپورٹ بسلسلہ فسادات ۱۹۵۳ء صفحہ ۱۷۷ تا ۱۷۸۔ نیز فرمانِ قائد اعظم۔ اخبار انقلاب ۱۹۴۵ء صفحہ ۸)

اس لئے ہم پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اس مہم کے پیچھے بھی بعض مخفی طاقتوں کا ناپاک ہاتھ کام کر رہا ہے جو حکومت اور دولت کے بل پر ان علماء کو اپنے سیاسی مقاصد کے لئے آلہ کار بنارہی ہیں۔

نفرت پھیلانے کی یہ مہم مختلف ٹریکٹوں اور چھوٹے کتابچوں کی صورت میں چلائی جارہی ہے۔ ان میں جو اعتراضات درج ہیں ان میں سے ہر ایک کا محققانہ علمی جواب بارہا جماعت احمدیہ کی طرف سے دیا جاچکا ہے لیکن افسوس کہ عوام الناس لاعلمی کی بناء پر عموماً سنی سنائی باتوں پر بغیر تحقیق کے اعتبار کر لیتے ہیں۔ نہ ان کے پاس وقت ہوتا ہے نہ اس بات کی پرواہ کہ تحقیق کے جھنجھٹ میں پڑیں۔

بسا اوقات بڑے بڑے مضبوط فرقوں کے خلاف بھی شر انگیزی کی یکطرفہ مہم اثر دکھا جاتی ہے، پھر ایک ایسی کمزور جماعت کے خلاف کیوں یہ پراپیگنڈا فضا کو زہر آلود نہ کردے جس سے دفاع کا حق بھی بعض ملکوں نے چھین لیا ہے اور پاکستان میں تو بیسیوں احمدی محض اس جرم میں جیلوں میں ٹھونسے گئے کہ قرآن وحدیث پر مبنی دلائل کے ساتھ نہایت شریفانہ زبان میں انہوں نے شر انگیز پراپیگنڈا کا جواب دینے کی کوشش کی تھی۔ پس مسلسل بولا جانے والا یکطرفہ جھوٹ سن سن کر سادہ لوح عوام ہی نہیں، بہت سے پڑھے لکھے لوگ بھی یہ باور کر لیتے ہیں کہ **جماعت احمدیہ نعوذ باللہ ایک نہایت خوفناک اسلام دشمن تحریک ہے جو عالم اسلام اور خاتمیت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے ایک انتہائی سنگین خطرہ ہے۔** اسی بناء پر احمدیوں سے ہر قسم کا ظلم و تشدد اور سفاکی کا سلوک روا رکھنا عین خدمتِ اسلام سمجھا جاتا ہے اور ان کی بات سننا بھی گناہ کبیرہ قرار دیا جاتا ہے۔

جیسا کہ ہم عرض کر چکے ہیں، ایسے تمام بہتانات کا علمی جواب الگ الگ رسالوں اور کتب کی صورت میں موجود ہے، ہر انصاف پسند حق کا متلاشی جب چاہے ان کے مطالعہ کے بعد خود فیصلہ کر سکتا ہے۔ جوابی لٹریچر کا مختصر تذکرہ اس مضمون کے آخر پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

یہاں ہم محض یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگرچہ بظاہر ان الزامات کی بنیاد سلسلہ احمدیہ کی کتب سے لئے گئے اقتباسات پر قائم کی گئی ہے مگر یہ سارے حوالے سیاق وسباق سے کاٹ کر اس رنگ میں پیش کئے گئے ہیں کہ پڑھنے والا ان سے سراسر غلط نتیجہ نکالے اور احمدیوں کی طرف ایسے عقائد منسوب کرنے لگے جو ہرگز ان کے عقائد نہیں۔ اس طرح عوام الناس کو دھوکا دے کر جو کچھ باور کرایا جاتا ہے اس کی بعض مثالیں پیش کی جارہی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ

احمدی مونہہ سے تو مسلمانوں کا کلمہ پڑھتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ خدا واحد و لاشریک ہے اور محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں لیکن دل میں محمدؐ کی بجائے غلام احمد قادیانی پڑھتے ہیں۔

ہمارا پہلا جواب تو یہ ہے کہ **لعنة الله على الكاذبين** — **عالم الغیب والشہادہ خدا جانتا ہے کہ ہم دل سے اس کی توحید اور عظمت کے قائل اور محمد عربی، مکی ومدنی، شاہ بطحا، آمنہ کے لال، سید ولد آدم حضرت خاتم النبیین ﷺ ہی کا کلمہ پڑھتے ہیں اور کسی اور کا کلمہ نہیں پڑھتے۔ نہ باہر سے نہ اندر سے۔ ہمارا ایمان ہے کہ جو شخص بھی زبان سے آپؐ کا نام لیتا ہے لیکن دل میں کسی اور کا کلمہ پڑھتا ہے وہ لعنتی ہے اور اس کا جماعت احمدیہ سے دور کا بھی تعلق نہیں۔**

پس اگر اس بارہ میں ہم جھوٹے ہیں تو اللہ کی ہزاروں لعنتیں ہم پر ہوں اور ہم صفحہ ہستی سے مٹا دیئے جائیں اور اگر دیوبندی، مودودی اور احراری مولوی جھوٹے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنا خوف ان کے دلوں میں پیدا فرمائے اور بے سروپا جھوٹ اور افتراء کی لعنت سے ان کو بچائے۔

ویسے بھی یہ کہنا کہ فلاں شخص زبان سے کچھ اور کہتا ہے اور دل میں کچھ اور کہتا ہے، صرف خدا کا کام ہے اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے سوا کسی بندے کو یہ حق نہیں دیا۔ خود ہمارے مخالف مولوی بھی جو آیت اپنے رسالوں کے سرورق پر لکھتے ہیں اس میں یہی فرمان الٰہی ہے کہ "يقولون بافواههم ما ليس في قلوبهم والله اعلم بما يكتمون" (آل عمرآن: ۱۶۷)۔ یعنی "وہ اپنے مونہہ سے ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں اور جو کچھ وہ چھپارہے ہیں، اللہ اس سے خوب آگاہ ہے"۔ پس آپ اپنے ان مولویوں کو سمجھائیں کہ اللہ کا خوف اختیار کریں اور خدا کے بندوں پر ظلم توڑنے کے شوق میں خود خدا تو نہ بن بیٹھیں۔

ہمارے مخالف علماء سادہ لوح مسلمان عوام کو اس بات پر اکساتے ہیں کہ چونکہ ان کے دل میں کلمہ اور ہے اور زبان پر اور ہے اس لئے ان کو زبان سے بھی کلمہ نہ پڑھنے دو اور کلمہ کا بیج بھی نہ لگانے دو وغیرہ وغیرہ۔ یہ بھی سراسر ظلم ہے اور عقل کے خلاف تعلیم ہے۔ جب یہ خود مانتے ہیں کہ جو کلمہ ان احمدیوں کی زبان پر جاری ہوتا ہے یا مساجد پر یا کلمہ کے بیجوں پر لکھا ہوتا ہے وہ اسلامی کلمہ ہے تو جہالت کی حد ہے کہ اسلامی کلمہ کو مٹانے اور اس کی توہین کرنے کی تعلیم دی جارہی ہے اگر دلوں میں جھوٹا کلمہ ہے تو اس بدبخت جھوٹے کلمے کو دلوں سے مٹائیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ کے سچے کلمے کو مٹانا کہاں کی شرافت اور انسانیت اور مسلمانی ہے؟ لیکن دلوں تک ان کی رسائی نہیں ہوسکتی صرف یہ کر سکتے ہیں کہ اس الزام میں کہ احمدیوں نے اوپر سے کلمہ اور پڑھا ہے لیکن اندر سے اور پڑھتے ہیں ان کی گردنیں کاٹ دیں یا دل سینوں سے نوچ لیں۔ لیکن اس صورت میں حضرت محمد مصطفیٰ سرور دوعالم ﷺ کے اس فیصلہ سے بھی باخبر رہیں کہ ایک جنگ میں ایک صحابی نے دشمن کے ایک جری سپاہی کو جب مغلوب کر دیا اور اس کے کلمہ پڑھنے کے باوجود اسے یہ کہہ کر قتل کر دیا کہ جان کے خوف سے اوپر سے کلمہ پڑھ رہے ہو اندر سے نہیں تو یہ بات سن کر **سرور دو عالم ﷺ اتنا ناراض ہوئے کہ زندگی بھر کبھی اتنا ناراض نہیں ہوئے تھے اور بار بار فرمایا کہ اس روز تمہارا کیا حال ہوگا جب کلمہ تمہارے خلاف گواہی دے گا۔** (صحیح مسلم کتاب الایمان)

پھر ان ملّانوں کو آپ کیا سمجھیں گے اور کیا سمجھائیں گے جو آنحضور ﷺ کا یہ فرمان جانتے ہوئے بھی احمدیوں کو یہ کہہ کر قتل کرواتے ہیں کہ ان کا کلمہ اوپر سے کچھ اور ہے اور اندر سے کچھ اور ہے۔

ہمارا ایمان تو یہ ہے کہ جو بھی اللہ اور اس کے رسول کے خلاف بغاوت کرتا ہے وہ اللہ کے نزدیک لعنتی ہے۔ ہم تو داروغہ نہیں بنائے گئے کہ ایسے لوگوں کو دنیا میں کوئی سزا دیں لیکن یہ خبردار کرتے ہیں کہ ایسے لوگ خدا کی پکڑ سے کبھی بچ نہیں سکیں گے۔

دیگر متعدد جھوٹے الزامات

دوسرے سر تا پا جھوٹے اور بے بنیاد الزام یہ لگائے جارہے ہیں کہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد نے نعوذ باللہ خدا ہونے کا دعویٰ کیا۔ آنحضور ﷺ کے برابر بلکہ افضل ہونے کا دعویٰ کیا۔ انبیاء کی توہین کی۔ خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہراءؓ اور دیگر اہل بیت کی توہین کی اور تمام مسلمانوں کو حرامزادہ اور فاحشہ عورتوں کی اولاد کہا۔

ان سب الزامات کا اول و آخر جواب تو یہی ہے کہ لعنة الله على الكاذبين، لعنة الله على الكاذبين، لعنة الله على الكاذبين، حضرت مرزا صاحب خدائی کے نہیں بلکہ خدا کا ایک عاجز بندہ ہونے کے دعویدار تھے اور عیسائیوں کے جھوٹے عقیدہ ابنیت مسیح کے خلاف آپ ہی کو کامیاب عالمگیر جہاد جاری کرنے کی توفیق ملی اور اب تک جماعت احمدیہ کو یہ توفیق مل رہی ہے۔ اللہ کے سوا ہر دوسرے خدائی کے دعویدار کو حضرت مرزا صاحب لعنتی اور بدبخت یقین کرتے تھے۔

مقام مصطفیٰ ﷺ

حضرت مرزا صاحب نے آنحضور محمد مصطفیٰ ﷺ کی برابری کا دعویٰ نہیں، آپؐ کے کامل غلام ہونے کا دعویٰ کیا اور آپ کا سارا کلام عشق محمد مصطفیٰ ﷺ میں ڈوبا ہوا ہے اور آپ کی خاکِ پا پر فدا ہونے کی تمنا ظاہر کرتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

(درثمین اردو)

آپؑ کا ایمان تھا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آخری صاحب شریعت اور مطاع رسول ہیں اور انسانوں کے لئے اب آپؐ کی غلامی کے سوا کوئی مرتبہ باقی نہیں۔ جو برابری کا دعویدار ہو وہ لعنتی ہے۔ پس مخالف علماء اگر اب بھی اس جھوٹے الزام سے باز نہیں آتے تو اللہ ان سے نپٹے۔ ان کا معاملہ ہم عالم الغیب، قادرِ مطلق خدا کے سپرد کرتے ہیں۔

عصمت انبیاءؑ

حضرت مرزا صاحب تو تمام انبیاء کو معصوم عن الخطاء یقین فرماتے تھے اور انبیاء کی عزت کے قیام کے لئے آپؑ نے تمام عمر جہاد کیا۔ آپؑ کا ایمان تھا کہ انبیاءؑ کی توہین انسان کو لعنتی بنادیتی ہے۔ آپؑ سب انبیاء کو پاک سمجھتے تھے مگر سب سے بڑھ کر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو۔ فرماتے ہیں

سب پاک ہیں پیمبر، اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیرالوریٰ یہی ہے

(درثمین اردو)

پس ہمارے مخالف علماء اس ظالمانہ الزام تراشی سے باز آجائیں ورنہ خدا کے عذاب سے ڈریں۔ جب خدا کی پکڑ آتی ہے تو دنیا کی کوئی طاقت انسان کو ہلاکت سے بچا نہیں سکتی۔

اہل بیت
حضرت مرزا صاحب کی نظر میں

حضرت مرزا صاحب امہات المومنینؓ اور اہل بیتؓ کی پاکیزگی اور اعلیٰ روحانی مراتب کے دل و جان سے قائل تھے اور اہل بیت کی گستاخی کرنا قابل نفرت گناہ سمجھتے تھے۔ آپ کا ایمان تھا کہ

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

(درثمین فارسی)

کہ میرے دل و جان محمد رسول اللہ ﷺ کے جمال پر فدا ہوں اور میری خاک بھی آل محمدؐ کے کوچے پر نثار ہو۔

نیز فرماتے ہیں:

"ولي مناسبة لطيفة بعلي والحسنين ولا يعلم سرها الا رب المشرقين والمغربين و اني احب عليا وابناه

و اعادی من عاداہ"(سر الخلافہ صفحہ ۳۵)

کہ مجھے حضرت علیؓ اور حسنینؓ سے ایک لطیف مناسبت ہے اور اس راز کو صرف دو مشرقوں اور مغربوں کا رب ہی جانتا ہے اور **میں علیؓ اور اس کے دونوں بیٹوں سے محبت رکھتا ہوں اور جو آپؓ سے دشمنی رکھے اس کا دشمن ہوں۔**

پس مخالف علماء سے ہم عرض کرتے ہیں کہ اس ظالمانہ بہتان تراشی سے باز آجائیں ورنہ خوب جان لیں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹے الزام لگانے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا اور جب وہ سزا دینے کا فیصلہ کرے تو کوئی کسی کو اس سے بچا نہیں سکتا۔

انگریزوں کا خود کاشتہ پودا اور اسرائیل کا ایجنٹ

یہ بھی الزام لگایا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے اور کبھی یہ بھی بہتان باندھا جاتا ہے کہ یہ اسرائیل کی ایجنٹ ہے۔ اس کا ہمارے پاس یہی جواب ہے کہ عالم الغیب والشہادہ خدا ہی گواہ ہے کہ یہ سراسر جھوٹ اور بہتان ہے۔ نہ جماعت احمدیہ 'نعوذ باللہ' اسرائیل کی ایجنٹ ہے نہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے بلکہ وہ پودا ہے جو چمن اسلام کی سرسبزی اور شادابی کی خاطر خدا نے خود اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ اگر ہم جھوٹے ہیں تو ہم خود اپنے مونہہ سے لعنة الله على الكاذبين کہتے ہیں کہ جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہو۔ **کیا ہم پر الزام لگانے والے بھی مؤکّد بعذاب قسمیں کھا کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر وہ جھوٹے الزام لگا رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر لعنت ڈالے اور دنیا اور آخرت میں ذلیل اور رسوا اور نامراد کردے۔**

حج مکہ معظّمہ کی بجائے قادیان میں

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہمارا حج مکہ معظمہ میں نہیں بلکہ قادیان میں ہوتا ہے۔ پتہ نہیں کیوں جھوٹ بولتے ہیں اور اس قدر بے باک ہوچکے ہیں۔ اگر ہمارا حج مکہ میں نہیں بلکہ قادیان میں ہوتا ہے تو ہمیں قادیان میں حج کرنے سے روکیں۔ جب ان کے نزدیک ہم مکہ میں حج کرنے کے قائل ہی نہیں تو پھر زبردستی ہمیں مکہ میں حج کرنے سے کیوں روکتے ہیں۔ آسمان کے نیچے اتنا بڑا کھلا کھلا جھوٹ بول رہے ہیں اور کچھ شرم نہیں آتی۔ کیا انسانوں کی بھری دنیا میں کوئی ایک آدمی بھی ہے جسے بطور گواہ پیش کیا جاسکے کہ فلاں سال اس نے قادیان میں احمدیوں کو حج کرتے دیکھا تھا۔

Watch Huzur everyday on Intelsat
NEW *PTV*
Rec., Dec., Dish
LNB are available
Muslim TV AHMADIYYA
>SUPER OFFER<
ZEE TV
SKY
Zee Cards & Dec.
DM 580,-
Saeed A. Khan
TEL: 0049 8257 1694
FAX: 0049 8257 928828
Helpline: 0049 171 3435 840

ساری دنیا کے دیو بندی، احراری اور مودودی علماء کو ہم چیلنج کرتے ہیں کہ وہ ثابت کریں کہ کبھی قادیان میں احمدیوں نے حج کیا ہو۔ **چلئے اس بات پر ہی فیصلہ ہو جائے کہ وہ** مؤکد بعذاب قسم کھا کر یہ اعلان کردیں کہ احمدی مکہ مکرمہ کی بجائے قادیان میں حج کرتے ہیں اور اگر وہ اس دعویٰ میں جھوٹے ہیں تو اللہ کی ہزارہا لعنتیں ان پر پڑیں اور دنیا اور آخرت میں وہ ذلیل و خوار کئے جائیں۔ **ہے کوئی علماء میں سے جو اس جسارت پر آمادہ ہو؟؟؟**

مسلمانوں کے خلاف بدکلامی

یہ بھی نہایت فحش اور جھوٹا الزام لگایا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے نعوذ باللہ تمام مسلمانوں کے حرامزادہ ہونے کا فتویٰ دیا اور انہیں کنجنیوں کی اولاد کہا۔ دراصل مولویوں نے اپنے جرم سے توجہ ہٹانے کے لئے حضرت مرزا صاحب پر یہ الزام لگایا ہے ورنہ ہم قطعی طور پر ثابت کر سکتے ہیں کہ خود یہ ملاں لوگ ہی ہیں جنہوں نے اپنے فرقہ کے علاوہ باقی فرقوں کے تمام مسلمانوں کے خلاف قطعی طور پر فتوے دے رکھے ہیں کہ وہ سارے ولد الحرام ہیں۔ اسی بناء پر ان کے نزدیک کوئی شخص کسی دوسرے فرقہ سے تعلق رکھنے والے اپنے والدین کا ورثہ پانے کا حق بھی نہیں رکھتا۔ مثال کے طور پر دیوبندیوں کے بارہ میں فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔ لکھا ہے کہ:

"صرف ہندوستان ہی کے علماء نہیں ...... بلکہ ...... افغانستان و خیوا و بخارا و ایران و مصر و روم و شام اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ وغیرہ تمام دیار عرب و کوفہ و بغداد شریف غرض تمام جہان کے علمائے اہل سنت نے بالاتفاق یہی فتویٰ دیا ہے کہ ...... وہابیہ دیوبندیہ سخت سخت اشد مرتد و کافر ہیں۔ ایسے کہ جو انکو کافر نہ کہے خود کافر ہو جائے گا، اس کی عورت اس کے عقد سے باہر ہو جائے گی اور جو اولاد ہو گی وہ حرامی ہو گی اور از روئے شریعت ترکہ نہ پائے گی۔"

(فتویٰ بریلوی علمائے عرب و عجم۔
شائع کردہ محمد ابراہیم بھاگلپوری)

(علاوہ ازیں کتاب "ردالرفضة" از مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں اور "الملفوظ" حصہ دوم مرتبہ مفتی اعظم ہند وغیرہ کتب ملاحظہ کی جاسکتی ہیں)

صرف ان فتووں پر ہی اکتفاء نہیں۔ ایسی ایسی ظالمانہ گالیاں ایک فرقہ کے مولویوں نے دوسرے فرقہ کے مسلمانوں اور ان کے بزرگوں کو دے رکھی ہیں کہ قلم میں ان کے بیان کی طاقت نہیں۔ یہ گالیاں عامة الناس ہی کو نہیں بلکہ چوٹی کے مسلمان بزرگوں کو حتی کہ صحابہ کرامؓ اور خلفائے راشدین کو بھی دی گئی ہیں۔ ہم مذہب کے نام پر فساد پھیلانے کے قائل نہیں ورنہ ان علماء کی ان زہر افشانیوں کو ہوا دی جائے تو ہر طرف فتنہ و فساد اور قتل و غارت کا بازار گرم ہو جائے۔

جہاں تک حضرت مرزا صاحب کی سخت کلامی کی بات ہے تو حقیقت حال یہ ہے کہ آپ مسلمانوں کو اسی طرح مخاطب فرماتے تھے:

☆ "**اے بزرگان اسلام!** خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے دلوں میں تمام فرقوں سے بڑھ کر نیک ارادے پیدا کرے اور اس نازک وقت میں آپ لوگوں کو اپنے پیارے دین کا سچا خادم بناوے۔" (برکات الدعا صفحہ ۲۴)

☆ "**اے حق کے طالبو اور اسلام کے سچے محبو!**" (فتح اسلام صفحہ ۳)

☆ "**پنجاب اور ہندوستان کے مشائخ اور صلحاء اور اہل اللہ باصفا** سے حضرت عزت اللہ جل شانہ کی قسم دے کر ایک درخواست ...... **اے بزرگان دین و عباد اللہ الصالحین** ...... پنجاب اور ہندوستان کے تمام مشائخ اور فقراء اور صلحاء اور مردانِ باصفا کی خدمت میں اللہ جلشانہ کی قسم دے کر التجا کی جائے کہ وہ میرے بارے میں اور میرے دعوے کے بارہ میں دعا اور تضرع اور استخارہ سے جناب الٰہی میں توجہ کریں"۔

(تبلیغ رسالت جلد ۶ صفحہ ۱۴۴ تا ۱۵۱)

حضرت مرزا صاحب نے ایسے عیسائی پادریوں یا آریہ پنڈتوں کے خلاف بعض جگہ سخت زبان استعمال فرمائی ہے جو محبوب سبحانی اور دل و جان سے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے خلاف نہایت دلآزار بدزبانی اور فحش کلامی سے باز نہیں آتے تھے اور اسی طرح ان علماء کے خلاف بھی قدرے سخت کلمات استعمال فرمائے ہیں جنہوں نے آپ کو نہایت گندی گالیاں دینے میں پہل کی اور بار بار سمجھانے کے باوجود باز نہیں آئے اور (معاذ اللہ) آپ کو دجال اور زندیق اور خنزیر کہا اور بعض ایسے غلیظ القابات سے پکارا کہ ہمارا قلم انہیں لکھنا گوارا نہیں کرتا۔ حضرت مرزا صاحب کے بار بار سمجھانے کے باوجود وہ مخالفین نہ اس وقت باز آئے اور نہ آج باز آرہے ہیں اور حضرت مرزا صاحب کو نہایت فحش اور بازاری گالیاں دینا ہی عین اسلام سمجھتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر ظلم یہ کہ مسلمان عوام کو یہ باور کرانے کی بھی کوشش کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ کو گالیاں دینے والے دشمنوں کے خلاف جو سخت زبان آپ نے استعمال فرمائی وہ تمام باتیں نعوذ باللہ آپ نے مسلمان عوام و خواص کے متعلق کہیں۔ پس یہ عذر رکھ کر جو مونہہ میں آئے حضرت مرزا صاحب اور آپ کی جماعت کے خلاف زہر اگلتے چلے جاتے ہیں اور ذرا بھی خدا کا خوف نہیں کھاتے۔

حضرت مرزا صاحب کی تصنیفات جو اسّی (۸۰) سے زائد کتب و رسائل پر مشتمل ہیں ان میں سے چند فقرے ہیں جو ان علماء کے خلاف آپ نے استعمال کئے جو خود پہلے دشنام طرازی میں حد سے بڑھ گئے تھے۔ پس آپ کا یہ فعل اس قرآنی تعلیم کے مطابق تھا کہ "لا يحب الله الجهر بالسوء من القول الا من ظلم" (النساء: ۱۴۹) یعنی اللہ تعالیٰ یہ پسند نہیں کرتا کہ کھلم کھلا سخت کلامی کی جائے سوائے ایسے شخص کے لئے کہ جس پر ظلم کیا گیا ہو یعنی مظلوم اگر جوابی کارروائی کے طور پر سخت کلامی کرے تو خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ بری بات نہیں۔

پس ہم تمام دنیا کے علماء کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ ثابت کرکے دکھائیں کہ حضرت مرزا صاحب نے:

اول:۔ سخت کلامی میں پہل کی ہو۔ اور

دوم:۔ مولویوں نے جو گالیاں آپ کو دیں اور آج تک دیتے چلے جاتے ہیں اس کا ہزارواں حصہ سخت کلامی بھی آپ نے جواب میں کی ہو۔ قیامت تک وہ ہرگز یہ ثابت نہیں کر سکتے۔ اگر ذرا سی بھی سچائی ان میں ہے تو اس چیلنج کو قبول کر دکھائیں۔

جہاں تک مسلمان شرفاء اور عوام الناس کا تعلق ہے آپ نے کھلے لفظوں میں تحریر فرمایا ہے کہ وہ ہرگز جوابی سختی میں میرے مخاطب نہیں بلکہ روئے سخن صرف حد سے بڑھتے ہوئے شریروں کی طرف ہے۔ فرمایا

"ليس كلامنا هٰذا في اخيارهم بل في اشرارهم"۔

(الهدىٰ والتبصرة لمن يرىٰ صفحہ ۶۸)

ترجمہ: ہمارا یہ کلام محض شریر علماء کے متعلق ہے۔ ہرگز نیک علماء کے متعلق نہیں ہے۔

پھر فرمایا:

"نعوذ بالله من هتك العلماء الصالحين و قدح الشرفاء المهذبين سوآءً ا كانوا من المسلمين والمسيحين او الآرية" (لجة النور صفحہ ۶۱)

ترجمہ:۔ ہم صالح علماء کی ہتک سے اور مہذب شرفاء کی شان گرانے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں خواہ وہ مسلمانوں میں سے ہوں یا عیسائیوں میں سے یا آریوں میں سے۔

مسلمانوں کے متعلق تو آپ کے جذبات یہ تھے کہ:

اے دل تو نیز خاطر اینان نگاہ دار
کاخر کنند دعوے حب پیمبرمؑ

(درثمین فارسی)

کہ اے دل تو ان لوگوں کا لحاظ رکھ کیونکہ آخر میرے پیغمبرؐ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ نیز ہمیں آپ نے یہ تعلیم دی کہ

گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

اور ان مسلمانوں کے بارہ میں جو مولویوں کی باتوں میں آکر لاعلمی میں آپ کو گالیاں دیتے رہے، آپ کے دلی جذبات یہ تھے اور ہمارے بھی یہی ہیں کہ

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

پس اگر معاند علماء اب بھی جھوٹی الزام تراشیوں اور شرانگیزیوں سے باز نہیں آتے تو ہم ان کا معاملہ احکم الحاکمین خدا کے سپرد کرتے ہیں جس کے قبضہ قدرت میں ان کی بھی جان ہے اور ہماری بھی۔ ہم تو کمزور اور عاجز اور مظلوم انسان ہیں مگر ہمارا خدا تو کمزور اور عاجز نہیں۔

افسوس کہ یہ سب باتیں جاننے کے باوجود اس زمانے کے علماء مسلمان عوام کو بھڑکانے اور مشتعل کرنے کے لئے حضرت مرزا صاحب پر یہ سراسر جھوٹا الزام لگا کر کہ آپ نے تمام مسلمانوں کو حرامزادہ کہا ہے، مسلمانوں کو اکساتے ہیں کہ اس جرم میں حضرت مرزا صاحب کو سچا ماننے والوں کو قتل کردو، ان کے گھروں کو آگ لگا دو۔ ان کی عورتوں اور بچوں کو ذبح کردو اور اموال لوٹ لو اور مولویوں

باقی صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

fozman
foods
A LEADING BUYING
GROUP FOR
GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD,
ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464
0181-553 3611

خطبہ جمعہ

اگر مغفرت چاہتے ہو، اگر تمام گناہوں سے کلیۃً نجات چاہتے ہو تو خدا کی رحمت سے تعلق جوڑے بغیر یہ ممکن نہیں ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۷-مارچ ۱۹۹۷ء بمطابق ۷-امان ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم–

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

وَعِبَادُ الرَّحْمَانِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمْ
الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلاَمًا* وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا*
وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ
غَرَامًا* إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا* وَالَّذِينَ إِذَا أَنفَقُوا لَمْ
يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا* وَالَّذِينَ لاَ يَدْعُونَ
مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلاَ يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ
وَلاَ يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا* يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا* إِلاَّ مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً
صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا
رَحِيمًا* وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا*
وَالَّذِينَ لاَ يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا*
وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا*
وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ
وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا* أُولَئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا
وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلاَمًا* خَالِدِينَ فِيهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا
وَمُقَامًا* قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلاَ دُعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ
فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا*

(سورہ الفرقان آیات ۶۴ تا ۷۸)

گزشتہ چند خطبات میں "قل یٰعبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله" کی آیات کے حوالے سے توبہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے کا مضمون بیان کیا جارہا ہے جس کا آخری نتیجہ یہ بیان فرمایا گیا کہ " ان الله یغفر الذنوب جمیعاً" اللہ تعالیٰ تمام تر گناہوں کو کلیۃً بخشنے کی طاقت رکھتا ہے اور اگر وہ تمہاری توبہ کو قبول فرمالے تو پھر بے انتہاء فضل ہیں جو تم پر نازل ہوں گے اور اللہ کو تم غفور اور رحیم پاؤ گے، بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا-اس مضمون کے حوالے سے چند باتیں میں گزشتہ خطبات میں پیش کر چکا ہوں-اب میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ عبادالرحمٰن کی اصطلاح قرآن کریم نے دراصل ایسے ہی بندوں کے لئے استعمال فرمائی ہے جن کا اس آیت میں ذکر ہے "قل یٰعبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله" اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا، دراصل رحمانیت کی طرف حرکت کرنے کی طرف توجہ دلا رہا ہے-اگر مغفرت چاہتے ہو، اگر تمام گناہوں سے کلیۃً نجات چاہتے ہو تو خدا کی رحمت سے تعلق جوڑے بغیر یہ ممکن نہیں ہے اور جب خدا کی رحمت سے تعلق جوڑتے ہیں تو عبادالرحمٰن بنتے ہیں، رحمان خدا کے بندے-اور یہ کوئی فرضی بات نہیں ہے کہ آپ سمجھ بیٹھیں کہ ہم نے توبہ کرلی اب ہم رحمان خدا کے بندے بن گئے ہیں-قرآن کریم نے تفصیل سے رحمان خدا کے بندوں کی علامتیں بیان فرمائی ہیں جن میں سے ہر ایک ہمارے لئے کسوٹی ہے اگر وہ ہم میں پوری ہے یا ہم اس کسوٹی پر پورا اترتے ہیں تو رحمان خدا کے بندے ہیں اگر نہیں تو محض خیالات کی جنت میں بسنے کی کوئی بھی گنجائش باقی نہیں رہتی-

پس کلام الٰہی اتنا کامل اور اتنی تفصیل سے مضامین کے ہر پہلو کو روشن کرنے والا ہے کہ کسی قسم کا کوئی ابہام باقی نہیں چھوڑتا-پس بعض اور مضامین بھی اس سے تعلق رکھنے والے خدا نے توفیق دی تو میں بیان کروں گا مگر آج میں عبادالرحمان کے حوالے سے قرآن کریم کی بیان فرمودہ وہ علامتیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جن کو دیکھ دیکھ کر آپ نے قدم آگے بڑھانے ہیں- جیسے مشکل راستوں پر جگہ جگہ نشان لگے ہوتے ہیں، وہ تیر کا نشان، رخ بتاتا ہے کہ یہ رستہ ہے، وہ رستہ نہیں اور اگر نشان نہ لگے ہوں تو آپ بھٹکتے بھٹکتے کہیں سے کہیں پہنچ جائیں گے-روزمرہ کی ہماری جو خدام الاحمدیہ کی کھیلیں ہوتی ہیں سائیکل ریس ہو یا پیدل لمبا سفر کرنا ہو تو خدام بڑی محنت سے ایک دن پہلے وہ نشان لگا دیتے ہیں اور ذرا آنکھ چوکی اور انسان کسی اور سڑک پر چل پڑا-تو قرآن کریم اتنا منظم نظام پیش کرتا ہے، حیرت انگیز منظم تعلیم پیش کرتا ہے کہ جگہ جگہ وہ نشان لگے ہوئے ہیں کہ دیکھو یہاں جا کر اس طرف مڑ کر Move کرنا ہے، یہاں سے اس طرف مڑنا ہے قدم بھٹک نہ جائیں اپنا جائزہ لیتے رہو تم صحیح رستے پر ہو بھی کہ نہیں-تو وہ جو لمبی سڑک ایک عام انسان کی توبہ سے شروع ہو کر عبادالرحمان تک پہنچا دیتی ہے اس کے یہ نشان ہیں جو قرآن کریم کی ان آیات نے آپ کے سامنے کھولے ہیں-اور پہلا نشان اس کا انکساری ہے-تکبر سے خالی ہو جاتے ہیں-اور یہ سب سے پہلے اس لئے رکھا کہ عبد بننے کے لئے تکبر سے کلیۃً نجات لازم ہے کیوں کہ کسی کے سامنے انسان کوئی بھی اپنا تکبر رکھتے ہوئے سر جھکا نہیں سکتا-اپنی بڑائی کا ادنیٰ بھی تصور ہو تو کسی اور کے سامنے سر خم کرنے کے رستے میں حائل ہو جائے گا-

فرمایا "و عباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض هوناً" وہ تو بڑی منکسر مزاجی کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں-ان کے قدم رعونت سے نہیں پڑتے بلکہ ہر قدم پر وہ اپنا عجز دیکھ رہے ہوتے ہیں، اپنی کمزوری دیکھ رہے ہوتے ہیں- "و اذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلماً" اور جب جاہل لوگ ان سے خطاب کرتے ہیں تو سلام کہتے ہوئے گزر جاتے ہیں ان سے الجھتے نہیں ہیں ان کی بدی کا جواب بدی سے نہیں دیتے بلکہ کہتے ہیں ہماری طرف سے تو سلامتی تمہیں پہنچے گی-یہ دو بنیادی صفات ہیں جہاں سے رحمانیت کے ساتھ تعلق جوڑنے کا سفر شروع ہوتا ہے-ہر انسان کو اپنے نفس کو کلیۃً ہر قسم کے تکبر سے خالی کرنا ہوگا ورنہ عبد کا مضمون اس پر صادق آ ہی نہیں سکتا-اتنا کامل کلام ہے کہ بات کو وہاں سے شروع کیا جو لازماً پہلا دروازہ ہے اس کے بغیر عبادالرحمان کے رستے میں داخل ہو ہی نہیں سکتے-هوناً پیدا کریں اپنے اندر-یعنی جھک کر خدا کے حضور عاجزی اختیار کرتے ہوئے سفر اختیار کرنا اور اپنے نفس کو کلیۃً بیچ میں سے مٹا ڈالنا-اور دوسروں کے لئے شر سے کلیۃً خالی ہو جائیں کیونکہ وہ شخص جو ہر بات میں اپنے آپ کو عاجز ہی جانتا ہو اس شخص کی یہ

علامت لازماً ظاہر ہوا کرتی ہے کہ وہ اپنے چھوٹے بڑے کو سلام ہی کرتا ہے اور ایسے فقیر منش لوگ میں نے دیکھے ہیں کہ وہ کسی سے نہیں الجھتے، اپنے آپ کو نیچا کہتے ہیں ہم نیچے ہیں ہر آئے گزرے کو سلام کہتے ہیں بس سلام ہماری طرف سے تمہیں سلام پہنچے ہمارا کوئی جھگڑا نہیں تم سے۔ تو بنی نوع انسان کے لئے خدا کے بندے عجز کے ساتھ ظاہر ہوتے ہیں اور سلام کے پیغام لیتے ہوئے چلتے ہیں اس لئے قیامت کے دن ان کو بھی یہی سلام کا پیغام ہے جو پہنچایا جائے گا۔

پس یہ دو شرطیں ہیں جن سے ہمیں لازماً مزین ہو جانا، سج جانا چاہئے کامل عجز اور ہر قسم کے شر سے اجتناب

۔اب یہ دو شرطیں بھی اتنی مشکل ہیں، جتنی پیاری ہیں اتنی مشکل بھی ہیں۔ یعنی آئے دن روزانہ انسان سے کسی نہ کسی اور کو کوئی نہ کوئی شر پہنچ ہی جاتا ہے، بات چیت میں تو تو، میں میں ہو جاتی ہے۔ دلآزاری کی باتیں مونہہ سے نکل جاتی ہیں۔ اپنی بڑائی کا کوئی کلمہ مونہہ سے نکل جاتا ہے۔ کسی کے اندر کوئی نقص دیکھتے ہیں تو بعض عورتیں تو ہنستی ہیں مونہہ پر ہاتھ رکھ رکھ کر اور دوسری عورتوں کو اشارے کرتی ہیں کہ وہ دیکھو جی وہ کس قسم کی بھدی چیز ہے فلاں کا بچہ دیکھو، فلاں کی لڑکی دیکھو، فلاں کے کپڑے دیکھو۔ اور وہ سمجھتی ہیں کہ کچھ بھی نہیں یہ تو ہم نے ذرا لطف اٹھایا ہے۔ مگر قرآن کریم کی یہ آیت بتاتی ہے کہ تم نے اپنے اوپر رحمان کی بندی بننے کے لئے دروازے بند کر دیئے کیونکہ رحمٰن کے بندوں کی یہ علامت ہے کہ عجز اختیار کرتے ہیں۔ جو عجز اختیار کرے وہ تو سب سے نیچا ہو گا اس کو دوسرے کی کمزوری پر ہنسنے کا موقع کیسے ہاتھ آئے گا۔ پس ہنسی اپنی جگہ منع نہیں فرمائی مگر تکبر کی ہنسی منع فرمائی ہے۔ جہاں دوسرے کو آپ نیچا دیکھ کر رعونت کے ساتھ اس کی ایسی کمزوریوں پر ہنستے ہیں جو بسا اوقات اس کے بس میں ہی نہیں ہوا کرتیں اور پھر ایسے آدمی سے کوئی نہ کوئی شر ضرور دوسروں کو پہنچتا ہی رہتا ہے۔ پس سلام کا یہ مطلب صرف نہیں ہے کہ کسی جاہل نے آپ سے سختی کی بات کی تو آپ نے سلام کہہ دیا اور گزر گئے۔ یہ دونوں باتیں مربوط ہیں۔ عادت میں یہ بات داخل ہو تب یہ بات پیدا ہوتی ہے ورنہ اگر عادت میں یہ بات نہ ہو کہ میں نے خیر ہی پہنچانی ہے تو رستہ چلتے کوئی آوازہ کسے، دیکھیں آپ کیسے الٹ کے اس کا جواب دیں گے۔ ہو ہی نہیں سکتا آپ رک سکیں۔ یہ خدا تعالیٰ نے انسانی فطرت کے گہرے راز بیان فرمائے ہیں ان کو معمولی کلام نہ سمجھیں، اپنے نفس پر اس کا اطلاق کر کے دیکھیں اور روزمرہ اپنا امتحان تو لے کے دیکھیں۔ چلتے پھرتے کوئی آوازہ کسے کیسا غضب سے آپ اس پر پلٹتے ہیں اور بعض دفعہ اس کے نتیجے میں شدید نقصان اٹھا بیٹھتے ہیں، لڑائیاں ہو جاتی ہیں قتل ہو جاتے ہیں۔ یہ عادت جب تک مزاج میں داخل نہ کر لی جائے، ایک قاعدہ کلیہ نہ بن جائے اس وقت تک یہ صفات پیدا نہیں ہوا کرتیں اور اس کا آغاز عجز سے ہو گا۔ اب نیچے آدمی کو اوپر والے کہتے رہتے ہیں کبھی وہ سر نہیں اٹھاتا بے چارہ۔ وہ آنکھیں نیچی کر کے ہر بات برداشت کرتا چلا جاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا عباد الرحمٰن ہونے کے لحاظ سے تم یہ کرتے ہو۔ اس لئے جتنا ذلیل بنتے ہو اگر اس کی خاطر بنتے ہو تو وہ ضرور تمہیں عزت دے گا اور اپنے بندوں میں شمار کر لے گا۔

پس بندہ اپنی ذات میں تو کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتا کوئی اس کی ملکیت نہیں رہتی مگر مالک طاقتور ہو، مالک عظیم ہو تو پھر دوسروں کی مجال نہیں رہتی کہ اس کی طرف آنکھ اٹھا کے دیکھیں۔ تو فرمایا تم اپنے مالک نہ بنے پھرنا، اپنے مالک بن کر چلو گے تو اس دنیا میں تمہارا گزارا ہو ہی نہیں سکتا۔ تم سے زیادہ طاقتور، زیادہ سخت مزاج، زیادہ ظالم لوگ موجود ہیں اور ساری دنیا کا مقابلہ تم کر ہی نہیں سکتے۔ ایک ہی طریق ہے غلام بن جاؤ اور جس کے غلام بنو وہ رحمان ہو جس نے کائنات کو پیدا کیا ہے، جس نے قرآن سکھایا۔ اس رحمٰن کے بندے بنو تو پھر کچھ علامتیں ہیں جو تمہارے اندر ظاہر ہوں گی وہ یہ ہیں کہ تم عاجزی کے ساتھ چلو گے، لوگوں کی باتوں کی کچھ پرواہ نہیں کرو گے پھر۔ صبر سے کام لو گے اور رحمٰن کی وجہ سے اس میں رحمٰن کی شان کا پیش نظر رکھنا داخل ہے۔ یہ بتاتا ہے یہ کلام کہ ایرا غیرا کی اولاد اگر بدتمیزی سے بات کرے، بداخلاقی سے پیش آئے تو اس کا نقص وہیں تک رہتا ہے لیکن اگر ایک بڑے عظیم انسان کا بچہ ہو اور وہ ایسی باتیں کرے تو اس کو گزند پہنچتا ہے، لوگ اس پر انگلیاں اٹھاتے ہیں۔ تو پیغام یہ ہے دیکھو رحمان خدا کی عزت کا لحاظ رکھنا۔

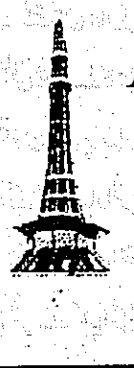

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies

Guaranteed rent

Your properties are urgently required.

Tel : 0181-265-6000

تمہارا اٹھنا بیٹھنا ایسا ہو کہ جس کے نتیجے میں رحمٰن کی عظمت دلوں پر ظاہر ہو، پتہ چلے کہ کتنے عظیم وجود کے یہ عظیم وجود کے یہ بندے ہیں جو پھر رہے ہیں اور وہ تکبر سے نہیں وہ عجز ہی سے ظاہر ہو گا، تو یہ صفات رحمٰن کے تعلق میں اگر انسان اپنے اندر پیدا کر لے تو ان کا پیدا کرنے کا آغاز مشکل نہیں اس کو اپنے آخری نقطہ عروج تک پہنچانا مشکل ہے۔ لیکن اس کے حل بھی قرآن کریم نے پیش فرمائے ہیں۔

تو سب سے پہلے اپنا یہ امتحان ہمیں شروع کر دینا چاہئے کہ ہم رحمٰن خدا کے نام پر کوئی دھبہ تو نہیں بن جاتے۔ رحمٰن خدا جس کے غلام کہلا کے پھر رہے ہیں دنیا میں اس کی شان اور اس کی عزت پہ کوئی حرف تو نہیں لاتے

اور اس پہلو سے بہت ہی انکساری کے ساتھ زمین پر وقت گزارتے ہیں عجز کے ساتھ وقت گزارتے ہیں کہ ہماری وجہ سے کسی طرح ہمارے آقا کے نام پر کوئی حرف نہ آئے اور اس کی طرف ہمارے عبد کا منسوب ہونا جائز قرار ٹھہرے، ناجائز نہ بن جائے۔ یہ لوگ سلامتی کا مجسم پیغام بن جاتے ہیں اور جو دن کو اس طرح چلتے ہیں وہ راتوں کو سو کر بسر نہیں کیا کرتے کہ سارا دن تو وہ لوگوں کے سامنے ظاہر ہوں، عجز کے ساتھ چلیں، سلامتی کے پیغام پہنچاتے پھریں، گھر آئیں تو آرام سے لمبی تان کے سو جائیں۔ اس کا مطلب ہے کہ جو وہاں تھا وہ دکھاوا تھا۔ وہ کسی رحمٰن خدا کی خاطر نہیں تھا کیونکہ جب کوئی نہیں دیکھ رہا تو ان کا رحمٰن خدا سے تعلق ختم ہو گیا۔

اس لئے دوسری آیت نے اس مضمون کو پوری طرح مکمل حفاظت دے دی ہے کہ عباد الرحمٰن راتوں کو جب کوئی ان کو نہیں دیکھ رہا ہو تا اپنی رحمانیت سے اخذ کی ہوئی صفات کی حفاظت کرتے ہیں اور دن کو جو لوگوں کے سامنے جھکتے ہیں وہ خدا کی خاطر جھکتے ہیں ان کو سجدے نہیں کیا کرتے۔ جہاں تک روح کے سجدے کا تعلق ہے، جہاں تک حقیقی اطاعت کا تعلق ہے فرمایا "والذین یبیتون لربھم سجداً و قیاماً" یہ وہ لوگ ہیں جو راتیں جاگ جاگ کر، خدا کے حضور سجدے کرتے ہوئے اور احترام کے ساتھ کھڑے ہو کر گزار دیتے ہیں۔ تو صاف پتہ چلا کہ ان کا دنیا کے سامنے جھکنا ان کی بزدلی یا ذلت کے نتیجے میں نہیں ہے، رحمٰن خدا سے تعلق کے نتیجے میں ہے۔ اور جب اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں تو سجدہ اسی کو کرتے ہیں، کسی غیر اللہ کو نہیں کرتے اور جب اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں تو کامل احترام کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔

اور یہ کہتے ہیں اس وقت "والذین یقولون ربنا اصرف عنا عذاب جھنم ان عذابھا کان غراماً" یہ عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم سے جہنم کا عذاب ٹال دے، دور فرما دے "ان عذابھا کان غراماً" بہت بڑی تباہی ہے جہنم کا عذاب تو ایسی چٹی ہے جس کے بوجھ تلے ہم پیسے جائیں گے۔ پس اس مضمون کا تعلق بھی ایک طرف عجز سے ہے دوسری طرف اس حقیقت سے کہ وہ جانتے ہیں کہ وہ بار بار اٹھائے جائیں گے۔ ان کا کامل ایمان ہوتا ہے مر کر دوبارہ اٹھنے پر اور اگر مر کر اٹھنے پر ایمان نہ ہو تو دنیا میں وہ اصلاحات جو عباد الرحمٰن سے توقع کی جاتی ہیں وہ ان کو نصیب نہیں ہو سکتیں۔ یہ مرکزی نقطہ ہے اس مضمون کا کہ تم آخرت پر ایمان رکھو اور یقین جانو کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے گا۔ پس محض ایک منطقی، عقلی رستہ نہیں ہے جو خدا تک پہنچائے گا بعض ٹھوس حقائق ہیں جو پیش نظر ہوں تو پھر تمہارا خدا کی طرف سفر آسان ہو جائے گا۔ ایک سفر کا جو مقصد ہے وہ کسی اچھی چیز کو حاصل کرنا ہوتا ہے اور ایک سفر کا مقصد کسی بری چیز سے بچنا ہے تو یہ دونوں محرکات قرآن کریم نے بیان فرمائے ہیں۔ اس لئے ہر نبی کو بشیراً و نذیراً، بشیراً و نذیراً فرماتا چلا جا رہا ہے، مبشراً و نذیراً کہ وہ انسان کے اندر دونوں جذبے یعنی حرص کا جذبہ، طمع کا جذبہ، کچھ حاصل کرنے کا جذبہ ان کو بھی پیش نظر رکھتے ہیں نصیحت کے وقت اور خوف کا جذبہ۔ یہ ڈر کہ ہم کسی مصیبت میں مبتلا نہ ہو جائیں، عزت کے جذبے کو بھی پیش نظر رکھتے ہیں۔ تو فرمایا یہ لوگ رحمٰن خدا سے محبت اور تعلق رکھتے ہوئے اس کے سامنے جھکتے ہیں مگر خوف بھی رکھتے ہیں کہ اگر ہم سے کوئی کوتاہی ہوئی تو پھر قیامت کے دن ہم سے پوچھا جائے گا، ہمارا حساب کتاب ہو گا۔

پس وہ لوگ جو خدا تعالیٰ سے تعلق کو اور ان رستوں پر قدم مارنے کو مشکل سمجھتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ یوم آخرت پر یقین کے بڑھنے کے ساتھ یہ مشکل آسان ہو جاتی ہے کیونکہ وہ شخص جو شیر کو دیکھ لے یا کسی اور خوفناک جانور کو دیکھ لے وہ اس سے دوڑتا ہے اور تھکا ہارا بھی ہو، یہ کہہ کر بیٹھ رہا ہو کہ اب تو مجھ سے ایک قدم نہیں اٹھایا جاتا، شیر دیکھے گا تو وہی قدم ہلکے ہو جائیں گے اس قدر تیزی سے دوڑ پڑتا ہے بعض دفعہ کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ تو جو مخفی طاقتیں ہیں انسان کی، جو دبی ہوئی ہیں جن کو عام حالتوں میں انسان استعمال میں نہیں لاتا خوف کے نتیجے میں وہ ایک دم بیدار ہو جایا کرتی ہیں۔ طمع کے نتیجے میں بھی ہوتی ہیں مگر خوف کے نتیجے میں ان میں Panic آ جاتی ہے ہراساں ہو کر وہ دوڑتے ہیں۔ پس فرمایا جہنم کا خیال ان

کے اعمال کو صحت بخشتا ہے، ان کے اعمال کی بہترین تشکیل کرتا ہے وہ ہر اس چیز سے بچیں گے جس سے ان کو خطرہ ہو کہ وہ جہنم میں داخل کئے جاسکتے ہیں-

تو یہ جو منفی پہلو خوف کا ہے یہ بھی عبادالرحمٰن بننے کے لئے لازم ہے کہ پیش نظر رہے اور جتنا یقین ہوگا اس حقیقت پر کہ ہماری جواب طلبی ہوگی اتنا ہی گناہ سے خوف آنے لگے گا خواہ وہ کتنے ہی خوبصورت دکھائی کیوں نہ دیں- ایسے درخت جو بہت ہی خوبصورت اور دلکش ہوتے ہیں لیکن کانٹے دار ہوتے ہیں آپ ہاتھ بڑھا کر ان کا پھول نہیں توڑنا چاہتے کیونکہ ادھر ہاتھ بڑھایا ادھر زخمی ہوگیا- لیکن جہاں پھول بھی زہریلے ہوں یا جانور ہو جو سانپ کی طرح زہریلا اور خواہ کیسا ہی خوبصورت رنگوں میں بنا ہوا ہو آپ اس کی طرف ہاتھ نہیں بڑھا سکتے- تو گناہ کی حقیقت اگر اس کے عذاب کے حوالے سے معلوم کی جائے پھر انسان کے لئے اس سے بچنا آسان ہو جاتا ہے- اگر کسی گناہ کے ساتھ لطف کا تعلق ذہن میں آپ باندھے رہیں اور اس کے عذاب کا پہلو نظر انداز کردیں تو پھر گناہ پر دلیری ہوگی- اس لئے خدا تعالیٰ نے فوری طور پر یہاں مضمون کے شروع ہی میں بیان فرمادیا کہ جو خدا کے حضور اٹھتے ہیں، گریہ وزاری کرتے ہیں، جھکتے ہیں تو اس میں صرف محبت کا پہلو نہیں رہتا کیونکہ محبت کے پہلو کے نتیجے میں بعض دفعہ انسان دلیر بھی ہو جایا کرتا ہے

"کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ"

اپنے محبوب کو ایک شاعر کہتا ہے کہ تیرے کرموں نے تو ہمیں گستاخ بنادیا ہے- تو اتنا مہربان ہے کہ پکڑتا ہی نہیں تو اس کے نتیجے میں گستاخی ہو جاتی ہے- بچے جن کو لمبی ڈھیل دی جائے جس سے محبت ہی کی جائے اور ان کو ناراضگی کا خوف کبھی دامنگیر ہی نہ ہو، پتہ ہی نہ ہو کہ یہ کیا ہوتی ہے، بڑے بد تمیز اور آزاد ہو جاتے ہیں اور من مانی کرتے پھرتے ہیں پھر ساری زندگی ان کی برباد رہتی ہے-

تو طمع اور خوف یہ دو پہلو لازماً انسانی تربیت کے لئے دو پہیوں کی طرح ہیں ایک پہیے کو نکال دیں تو ایک پہیے پر گاڑی چل نہیں سکتی- پس قرآن کریم فرماتا ہے وہ اٹھتے ہیں محبت سے مگر اپنا مقام سمجھتے ہیں- جانتے ہیں کہ جس سے ہم محبت کررہے ہیں اس میں پکڑنے کی بھی طاقت ہے- وہ آیت جو میں نے پہلے آپ کے سامنے رکھی تھی اس میں "انه هو الغفورا لرحيم" کے ساتھ خدا تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے "او تقول حين ترى العذاب لو ان لي كرة فاكون من المحسنين" کہ اللہ تعالیٰ گناہ بھی بخشتا ہے اس کا عذاب بھی بڑا سخت ہے، اس کی پکڑ کے تصور سے لوگوں کی جان نکلتی ہے اور وہ کہتے ہیں جب عذاب کو دیکھتے ہیں تب ان کو سمجھ آتی ہے کہ انہوں نے کیا بے احتیاطیاں برتی تھیں- پس محض غفور رحیم سمجھ کر خدا کی طرف قدم نہیں اٹھا سکتے جب تک یہ نہ سمجھیں کہ وہ ذوالعقاب الشدید ہے، وہ سخت عقوبت بھی کرسکتا ہے-

پس عبادالرحمٰن کی دیکھیں کیسی کامل تصویر کھینچی گئی ہے، کیسی متوازن تصویر کھینچی گئی ہے- فرمایا "والذين يقولون ربنا اصرف عنا عذاب جهنم ان عذابها كان غراماً- انها ساء ت مستقراً و مقاماً" وہ تو ایسی ظالم چیز ہے تیرا عذاب، وہاں مستقل ٹھہرنا تو درکنار، عارضی طور پر ٹھہرنا بھی ناممکن دکھائی دیتا ہے- بہت ہی برا عارضی ٹھکانہ ہے اور مستقل ٹھکانہ تو بے حد و حساب برا ہے- اب اسی قسم کے الفاظ خدا تعالیٰ جنت کے تعلق میں عبادالرحمٰن کے لئے بیان فرماتا ہے اور ان پر کھول دیتا ہے کہ تمہارے لئے اب دو ہی صورتیں ہیں یا تو عذاب کو قبول کرلو جو مستقر بھی برا ہوگا اور مقام بھی برا ہوگا یا بالا خانوں والی جنتیں حاصل کرلو جو عارضی طور پر بھی بہت پیاری ہیں اور ہمیشہ ٹھہرنے کے لئے بھی بہت ہی پیاری ہیں-

"والذين اذآ انفقوا لم يسرفوا ولم يقتروا و كان بين ذٰلك قواماً" کہ جب وہ خرچ کرتے ہیں تو ان کے خرچوں میں بھی ایک توازن پایا جاتا ہے اور نہ وہ اسراف کرتے ہیں کہ اپنی طاقت سے بڑھ کر خرچ کردیں، نہ وہ ہاتھ اتنا روک لیتے ہیں کہ کنجوس ہو جائیں- یہ جو آیت ہے یہ ان تمام آیات کی طرح جو اس رکوع میں موجود ہیں عبادالرحمٰن کے عنوان کے تابع ہیں ایک توازن پیش کررہی ہیں اور سورہ رحمان میں اسی توازن کا ذکر ہے- سورہ رحمان میں آسمان اور زمین کے تعلق میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے "و اقيموا الوزن بالقسط" یہ تم وزن کا انصاف کے ساتھ ترازو برابر رکھو- "والسماء رفعها ووضع الميزان ...... لا تخسروا في الميزان" کہ ہم نے آسمان کو بلند فرمایا اور متوازن کیا تاکہ تم جو بلندی کے خواہاں ہو تم توازن میں ناانصافی سے کام نہ لینا اس میں کمی بیشی نہ کرنا کیونکہ ہر رفعت انصاف کو چاہتی ہے انصاف ہی سے ترقیوں کی ہر راہ شروع ہوتی ہے- پس قرآن کریم کے اندر ایک حیرت انگیز توازن پایا جاتا ہے- ایک ہی مضمون کو جہاں بھی شروع فرمائے گا اس کی بنیادی صفات میں سے کوئی بھی نہیں بھولتی- جس سے ثابت ہوتا ہے کہ قطعاً یہ انسان کا کلام نہیں ہے ورنہ تیئس (۲۳) سال کے عرصے میں پھیلی ہوئی آیات ان بنیادی شرائط کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں جو ایک مضمون سے تعلق رکھتی ہیں، یہ ناممکن ہے-

تو ان تمام آیات میں اگر آپ غور کریں گے تو آپ کو ایک توازن دکھائی دے گا اور

عبادالرحمان بننے کے لئے وہ توازن شرط ہے اور قیام عدل کے بغیر عبادالرحمٰن بن سکتے ہی نہیں

- رحم عدل کے بغیر ممکن نہیں ہے- عدل ہوگا تو رحم شروع ہوگا- عدل ہے نہیں تو رحم کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا- تو رحمٰن سے تعلق جوڑنے کی باتیں کرو، اتنے بلند ارادے رکھو اور دنیا میں بے انصافی سے کام کرتے پھرو یہ ہو ہی نہیں سکتا- تو یہ دوسرا بڑا عظیم پیغام ہے- اور خرچ میں بھی ایک انصاف ہے- جو شخص خرچ میں بہت زیادہ دکھاوے کے طور پر یا طاقت سے بڑھ کر خرچ نہیں کرتا اور جہاں خرچ کرنا چاہئے وہاں ہاتھ روکتا نہیں اس کی بہترین زندگی گزرتی ہے- اور ایسے شخص غریب بھی ہوں تب بھی وہ اچھے رہتے ہیں اور ان صفات سے عاری امیر بھی ہو تو وہ ضرور برباد ہو جایا کرتا ہے-

پس محض روپے کی کمی یا زیادتی آپ کو سکون نہیں بخش سکتی- قرآن کریم کی اس آیت میں جو مضمون بیان فرمایا گیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اپنے خرچ میں توازن رکھا کرو- خدا نے جتنا دیا ہے اسی حد تک، اسی نسبت سے خرچ بھی کرو اور اسی نسبت سے ہاتھ بھی روکو- جہاں خدا نے رکنے کے لئے کہا ہے رک جاؤ- جہاں خرچ کرنے کے لئے فرمایا ہے خرچ کرو مگر توازن کے ساتھ- تو جو اپنی طاقت کے اندر رہتے ہوئے خرچ کرتا ہے وہ ہر قسم کے نقصانات اور دکھوں اور مصیبتوں سے بچتا ہے-

"والذين لا يدعون مع الله الٰهاً اخر" اور یہ بھی انصاف کے تقاضوں میں سب سے اہم تقاضا ہے کہ اللہ کا شریک نہ ٹھہرایا جائے- قرآن کریم شریک ٹھہرانے کو ظلم کہتا ہے جو عدل کے منافی، برعکس مضمون ہے- پس جہاں بھی قرآن کریم میں شرک کی برائیاں بیان ہوئی ہیں آپ دیکھ لیں اٹھا کر، کھول کر دیکھ لیجئے وہاں آپ کو ناانصافی کا، عدل کے فقدان کا یا ظلم کا مضمون دکھائی دے گا- جو خدا کا ہے خدا کو دو یہ انصاف ہے- فرضی بتوں کو وہ دے دو جو خدا کا ہے یہ تو بہت بڑی جہالت ہے اور ظلم، ناانصافی ہی کے معنوں میں نہیں بلکہ اندھیروں کے معنوں میں بھی حد سے زیادہ ایک قبیح صورت اختیار کرجاتا ہے- پس ظلم دونوں معنے رکھتا ہے ایک ہے اندھیرا، تاریکی، جہالت اور ایک ہے ناانصافی، کسی کا حق لیا کسی اور کو دے دیا یا اپنا لیا اور یہ لفظ شرک کے تعلق میں سب سے زیادہ قوت کے ساتھ اطلاق پاتا ہے سب سے زیادہ تفصیل کے ساتھ اطلاق پاتا ہے کیونکہ شرک میں یہ دونوں باتیں بڑی نمایاں طور پر پائی جاتی ہیں، جہالت حد سے زیادہ اور ظلم بھی حد سے زیادہ یعنی ناانصافی بھی حد سے زیادہ- تو فرمایا "والذين لا يدعون مع الله الٰهاً اخر"- اور آگے دیکھیں پھر انصاف کا مضمون "ولا يقتلون النفس التي حرم الله الا بالحق" یعنی جو کسی کے اموال پر ہاتھ نہیں ڈالتا، جو کسی کے حقوق کا خیال رکھتا ہے وہ ناحق جان کیسے لے سکتا ہے- کہتا ہے یہ عبادالرحمٰن وہ ہیں جو کبھی بھی ناحق کسی کی جان نہیں لیتے "الا بالحق" سوائے حق کے جو خدا بخشتا ہے کیونکہ مالک وہی ہے- جب حق ان کو کہے تو پھر حق کے تقاضے پورا کرنا ان کا فرض ہے کیونکہ حق کو چھوڑنا بھی تو گناہ ہے-

تو جہاں حق یہ کہے کہ یہاں جان لینا لازم ہے یا حق یہ کہے کہ اجازت ہے دونوں صورتوں میں جہاں مجاز بنائے گئے ہو چاہو تو جان لو، چاہو تو نہ لو دونوں صورتیں برابر ہو جائیں گی- جہاں حق ہو کہ تم نے لازماً جان لینی ہے یہاں، وہاں تمہارا فرض ہے کہ جان لو- اب جب مسلمان مجاہدین غیر مسلم طاقتوں سے نبرد آزما ہوتے رہے آنحضرت ﷺ کے زمانے میں جہاد کے دوران، جو جہاد بالسیف تھا یعنی اس جہاد کے دوران یہ اجازت ہی نہیں تھی کہ جس کی جان لے سکو اس لڑائی کے دوران اس کی جان نہ لو- چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ روایت ہے بڑے نرم دل تھے بات بات پر رونا آجاتا تھا، بے حد شفیق لیکن جہاد کے دوران ان کا بیٹا جو اس وقت تک ابھی مومن نہیں ہوا تھا ایمان نہیں لایا تھا وہ ان کے مقابل پر لڑ رہا تھا- ایک موقع پر ان کے بیٹے کو یہ موقع ملا کہ حضرت ابو بکرؓ کو قتل کرسکتا لیکن اس نے نہیں کیا اور بعد میں

محمد صادق جیولرز

Import Export Internationale Juwellery

Mohammad Sadiq Juweliere

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ- ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں- عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں- نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں- پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کرواسکتے ہیں-

ہمارے پتہ جات:

Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403

S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.
Tel: 069/685893

Hauptfiliale
Abu Dhabi U.A.E. Tel: 009712352974 Tel: 009712221731

اپنی طرف سے احسان کے طور پر یہ بتانے کے لئے کہ دیکھیں کیسا فرمانبردار بیٹا ہوں یہ کہا اپنے ابا کو مخاطب کرتے ہوئے کہ آپ کو یاد ہے وہ جنگ جس میں آپ بھی شریک تھے لیکن مسلمانوں کی طرف سے اور میں مشرکوں کی طرف سے شامل تھا- ایک ایسا موقع تھا کہ میں چاہتا تو آپ کو قتل کر سکتا تھا مگر میں نے نہیں کیا- حضرت ابو بکرؓ نے جواب دیا خدا کی قسم اگر میں وہاں ہوتا اور تم میرے مقام پر ہوتے تو میں تمہیں ضرور قتل کر دیتا- ناممکن تھا کہ میں تمہیں چھوڑ دیتا- یہ ہے قتل بالحق- بعض قتل میں حق کا تقاضا ہے وہ اجازت ہی نہیں دیتا کہ تم قتل سے باز آجاؤ- خدا نے حکم دیا ہے کہ ایسے شخص کو قتل کرنا ہے تو لازماً قتل کرنا پڑے گا، اپنے دل کی بات نہیں دیکھنی ہو گی، یہ عباد الرحمان ہیں-

"و لا یزنون" اور وہ موت کے تعلق میں بھی اسی طرح انصاف سے کام لیتے ہیں جیسے زندگی کی پیدائش کے تعلق میں- اب عام طور پر لوگ سمجھتے نہیں کہ یہاں "یزنون" کا کیا مطلب ہو گیا اچانک- قتل کی باتیں ہو رہی ہیں اور زنا نہیں کرتے- قتل سے جان لی جاتی ہے اور قتل ناحق وہ ہے جہاں آپ کو اجازت نہیں اور آپ نے جان لے لی اور زنا کے ذریعے زندگی پیدا کی جاتی ہے اور وہ زندگی پیدا کی جاتی ہے جس کے پیدا کرنے کا آپ کو حق نہیں ہے تو آپ محی بھی بن جاتے ہیں ممیت بھی ہو جاتے ہیں- جس طرح اللہ کی صفات ہیں کہ وہ زندہ کرتا ہے اور وہ مارتا ہے آپ دونوں صفات پر قابض ہو بیٹھتے ہیں اور اس کا بھی شرک سے تعلق ہے- "و لا یدعون مع اللہ الٰھاً اخر" جو خدا کی چیزیں ہیں وہ خدا کو دیتے ہیں اپنے ہاتھ میں نہیں لے لیتے- پس موت کا اختیار خدا کو ہے کوئی اور نہیں ہے جو کسی کی موت کا فیصلہ کر سکے- پیدا کرنے کا اختیار خدا کے ہاتھ میں ہے کسی کو حق نہیں ہے کہ وہ اس کی اجازت کے بغیر پیدا کرے- اور یہ خدا کے وہ بندے ہیں جو قتل بھی حق کے ساتھ کرتے ہیں اور پیدا بھی حق ہی کے ساتھ کرتے ہیں- تو یہ مضمون ہے زنا نہیں کرتے، جس کے نتیجے میں لازماً پھر ایسے مواقع پیدا ہو جاتے ہیں- فرمایا "و من یفعل ذٰلك یلق اثاماً" اور جو یہ باتیں کرے جو اوپر بیان کی گئی ہیں تو بہت بڑا گناہ کمانے والا ہے اور اس کا نتیجہ دیکھ لے گا- "یلق اثاماً" کا مطلب یہ ہے اس نے بہت بڑا گناہ کمایا اور اس گناہ کا بد نتیجہ وہ دیکھ لے گا اس کے لئے عذاب آئے گا اس کے پیچھے، عذاب اسی کو دیا جائے گا اور "یضٰعف له العذاب" - عذاب میں بڑھا دیا جائے گا کیونکہ عام گناہوں کے مقابل پر یہ جو گناہ، شرک کا گناہ اور زندگی اور موت کے معاملے میں خدا کی ملکیت میں دخل اندازی یہ تمام تینوں چیزیں مل کر اتنا بڑا گناہ بن جاتی ہیں کہ فرمایا "یلق اثاماً" بہت بڑے گناہ کو پہنچے گا اور اس کے عذاب کو دیکھے گا اور ایسے شخص کا عذاب بڑھایا جائے گا اور اس میں وہ چھوڑ دیا جائے گا ذلیل اور خوار ہو کر- یعنی اس کو پھر پوچھا بھی نہیں جائے گا کہ تم کس حالت میں ہو-

"یضٰعف له العذاب یوم القیامة و یخلد فیه مهاناً" وہ اس میں لمبے عرصے تک ذلیل و خوار پڑا رہ جائے گا "الا من تاب و امن و عمل عملاً صالحاً" سوائے اس کے جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور "عمل عملاً صالحاً" اور نیک اعمال بجالائے "فاولٰئك یبدل اللہ سیاٰتھم حسنٰتٍ و کان اللہ غفوراً رحیماً" - سوائے اس کے کہ کوئی شخص توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے "فاولٰئك یبدل اللہ سیاٰتھم حسنٰتٍ" تو یہ وہی لوگ ہیں جن کی بدیوں کو حسنات میں اللہ تعالیٰ تبدیل فرمادے گا- "و کان اللہ غفوراً رحیماً" اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے-

وہ لوگ جن کو یہ وعدہ دیا گیا کہ ان کا عذاب بڑھایا جائے گا اور بہت شدید عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے ان کے متعلق فرمایا "الا من تاب و امن و عمل عملا صالحاً فاولٰئك یبدل اللہ سیاٰتھم حسنٰت" یہ جو مضمون ہے اب عباد الرحمان سے تعلق نہیں رکھتا- یہاں "ولا یزنون" والا جو حصہ ہے جو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں زندگی اور موت پہ قابض بن بیٹھتے ہیں اب کچھ ان کے متعلق باتیں شروع ہو گئی ہیں-

SATELLITE WAREHOUSE
Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More
Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:
S.M. SATELITE LIMITED
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey HU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

فرمایا اگر تم ان میں سے ہو تو عباد الرحمان سے تو تمہارا کوئی دور کا بھی تعلق نہیں رہا پھر یاد رکھنا تم سے یہ سلوک کیا جائے گا اور وہ سلوک یہ ہے کہ عذاب بڑھایا جائے گا اور بہت ہی بری حالت میں تم رہو گے "یخلد فیه مهاناً" اس میں ذلیل حالتوں میں مدتوں اسی طرح پڑے رہو گے-

لیکن اس سے بچنے کا ایک طریق ہے جو تمہارا رستہ موڑ دے گا اور پھر تم عباد الرحمان کی طرف واپس رخ کر سکتے ہو تو یہ ایک Deviation ہے رستے کی جس سے متنبہ فرمادیا گیا- اللہ کے رستے پر چلتے ہوئے یہ حرکتیں نہ کر بیٹھنا ورنہ تمہارا انجام بہت برا ہو گا- واپس خدا کی طرف جانا ہے اگر اس طرف سے جہاں تم جا پہنچے ہو غلطی سے، تو یہ شرط ہے کہ توبہ پھر کرنی ہو گی اور نیک اعمال، ایمان دوبارہ لانا ہو گا- توبہ کے بعد ایمان یا ایمان کے بعد توبہ یہ مضمون ہے جو یہاں کھلنا چاہئے- ایک ایمان سرسری ہوا کرتا ہے جس سے ساری بات شروع ہوئی ہے اور ایک ایمان ہے جو حقیقی ہوتا ہے- تو جو توبہ کر کے ایمان لاتا ہے مراد یہ ہے کہ توبہ کر کے اپنے ایمان کی سچائی کو ثابت کرتا ہے ورنہ اگر حقیقی ایمان نہ ہو خدا تعالیٰ کے صاحب اختیار ہونے پر اور جہنم کے حق ہونے پر تو ایسا ایمان اس کو توبہ کرنے دے گا ہی نہیں-

پس فرمایا تمہارے ایمان کی اصلاح ضروری ہے جو سچی توبہ سے ہو گی- سچی توبہ کرو اور پھر جو تمہارا ایمان نصیب ہو گا وہ "عمل عملاً صالحاً" تک تمہیں پہنچادے گا کہ ایسا شخص پھر لازم ہے کہ نیک اعمال بجا لائے گا- یہ وہ لوگ ہیں "فاولٰئك یبدل اللہ سیاٰتھم حسنٰت" جن کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ حسنات میں تبدیل کرنا شروع کر دے گا- اب دیکھ لیں وہی بات جو میں آپ سے عرض کر چکا ہوں پہلے بھی کہ اپنی برائیوں کو خود تبدیل کرنا ہمارے بس کی بات نہیں ہے، بہت ہی مشکل کام ہے- لیکن فیصلہ کرنا اور یہ ارادہ کر لینا کہ ہم نے آج اپنی زندگی میں ایک تبدیلی پیدا کرنی ہے یہ آغاز ہر انسان کے دل سے ہونا چاہئے اس کے بغیر خدا تعالیٰ کوئی تبدیلی پیدا نہیں کرے گا- فرمایا ایک فیصلہ کرو اور اس کی سچائی کو اپنے عمل سے ثابت کرنے کی کوشش کرو-

تو پہلے ہے "عمل عملاً صالحاً" اس سے مراد یہ ہے نیک اعمال بجالانے کی کوشش کرے گا کیونکہ بعد کی آیت یہی مضمون کھول رہی ہے- پس ہر وہ شخص جو ایسی توبہ کرے گا کہ اس کے بعد نیک اعمال بجالانے کی کوشش کرتا ہے "فانه یتوب الی اللہ متاباً" - تو وہ ہلکی پھلکی توبہ نہیں کیا کرتا- وہ تو اپنے رب کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھپٹ پڑتا ہے- اس تیزی سے الٹ پڑتا ہے اس طرف کہ جیسے آناً فاناً کوئی واقعہ ہو گیا ہو- تو جو خدا تعالیٰ کی عظمت کو پہچان لے اور عذاب کی حقیقت کو جان لے وہ پھر ٹالا نہیں کرتا توبہ کو کہ اچھا آج میں اتنا سا کر لوں گا، کل میں اتنا کروں گا- یہ وہ لوگ ہیں جو خدا کی حفاظت کی گود میں آجاتے ہیں "فانه یتوب الی اللہ متاباً" وہ تو اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے الٹ پڑتے ہیں-

پھر فرمایا "والذین لا یشھدون الزور و اذا مروا باللغو مروا کراماً" - جو متاباً کا مضمون ہے یعنی بے محابا توبہ - ایک دم گویا ایک زلزلہ سا برپا ہو گیا ہو ایسی توبہ، اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ بعض باتیں لازماً ہوں گی اور بعض علامتیں ظاہر ہوں گی- اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہو کہ میں نے وہ توبہ کر لی ہے جس کا دوسرا نام توبۃ النصوح بھی ہے تو اس توبۃ النصوح کے بعد پھر یہ علامتیں ظاہر ہونی چاہئیں- "والذین لا یشھدون الزور و اذا مروا باللغو مروا کراماً" کہ وہ جھوٹ کا مونہہ تک نہیں دیکھتے- "و لا یشھدون الزور" کا ایک ترجمہ یہ بھی کیا جاتا ہے کہ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے- میرے نزدیک یہاں موقع جھوٹی گواہی کا نہیں بلکہ وہی معنی ہے جیسے رمضان کو دیکھنے کے لئے بھی شہادت کا لفظ استعمال ہوا ہے- کسی کو دیکھنا بھی شہادت ہوتی ہے تو فرمایا کہ وہ جھوٹ کا مونہہ تک نہیں دیکھتے- اس تسلی کی خاطر کہ اہل علم میں سے کوئی اس بات کی تائید کرتا ہے کہ نہیں- میں نے (مفردات) امام راغب کو کھولا تو ان کی کتاب میں اسی آیت کے تابع یہی معنے پیش کئے گئے ہیں- وہ کہتے ہیں ایسی توبہ کرنے والے جھوٹ کی طرف کسی پہلو سے اس کے پاس بھی نہیں جاتے، پھٹکتے نہیں اس کے پاس- تو یہ معنی وہی ہے کہ اس کا مونہہ تک نہیں دیکھتے بالکل اس سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں- "و اذا مروا باللغو مروا کراماً" - اب دیکھیں آیات کا مضمون اسی طرف سے شروع ہوا تھا کہ وہ جب "خاطبھم الجاھلون قالوا سلٰماً" ان کے ساتھ مل جل کے بیٹھا نہیں کرتے جاہلوں کے ساتھ، ان کو سلام کر کے الگ ہو جاتے ہیں- تو دوبارہ واپس پھر عباد الرحمٰن میں اس توبہ نے اس مضمون کو داخل کر دیا یعنی عباد الرحمٰن کا مضمون شروع ہوا بیچ میں ان کا ذکر جو رستوں کی ٹھوکریں کھا کر بھٹک گئے تھے انہوں نے بچنا ہے تو کس طرح بچیں گے دوبارہ اللہ کے راستے پہ پڑنا ہے تو کیسے پڑیں گے، یہ مضمون شروع کرتے ہی وہ صفات دہرانی شروع کر دیں-

"و لا یشھدون الزور" کا ایک معنی ہے شرک کے قریب تک نہیں جاتے کیونکہ قرآن کریم نے شرک کو "زور" فرمایا ہے- تو پہلے جو شرک سے بچنے کا مضمون ہے وہ اس کے ساتھ اس کا تعلق قائم ہو جاتا ہے- پس وہ جھوٹ کے قریب تک نہیں جاتے، شرک کے پاس نہیں پھٹکتے- جب یہ باتیں ہوں تو پھر لغو

باتوں میں ان کو دلچسپی نہیں رہتی- بے ہودہ لغو باتوں میں جو انسانی دلچسپی ہے اس سے ان کا دل پھر جاتا ہے ان کا مزہ نہیں رہتا ان باتوں میں- اور اس کے نتیجے میں ایک چیز یہ پیدا ہوتی ہے "والذین اذا ذکروا بآیات ربھم لم یخروا علیھا صماً و عمیاناً" یہ وہ لوگ ہیں جن کے سامنے جب خدا تعالیٰ کی باتیں کی جائیں، خدا تعالیٰ مراد ہے، لفظ استعمال ہوا ہے "ربھم" یہ وہ لوگ ہیں جن کے سامنے جب ان کے رب کے نشان پیش کئے جاتے ہیں "لم یخروا علیھا صماً و عمیاناً" وہ اس کے اوپر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں پڑتے- اس سے بہروں اور اندھوں والا سلوک نہیں کیا کرتے بلکہ بڑی توجہ کے ساتھ ان چیزوں کو دیکھتے ہیں-

اس کے بعد فرماتا ہے "والذین یقولون ربنا ھب لنا من ازواجنا و ذریٰتنا قرۃ اعینٍ واجعلنا للمتقین اماماً"- اب یہاں وقت تھوڑا رہ گیا ہے باقی حصہ انشاء اللہ بعد میں بیان کروں گا، ایک اہم بات اس آیت کے تعلق میں بیان کرنے والی یہ ہے کہ **آپ لغو سے مونہہ موڑیں گے تو خدا تعالیٰ کی باتوں میں دلچسپی ہو گی- خدا تعالیٰ کی باتوں میں دلچسپی ہو گی تو لغو سے خود بخود مونہہ مڑنے لگیں گے اور یہ روزمرہ پہچان ہے کہ ہم عبادالرحمان بننے کے قریب ہو رہے ہیں یا دور ہٹ رہے ہیں**- اس بات کو اچھی طرح پلے باندھ لیں- بعض لوگ ہیں جو نیکی کی باتیں ہو رہی ہوں، درس ہو رہا ہو، خطبہ ہو رہا ہو، ایسی باتیں ہوں تو ان کی آنکھوں سے کچھ روشنی بجھ سی جاتی ہے- وہ بیٹھتے تو ہیں اگر بیٹھیں مگر ہر بات کو غور سے سن نہیں رہے ہوتے طبعاً دلچسپی نہیں ہوتی- مگر ان کی مرضی کا ٹیلی ویژن کا پروگرام ہو تو پھر دیکھیں اچانک اندر سے ایک روشنی نکلتی ہے اور آنکھیں چپک جاتی ہیں ٹیلی ویژن کے ساتھ اور اگر کوئی بچہ شور ڈالے تو (کہتے ہیں) 'ایں، ہیں ہیں، خبردار، چپ چپ! وہ دیکھو وہ کیا کر رہا ہے، مزہ خراب کر دیا'-

تو عبادالرحمان اور جو دوسرے بندے ہیں کسی کے ان میں بڑا فرق ہے اور یہ علامتوں سے پہچانا جاتا ہے اور ہر انسان روزمرہ اپنی علامتوں کو دیکھتا ہے، جانتا ہے اور ان آیات کے ذریعے جو اس کے اندر سے ظاہر ہو رہی ہیں وہ شناخت کر سکتا ہے اپنے آپ کو- پس خدا تعالیٰ نے جو مشکل رستے دکھائے ہیں، بلند منزلیں قائم فرمائی ہیں ان کے ہر قدم پر راہنمائی فرمائی ہے- ہر قدم پر جانچ، پہچان کے سائن بورڈ لگا دیئے ہیں تا کہ آپ کو بعد میں جا کر نہ پتہ چلے کہ او ہو یہ کیا ہو گیا، میں کہاں جا نکلا- ہر وقت، ہر لمحہ، ہر قدم آپ کو پتہ ہو کہ میں کس سمت میں قدم اٹھا رہا تھا، کس سے دور جا رہا ہوں اور کس سے قریب جا رہا ہوں- تو عبادالرحمان بننا مشکل تو ہے مگر خدا تعالیٰ نے اتنا تفصیل سے یہ مضمون بیان فرما دیا ہے کہ ان میں سے ایک ایک آیت جو میں نے آپ کے سامنے رکھی ہے آیت کے حوالے سے وہ اپنی ذات میں بہت بڑا مضمون رکھتی ہے- اگر اس کے اوپر تفصیل سے روشنی ڈالی جائے تو ایک لمبا سلسلہ چاہئے ان باتوں کے بیان کا- تو سرِ دست میں چونکہ وقت ختم ہو گیا یہیں اسی پر اکتفا کرتا ہوں انشاء اللہ آئندہ عبادالرحمان والے مضمون کو ہی ہم پھر بیان کریں گے-

---

بقیہ مختصرات از صفحہ اول پر سیر حاصل گفتگو فرمائی- آپ نے فرمایا کہ کینسر کا روحانی نام شیطان ہے- حضور نے دفاعی نظام کے تین مرحلوں کا ذکر اس طرح کیا کہ پہلے تو جسم بڑھنے کی عمر تک بڑھتا رہتا ہے- پھر اسے اندرونی کمپیوٹر سے پیغام ملتا ہے کہ اب بڑھنا بند کر دو اور جسم کی گھسائی پٹائی کی مرمت کرو اور تیسری سٹیج میں مرمت کا نظام بھی کمزور پڑ جاتا ہے اور بڑھاپا آ لیتا ہے-

منگل ۸- اپریل ۱۹۹۷ء

آج ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۱۹۰ میں حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الشعراء کی آیات ۵۳ تا ۱۰۵ کا ترجمہ اور اہم مقامات کی تشریح اور تفسیر بیان فرمائی- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن مجید ماضی کے انبیاء کے صحیح واقعات کو اس لئے پیش کرتا ہے کہ آئندہ زمانے میں بھی وہ واقعات پیش آنے ہوتے ہیں- آیت نمبر ۵۷ کی عارفانہ تشریح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ بعینہ یہی الفاظ "یہ چھوٹی سی جماعت ہمیں غصہ دلاتی ہے اور لوگوں کو ناراض کرتی ہے اس لئے ہم سب اکٹھے ہو گئے ہیں"، بھٹو صاحب اور ضیاء صاحب کہا کرتے تھے- پہلی دفعہ مسلمان قوم کو احمدیت کے خلاف دشمنی کی وجہ سے متحد ہونے کی توفیق ملی- اسمبلی میں اکٹھے ہوئے اور کہتے تھے کہ احمدیوں سے اسلام اور پاکستان کو خطرہ ہے- یہاں تک کہ احمدیوں کی پہچان کے لئے پاسپورٹ میں ایک خانہ بنا دیا ہے- یہ سب اقدامات احمدیت کی ترقی کی راہ میں روڑے اٹکانے کے لئے کئے گئے ہیں- یہ سب دنیاداری اور فسادات کے چکر اور دھریت کے انداز ہیں-

بدھ ۹- اپریل ۱۹۹۷ء

ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۱۹۱ میں حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الشعراء کی آیات ۱۰۶ تا ۱۷۶ کا ترجمہ اور مختصر تفسیر بیان فرمائی- آیت نمبر ۱۰۶ میں "نوح کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا" کے سلسلہ میں حضور نے فرمایا کہ اس جگہ جمع کے صیغہ میں رسولوں کو جھٹلانا کے الفاظ یہ بتاتے ہیں کہ قوم نوح اس جرم کی عادی ہو چکی تھی اور حضرت نوحؑ کا انذار ان کے کام نہ آیا- دوسرے معنے یہ ہیں کہ ایک رسول کو جھٹلانا تمام رسولوں کو جھٹلانے کے مترادف ہے-

حضور نے فرمایا قرآن مجید نے عاد، ثمود، لوط وغیرہ اقوام کے رہن سہن کے جو نقشے کھینچے ہیں ایک طرف تو آثار قدیمہ کے ماہرین کی رہنمائی کرتے ہیں اور دوسری طرف قرآن مجید کی سچائی کا ثبوت بہم پہنچاتے ہیں- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ عیسائی یہ کہا کرتے تھے کہ عاد اولیٰ وغیرہ کا کوئی وجود نہ تھا اور قرآن نے خود گھڑا ہے لیکن اب وہ یہ لکھنے پر مجبور ہیں کہ جس قرآن کو ہم جھٹلایا کرتے تھے اس کے بیان کے آثار مل گئے ہیں- حضور ایدہ اللہ نے بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ان قوموں کے یہ حالات موجودہ یورپ کی انڈسٹری اور عمارتوں کی پتھروں سے تراش اور اونچی جگہوں پر قلعے اور چرچ وغیرہ کی تعمیر پر صادق آتے ہیں-

یوم عظیم میں مستقبل کی قوموں میں جنگیں ہونے کا ذکر ہے-

آیت نمبر ۱۶۶ کے بعد پھر ان قوموں کا سوشل برائیوں کا بیان شروع ہو جاتا ہے جو آج کل کی یورپی اقوام کا ہو بہو نقشہ ہے-

ہر بدھ کی ترجمۃ القرآن کلاس کے آخر میں ۱۵ منٹ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت ہومیوپیتھی کے سلسلے میں وقف فرمائے ہیں- آج کی نشست میں حضور انور ایدہ اللہ نے لاہور سے ایک صاحب کے خط کا ذکر فرمایا اور انکے بعض کامیاب تجربات بیان فرمائے- لب لباب یہ تھا کہ اگر کسی مرض کی علامات موجود ہوں اور بڑی پوٹینسی موجود نہ ہو تو چھوٹی پوٹینسی بھی استعمال کی جا سکتی ہے-

جمعرات ۱۰- اپریل ۱۹۹۷ء

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۷۱ جو ۲۴ مئی ۱۹۹۴ء کو ریکارڈ کی گئی تھی دوبارہ نشر کی گئی- مختلف ممالک کی ہومیوپیتھی کی ڈاک میں ذکر شدہ تجربات حضور انور نے سنائے-

جمعۃ المبارک ۱۱- اپریل ۱۹۹۷ء

آج پروگرام ملاقات میں اردو بولنے والے احباب کے ساتھ مجلس منعقد ہوئی جس میں حضور انور نے حسب ذیل سوالات کے جوابات عطا فرمائے:

☆ نظر لگنے کے بارے میں امام مؤطا کی ایک حدیث کے بارے میں حضور انور کا کیا ارشاد ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نظر کی طاقت کا تو اعتراف ہے- فرعون کے ساحروں نے بھی تو مسمریزم کی شکل میں حضرت موسیٰؑ کو نظر ہی لگائی تھی- اس کا علاج خدا تعالیٰ کی طرف دھیان اور دعا "لا حول و لا قوۃ الا باللہ" اور مضبوط عزم ہے- مگر آئے دن والا ماؤں کا وہم مراد نہیں ہے- بچہ ذرا بیمار ہوا تو ماں نظر کے پیچھے پڑ گئی، یہ درست نہیں ہے-

☆ سیکرٹری صاحب رشتہ ناطہ برطانیہ نے شادی طے کرنے کے بارے میں مختلف سوالات کئے مثلاً کہتے ہیں کہ جوڑے تو آسمان پر خدا بناتا ہے تو پھر کوائف اور کفو وغیرہ کی بجائے تقویٰ سے کام لے کر رشتہ طے کر لینا چاہئے؟

حضور نے فرمایا انحصار دعا پر کرنا چاہئے- آسمان اور دنیا کی تقدیر اکٹھی ہی چلتی ہے- آنحضرت ﷺ جو سب سے بڑے متقی تھے ان کی تعلیم بھی کوائف کے خلاف نہیں- آپ نے فرمایا دین، روزمرہ کا چال چلن، اخلاق، عادات، شہرت، مالی قربانی میں شمولیت، ذیلی تنظیمات میں حصہ لینا وغیرہ دیکھیں، یہ ساری باتیں کوائف میں شامل ہیں-

☆ مغربی ممالک کی نئی نسل میں کزن میں شادی کرنے سے انکار کر دیتے ہیں- اس کا کیا علاج ہے؟

حضور انور نے فرمایا نہیں کرتے تو نہ کریں، کوئی جبر نہیں ہے- نیز کئی امکانی وجوہات پر بھی حضور نے روشنی ڈالی-

☆ موجودہ جینیٹکل انجینئرنگ کی ریسرچ کے حوالے سے کہ کلوننگ کو الازہر یونیورسٹی نے ناجائز قرار دیا ہے، حضور انور کا کیا ارشاد ہے؟

اس سلسلہ میں حضور کا جواب سامعین اور احمدی سائنسدانوں کے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے- آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید نے زمانہ مستقبل میں ہونے والی ایجادات کے لئے ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا صرف جینیٹکل انجینئرنگ کے بارے میں شیطان کا لوگوں کے کانوں میں خدا کی تخلیق کی باتیں پھونکنے کا ذکر ملتا ہے اور پھر جو اس کی بات مانیں گے سزا پائیں گے- جینٹک انجینیرنگ کی جو بھی ایجاد مخلوق کے لئے فائدہ مند ہے وہ منع نہیں- احمدیوں کو مشورہ یہ ہے کہ خدا کی تخلیق میں نئی تخلیق بنانے کی کوشش نہ کریں ورنہ نقصان ہو گا- تجربات کی بنا پر اعلیٰ اخلاقی معیار رکھنے والے سائنسدانوں نے اعلان کر دیا ہے کہ خدا کی تخلیق کے خلاف تبدیلی حماقت ہے- کلوننگ کے بارے میں پریس نے غلو سے کام لیتے ہوئے غلط اثر ڈالا ہے-

☆ کہا جاتا ہے کہ حال ہی میں پاکستانی قومی اسمبلی میں آٹھویں ترمیم کے بارے میں جو کچھ کہا جا رہا ہے وہ سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے- یہ کہاں تک درست ہو سکتا ہے؟

حضور انور نے فرمایا اس سنہرے میں سیاہی بھی داخل ہے- مولویوں کو سر پر چڑھایا جا رہا ہے- اسلام کبھی اجازت نہیں دیتا کہ کسی کے ادعا کے خلاف اس پر اپنا فیصلہ ٹھونسا جائے- حکومت کو چاہئے کہ اس غلط کانسٹی ٹیوشن کو توڑ پھینکے- دراصل قوم مشرک ہو چکی ہے، مولوی سے ڈرتی ہے- سپین کو ملا نے تباہ کیا اور ہلاکو خان بھی ملا ہی کا چیلا تھا-

☆ کلوننگ کو حضرت مسیحؑ کے بن باپ پیدا ہونے پر بھی چسپاں کیا جا رہا ہے-

حضور نے فرمایا کلوننگ کی شکل بالکل تو چسپاں نہیں ہوتی اور پھر تفصیل سے اس امکان کی وضاحت فرمائی- قرآن کریم نے ایسی عورتوں کے لئے گواہی دی کہ ایک باعصمت کے بچہ پیدا ہو سکتا ہے-

☆ اسلامی کانفرنسیں تو ہوتی رہتی ہیں لیکن پیش رفت کوئی نہیں ہوتی؟

حضور انور نے فرمایا کہ کمائی پھونکنے اور دکھاوے کا کھیل ہے- ذاتی مفادات، اسلامی مفادات سے بالا سمجھے جاتے ہیں- عالم اسلام کی تقویٰ کی روح زخمی ہو چکی ہے- جب معالج ہی بیمار ہو تو علاج کیا کرے گا- خدا کے بھیجے ہوئے معالج مہدی آخر زماں کی مخالفت ہے تو شفا کیسے ہو گی-

☆ اس مجلس میں تربیت اولاد کے اصول، عورت اور مرد کے ورثہ کے حصوں میں فرق کی وجہ اور بعض مواقع پر صدقہ کے طور پر سکوں کو سر پر وار کر پھینکنے کی رسم کے بارے میں بھی سوال کئے گئے-

(ا-م-چ)

بقیہ: اسلام میں سازشوں کا ذمہ دار کون ہے؟

کی یہ باتیں سن کر کسی کو کبھی یہ خیال نہیں آتا کہ اگر یہ الزام جو سراسر جھوٹا الزام ہے، سچا بھی ہو تو کیا اسلام یہی تعلیم دیتا ہے کہ جو تمہیں گالی دے اس کے ماننے والوں سے بھی زندہ رہنے کا حق چھین لو اور ان کے خلاف قتل و غارت کا بازار گرم کر دو-

اگر یہی اسلامی تعلیم ہے تو ان بدگو آریوں اور عیسائی معاندین اسلام کے بارہ میں وہ مولوی کیا فتویٰ دیتے ہیں جنہوں نے ہمارے آقا و مولیٰ، سید ولد آدم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے خلاف ایسی ناپاک زبان استعمال کی ہے اور ایسی فحش گالیاں دی ہیں اور اتنے گندے الزام لگائے ہیں کہ ان کو پڑھ کر غیرت سے انسان کا خون کھولنے لگتا ہے اور اس زندگی سے نفرت ہو جاتی ہے- ایسے لیڈروں کے ہم مذہب اور ہم خیال لوگوں اور ان کے پیشوا یا سچا ماننے والوں کے بارہ میں مولوی لوگ کیا فتویٰ دیتے ہیں- **اگر آج ساری دنیا کے ملاں بھی اکھٹے کر لئے جائیں تو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی خاک پا کے برابر بھی وہ عزت کے لائق نہیں-** پھر یہ کیا بوالعجبی ہے اور گستاخی محمد مصطفیٰ ﷺ ہے کہ اپنے لئے تو یہ دستور بنالیا ہے کہ جس شخص نے ہمیں گالی دی ہے اس کے سب ماننے والوں کا قتل عام کر دو تو سیدھا جنت میں جاؤ گے لیکن وہ قومیں جو آنحضور ﷺ کو نعوذ باللہ جھوٹا اور خدا پر بہتان بنانے والا، مفتری اور دھوکا دینے والا یقین کرتی ہیں اور ان کے مذہبی لیڈر آنحضور ﷺ کے خلاف ایسی گندی زبان استعمال کرتے ہیں کہ شرافت مونہہ چھپاتی پھرتی ہے، ان کے بارہ میں ان مولویوں کی غیرت اور حمیت کو سانپ سونگھ جاتا ہے- ان کے متعلق کیوں آپ کو یہ تعلیم نہیں دیتے کہ ان کے بچہ بچہ کو ہلاک کر دو اور گھروں کو آگیں لگا دو- کیا نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ سے ان ملانوں کی عزت زیادہ ہے اور آنحضور ﷺ کے متعلق گندی گالیاں پڑھ کر ان کی رگ حمیت نہیں پھڑکتی- پس اگر یہ اپنی تعلیم میں سچے ہیں تو پھر احمدیوں کی باری تو بہت بعد میں آئے گی بلکہ نہیں آئے گی کیونکہ وہ تو خاک راہ مصطفیٰ ہیں- پہلے یہودیوں اور عیسائیوں اور آریوں کا قتل عام تو ختم کر لیں- ان سے تو اقتصادی امداد مانگ کر کھاتے اور دوستی کی پینگیں بڑھاتے اور یاریوں کے معاہدے کرتے ہیں- مگر قتل و غارت کے لئے صرف احمدی ہی رہ گئے ہیں جو دل و جان سے محمد مصطفیٰ ﷺ کے قدموں پہ نثار ہیں اور ان راہوں پر نثار ہیں جہاں سے وہ قدم گزرے تھے-

پس ہم چیلنج کرتے ہیں- اگر ان مولویوں میں ادنیٰ بھی سچائی اور غیرت ہے تو ہمارا یہ چیلنج قبول کر کے دکھائیں کہ آنحضور ﷺ کو جھوٹا اور مفتری قرار دینے والے اور نہایت ناپاک گالیاں دینے والے ہندوؤں اور عیسائیوں اور یہودیوں کے خلاف ان کے اپنے اپنے ملکوں میں قتل و غارت کی تعلیم دے کر دکھائیں- ہندوستان کے مولوی ہندوستان کے ہندوؤں اور یہودیوں اور عیسائیوں کے خلاف تلوار لے کر اٹھ کھڑے ہوں اور ہندوستان کے مسلمانوں کو ان کے خلاف بھڑکائیں اور پاکستان کے مولوی پاکستان میں بسنے والے یہودیوں، ہندوؤں اور عیسائیوں کے خلاف تلواریں لے کر اٹھ کھڑے ہوں اور پاکستان کے مسلمانوں کو ان کے خلاف بھڑکائیں اور روس اور امریکہ اور چین اور جاپان اور افریقہ اور یورپ میں بسنے والے مولوی بھی تلواریں لے کر اٹھ کھڑے ہوں اور ان ممالک میں بسنے والے یہودیوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور بت پرستوں کے خلاف وہاں کے مسلمانوں کو بھڑکائیں- جو لوگ سب سچوں سے بڑھ کر سچے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو جھوٹا اور مفتری قرار دیتے اور آپ کی عصمت اور اہل بیت کی عصمت پر ایسے خبیثانہ اور فحش حملے کرتے ہیں کہ ہر عاشق رسول کا دل ان کو پڑھ کر پھٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے-

ہاں ہم چیلنج کرتے ہیں اور پھر چیلنج کرتے ہیں اور پھر چیلنج کرتے ہیں کہ اگر ان کے دل میں آنحضور ﷺ کی سچی محبت اور غیرت کی ادنیٰ سی بھی رمق ہے اور اسلام کی یہی تعلیم سمجھتے ہیں کہ پاک لوگوں کو گالیاں دینے والوں کا قتل عام کرنا اور ان کے گھروں کو آگ لگانا فرض ہے تو آگے بڑھیں اور ایسا کر کے دکھائیں لیکن ہم جانتے ہیں کہ **یہ ہرگز اس چیلنج کو قبول نہیں کر سکتے بلکہ قیامت تک اس چیلنج کو قبول نہیں کر سکتے-**

ہاں اگر ان سے شیعہ سنی فساد کروانے ہوں تو شوق سے حاضر خدمت ہوں گے- دیوبندی، بریلوی فتنے برپا کروانے ہوں تو "سو بسم اللہ" کہہ کر لبیک کہیں گے- احمدیوں کے خلاف بلوے کروانے ہوں تو بڑے جوش و خروش کے ساتھ یہ خون ناحق کی طرف آپ کو بلائیں گے **گویا ان کے نزدیک محمد رسول اللہ ﷺ اور اسلام کی اصل دشمن تو خود امت محمدیہ ہی ہے لہٰذا مسلمان کہلانے والے مسلمان کہلانے والوں کا گلا کاٹیں گے تو خدا تعالیٰ راضی ہوگا- ہاں دشمنان اسلام اور معاندینِ محمد رسول اللہ ﷺ کو کچھ نہیں کہنا- مبادا خدا تعالیٰ ناراض ہو جائے-**

یہ ہے ان لوگوں کا اسلام!!! افسوس کہ فتنہ و فساد پھیلانے کے لئے ملاں کی دوڑ مسجد تک ہی ہے- ہر دوسرے فرقہ کی مسجد ان کو مسجد ضرار نظر آتی ہے- ہر دوسرا فرقہ ان کو اسلام کا سب سے بڑا دشمن دکھائی دیتا ہے- احمدیت تو سو سالہ مسئلہ ہے پھر یہ ملاں سینکڑوں سال سے آخر کیوں امت کے ایک حصہ کو دوسرے سے لڑاتے چلے آرہے ہیں- اگر تاریخ اسلام سے تم ناواقف ہو تو گرد و پیش میں گزرنے والے اس دور کے واقعات پر ہی کیوں نظر نہیں ڈالتے-

اے سادہ لوح مسلمانو! تم کیوں نہیں دیکھتے اور کیوں نہیں سمجھتے کہ آج عالم اسلام میں جو ہر طرف فتنہ و فساد ہے، یہ ملائیت ہی کا فیض ہے- یہ ایک دوسرے کے خلاف نفرت انگیزی ہی کی تعلیم ہے جس نے ہر طرف مسلمان کو مسلمان سے برسرِ پیکار کر رکھا ہے- نہ دھریہ پر ملاں کو غصہ آتا ہے نہ مشرک پر، نہ یہودی پر نہ عیسائی پر- نہ روس سے انہیں خطرہ ہے نہ امریکہ سے نہ چین سے نہ جاپان سے- اگر غصہ آتا ہے تو مسلمان کہلانے والوں پر اور دن رات محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیجنے والوں پر- اگر خطرہ ہے تو مسلمان کہلانے والوں سے اور دن رات محمد رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے والوں سے-

افسوس کہ علامہ اقبال نے کتنی غلط بات کہی جب خدا تعالیٰ کے متعلق یہ کہا کہ

رحمتیں ہیں تیری اغیار کے کاشانوں پر
برق گرتی ہے تو بے چارے مسلمانوں پر
(بانگ درا)

ہاں سچ کہتے اور بہت سچ کہتے اگر ملاں کے متعلق وہ یہ کہتے کہ

رحمتیں ہیں تیری اغیار کے کاشانوں پر
برق گرتی ہے تو بے چارے مسلمانوں پر

فاعتبروا یا اولي الالباب! پس نصیحت پکڑو اے عقل والو! ورنہ یاد رکھو کہ ملائیت نے جس طرح پہلے عظیم اسلامی سلطنتوں کے پرخچے اڑا دیئے تھے، تم سے بھی یہی سلوک کرے گی-

دیکھو ملاں پر یہ مصرعہ کتنا صادق آتا ہے کہ
"ہوئے تم دوست جس کے، دشمن اس کا آسماں کیوں ہو"

ذیل میں جماعت احمدیہ پر بہتانات کے جوابات پر مشتمل چند **کتب و رسائل کی فہرست** پیش کی جارہی ہے:

۱- حکومت پاکستان کی طرف سے شائع کردہ وائٹ پیپر کے جواب پر مشتمل خطبات جمعہ (یکم فروری ۱۹۸۵ء تا ۱۷ مئی ۱۹۸۵ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-

☆ پاکستان میں احمدیت کے خلاف کذب و افترا کی نہایت دلآزار مہم اور اس کا پس منظر-

☆ تاریخی واقعات کے آئینہ میں خود کاشتہ پودا کی حقیقت-

☆ ہندوستان میں انگریزوں کے مفادات اور ان کے اصل محافظ-

☆ اسلام کا نظریہ جہاد اور جماعت احمدیہ-

☆ مسلمانان ہندوستان کا قومی تحفظ اور جماعت احمدیہ کا فیصلہ کن کردار-

☆ مسلمانان ہند کے مفادات کا تحفظ اور جماعت احمدیہ کی عظیم الشان قربانیاں-

☆ کشمیر اور فلسطین کی تحریک آزادی اور جماعت احمدیہ کی عظیم الشان خدمات-

☆ مسلمانان فلسطین کا المیہ اور جماعت احمدیہ کی خدمات جلیلہ-

☆ علماء ھم، امت مسلمہ کے لئے لمحہ فکریہ-

☆ حضرت بانی جماعت احمدیہ پر چند اعتراضات کے مدلل اور مسکت جوابات-

☆ حضرت مسیح موعود مہدی آخرالزماں کے دعاوی اور بزرگانِ سلف صالحین کی قولی شہادتیں-

☆ عرفانِ ختم نبوت-

☆ پرحکمت تاویلات پر ظاہر پرستوں کا مضحکہ خیز ردعمل اور حضرت مسیح موعودؑ کا پرشوکت کلام مسلمان مشاہیر کی نظر میں-

☆ انتہائی ظالمانہ تکفیر و تکذیب کے مقابلہ میں حضرت بانی جماعت احمدیہ کا صبر و تحمل، ہمت و حوصلہ اور ابلاغ حق کا عظیم الشان مظاہرہ-

☆ اسلام کی عالمگیر روحانی ترقی کے عظیم الشان منصوبہ کو سازش کا نام دینا اسلام دشمنی کے مترادف ہے-

☆ مسلمانوں کے باہمی اختلافات، مضحکہ خیز تصورات اور بگڑے ہوئے عقائد کی اصلاح کے لئے حکم و عدل حضرت مسیح موعودؑ کی عظیم الشان خدمات-

☆ حق و باطل میں تمیز کے مسئلہ پر عددی اکثریت کا غیر شرعی فیصلہ اور احمدیت کی عظیم الشان فتح-

۲- مولوی مودودی صاحب کے رسالہ "ختم نبوت" پر علمی تبصرہ-

۳- آیت خاتم النبیین اور جماعت احمدیہ کا مسلک-

۴- اک حرف ناصحانہ-

۵- وصال ابن مریم-

۶- دنیائے مذاہب کے سنسنی خیز انکشافات-

۷- راہ ھدیٰ-

۸- فیصلہ قرآن و سنت کا چلے گا-

۹- کیا احمدی سچے مسلمان نہیں؟

۱۰- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کے الزام کا جواب-

۱۱- ولکن شبہ لھم-

۱۲- رسالہ الہامی گرگٹ کے بازاری تمسخر کا جواب-

۱۳- کتاب محفوظ-

۱۴- گستاخ اکھیں-

۱۵- محضر نامہ-

۱۶- فتح مباہلہ یا ذلتوں کی مار-

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے- حضور نے مختلف مثالوں سے اس مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے خطبہ کے آغاز میں تلاوت فرمودہ آیات کے معانی پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اگر سچی توبہ ہو تو پھر روزمرہ کی چھوٹی چھوٹی لغزشوں سے خدا تعالیٰ عفو کا سلوک فرماتا ہے اور وہ مٹ جایا کرتی ہیں- یہاں توبہ کے بعد عفو کا مضمون ہے- جو تائب نہیں ہے اس سے عفو کا سلوک اسے اور زیادہ بدتمیز اور بد خلق بنا دیتا ہے- جب خدا کسی کی توبہ قبول کرلے تو اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ اس کی وہ کمزوریاں جو گناہ نہیں ہیں لیکن بالآخر عدم توجہ کی وجہ سے گناہ بن جایا کرتی ہیں خدا تعالیٰ کے عفو کے نتیجہ میں ایسی کمزوریاں رفتہ رفتہ کمزور ہو کر مٹ جایا کرتی ہیں- اس کے بعد پھر وہ لوگ جو خدا کا سچا بندہ بنتے ہوئے توبہ کریں اور خدا ان کی توبہ قبول کرلے اور توبہ کے بعد اس کی کمزوریوں کے دور ہونے کے نشان لوگ ان میں پہچانیں، ایسے لوگوں کی پھر دعائیں قبول ہونے لگتی ہیں- سچوں کا نشان ایک تو مستجاب الدعوات ہونے کے طور پر ظاہر ہوتا ہے دوسرے ان کا اپنا چہرہ، اپنا قول سچا دکھائی دینے لگتا ہے-

حضور نے فرمایا کہ گناہ کے خطرے سے جو تریاق پیدا ہوتا ہے وہ توجہ الی اللہ ہے، وہ استغفار ہے اور اس کو آگے بڑھانے کے نتیجے میں وہ لوگ پیدا ہوتے ہیں جو عبادالرحمان ہیں، جو اولیاء اللہ ہیں، جنہیں کوئی خوف اور حزن نہیں ہوتا-

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 1NG
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:
TEL: 0141-777 8568
FAX: 0141-776 7130

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

(از قلم: مکرم ملک سیف الرحمان صاحب مرحوم)

امام احمد ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام محمد تھا اور دادا کا حنبل۔ آپ اپنے دادا کی نسبت سے ابن حنبل کہلائے۔ امام محمد بن حسن الشیبانی کی طرح آپ کا تعلق بھی قبیلہ شیبان سے تھا۔ دادا سرخس کے والی تھے لیکن والد فوج میں ایک معمولی عہدہ پر کام کرتے تھے تاہم وہ بڑے سخی اور مہمان نواز تھے۔ خراسان کی طرف آنے والے عرب وفود کی خوب خاطر تواضع کرتے۔ وہ خراسان سے جب بغداد آئے تو ان کی مالی حالت اچھی نہ رہی اور وہ امام احمد کی ولادت کے کچھ عرصہ بعد فوت ہو گئے اور احمد کو ان کے چچا نے پالا۔ احمد جب کچھ بڑے ہوئے تو قرآن کریم حفظ کیا۔ اس کے بعد عربی زبان سیکھنی شروع کی۔ پھر حدیث اور صحابہ و تابعین کے آثار سے واقفیت بہم پہنچائی۔ شروع سے ہی بڑے ذہین، پروقار سنجیدہ طبع اور عبادت سے شغف رکھنے والے نوجوان تھے۔ حدیث رسولؐ اور آثار صحابہؓ آپ کا پسندیدہ موضوع تھا اور اس میں آپ نے مہارت حاصل کی۔ ابتداءً امام ابو یوسفؒ سے پڑھا۔ اس کے بعد ۱۸۶ھ میں جبکہ آپ کی عمر ۲۲ سال کے قریب تھی آپ نے بصرہ، کوفہ اور حجاز کے مختلف شہروں میں جاکر مشہور زمانہ محدثین سے حدیث پڑھی۔ انہی سفروں کے دوران آپ مکہ میں امام شافعیؒ سے بھی ملے اور ان سے بڑے متاثر ہوئے۔ پھر جب وہ بغداد آئے تو ان کی شاگردی اختیار کی۔ مکہ میں سفیان بن عینیہ سے بھی حدیث پڑھی۔ یمن جاکر وہاں کے مشہور محدث عبدالرزاق بن الہمام سے ان کی مرویات کا علم حاصل کیا اور سند لی۔ عبدالرزاق صنعاء میں رہتے تھے۔

امام احمد بن حنبل سیر الحج تھے۔ بعض حج بغداد سے مکہ تک پیدل چل کر ادا کئے اور علم بھی حاصل کیا۔ طالب علمی کے ان سفروں میں بڑی بڑی مشکلات بھی پیش آئیں۔ مالی تنگی بھی دیکھی، لیکن علم کی دولت کے مقابلہ میں ان ساری مشکلات کو ہیچ جانا۔ بعض اوقات مزدوری کر کے گزارا کرتے رہے۔ ایک دفعہ جبکہ آپ یمن میں مقیم تھے اور مالی حالات اچھے نہ تھے آپ کے استاد محدث عبدالرزاق نے آپ کی مدد کرنا چاہی، لیکن آپ کسی قسم کی امداد لینے کے لئے تیار نہ ہوئے۔ آپ ٹوپیاں بُن کر بیچتے اور اس آمدن سے گزارا چلاتے۔ ایک دفعہ آپ کے کپڑے چوری ہو گئے۔ کئی روز تک باہر نہ جاسکے، آپ کے ایک طالب علم دوست کو پتہ چلا تو کچھ رقم دینی چاہی، لیکن آپ نے قبول نہ کی، اس نے اصرار کیا کہ کب تک اس طرح گھر دبکے بیٹھے رہیں گے، ادھار لے لیں اور جب آپ کے پاس رقم آجائے تو واپس کر دیں لیکن آپ پھر بھی راضی نہ ہوئے۔ آخر یہ شرط رکھی کہ میں ان کے نوٹس صاف کر کے لکھ دیتا ہوں اس کا معاوضہ آپ دے دیں، غرض اس رقم سے کپڑے بنوائے اور گھر سے باہر آنے جانے لگے۔

آپ بڑے قوی الحافظہ تھے، ہزاروں حدیثیں یاد تھیں۔ اس کے باوجود جو حدیث سنتے لکھ لیتے اور پھر ان لکھے ہوئے نوٹس کو دیکھ کر حدیث روایت کرتے حالانکہ حدیث آپ کو یاد ہوتی، یہ احتیاط صرف اس وجہ سے کرتے کہ حدیث رسولؐ میں کوئی غلطی نہ رہ جائے۔

آپ نے فقہاء عصر سے فقہ بھی پڑھی۔ صحابہ اور تابعین کے فتاویٰ کا بھی مطالعہ کیا، لیکن زیادہ رجحان حدیث و آثار کی طرف تھا، اسی کے سیکھنے اور سکھانے میں اپنی زندگی وقف کئے رکھی۔

امام احمد فارسی زبان بھی جانتے تھے۔ آپ کا خاندان فارس میں رہا تھا اس وجہ سے گھر میں فارسی بولی اور سمجھی جاتی تھی۔

امام احمدؒ اور درس و تدریس

چالیس سال کی عمر ہوئی تو اپنا حلقہ درس قائم کیا۔ یہ ۲۰۴ھ کے بعد کا واقعہ ہے جبکہ آپ کے استاد حضرت امام شافعیؒ کا انتقال ہو چکا تھا۔ آپ کے قائم کردہ مدرسۂ حدیث کو بہت شہرت ملی کیونکہ حدیث کی تدریس کے ساتھ ساتھ آپ تقویٰ، پرہیزگاری اور اعمال صالحہ کے لحاظ سے بھی بڑی امتیازی شان رکھتے تھے۔ طلبہ حدیث کی بہت بڑی تعداد آپ کے مدرسہ سے متعلق تھی۔ سینکڑوں قلم دوات لئے ہر وقت لکھنے کے لئے تیار رہتے تھے۔

آپ کا گزارا مختصر سی آمدن پر تھا جو مکانوں کے کرایہ سے ہوتی تھی۔ بعض نے اس کی مقدار سترہ درہم ماہوار لکھی ہے۔ جیسا کہ سابقہ سطور میں گزر چکا ہے کہ آپ مزدوری بھی کر لیتے تھے یہاں تک کہ کھیتوں میں کٹائی کے بعد گری پڑی بالیں بھی چن لاتے تھے لیکن خلفاء اور امراء کے کسی قسم کے نذرانے قبول کرنے کے لئے کبھی تیار نہ ہوئے۔

امام احمد احادیث کے علاوہ فقہی آراء اور فتاویٰ لکھنے کے روادار نہ تھے اور کسی کو اس کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کے سامنے ذکر ہوا کہ عبداللہ بن المبارک تو حنفی فقہ کے مسائل لکھ لیا کرتے تھے یہ سن کر آپ نے فرمایا ابن المبارك لم ينزل من السماء یعنی ابن مبارک آسمان سے نہیں اترے۔ وہی کچھ لکھنا چاہئے جو آسمان سے نازل ہوا ہے۔ تاہم امام احمد کی اس سختی کے باوجود آپ کے شاگردوں نے آپ کی فقہی آراء کو مدون کیا جو کئی جلدوں پر مشتمل ہیں۔

امام احمد کا ابتلاء اور آپؒ کی استقامت

یہ دور مذہبی کلامی اور فلسفیانہ مباحث و مناظرات کا دور تھا۔ معتزلہ جو علم کلام کے بانی تھے غالب آ رہے تھے، ان کی وجہ سے مختلف قسم کے مسائل مثلاً انسان مجبور ہے یا مختار۔ اللہ تعالیٰ کی صفات عینِ ذات ہیں یا غیر ذات۔ کلام اللہ تعالیٰ کی صفت ہے یا نہیں۔ قرآن کریم قدیم ہے یا مخلوق...... زیر بحث رہتے تھے اور مناظرات کا ایک شور مچا ہوا تھا۔ خود مامون الرشید اس قسم کے مباحث سے دلچسپی رکھتا تھا اور معتزلہ اسے اکساتے تھے کہ اس قسم کے عقاید کی ترویج میں سختی سے کام لیا جائے۔ اس وجہ سے سلف پرست علماء کو سخت ابتلاء کا سامنا تھا۔

امام احمد بھی اسی سلسلہ میں زیر عتاب آئے۔ آپ کا مؤقف یہ تھا کہ اس قسم کے عقایدی مباحث نہ صحابہؓ نے اٹھائے اور نہ ان کے شاگردوں نے جو امت میں تابعین کے نام سے شہرت رکھتے ہیں۔ ان کی پیروی میں ہمیں بھی ان میں نہیں الجھنا چاہئے۔ جو کچھ وہ مانتے تھے اسی پر اکتفا کرنی چاہئے اور اگر اصرار ہی ہے تو پھر کلام اللہ قدیم کہنے میں نجات ہے اسے مخلوق قرار دینا بدعت ہے، لیکن آخر عمر میں مامون الرشید کا یہ اصرار بڑھ گیا کہ لوگوں سے زبردستی منوایا جائے کہ قرآن کریم جو کلام اللہ ہے مخلوق ہے۔ اس دارو گیر میں امام احمد اور محمد بن نوح کو گرفتار کیا گیا۔ ان کو مامون الرشید کے سامنے پیش کرنے کے لئے الرقہ یا طرسوس لے جایا جا رہا تھا کہ مامون کی وفات ہو گئی، لیکن مرنے سے پہلے وہ اپنے جانشین المعتصم کو وصیت کر گیا کہ زبردستی کی اس پالیسی کو جاری رکھا جائے۔ محمد بن نوح تو راستہ میں ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ امام احمد بن حنبل کو پابجولاں واپس بغداد لایا گیا۔ کچھ دن قید خانے میں رکھنے کے بعد ان کو نئے خلیفہ ابو اسحاق المعتصم کے سامنے پیش کیا گیا۔ معتصم نے ہر طرح کوشش کی اور سمجھایا کہ امام احمد اس کی بات مان لیں لیکن آپ نے اپنے مؤقف پر اصرار کیا۔ اس پر المعتصم کو غصہ آگیا اور اس نے حکم دیا کہ آپ کو کوڑے لگائے جائیں۔ کوڑوں کی تکلیف کی وجہ سے آپ کئی بار بیہوش ہو جاتے تھے لیکن استقامت میں ذرہ بھی فرق نہیں آنے دیا۔ اس طرح آپ نے ۲۸ ماہ کے قریب قید و بند اور کوڑوں کی سختیاں جھیلیں۔ آخر تنگ آکر حکومت نے آپ کو رہا کر دیا۔ ان سختیوں کی وجہ سے امام احمد بہت کمزور ہو گئے تھے، ایک عرصہ تک چلنا پھرنا بھی مشکل رہا۔ جب آپ تندرست ہوئے تو پھر سے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ ابتلاء کے زمانہ میں صبر و استقامت دکھانے کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں آپ کی قدر و منزلت بہت بڑھ گئی اور ہر طرف سے عقیدت کے پھول برسنے لگے تھے۔

المعتصم کی وفات کے بعد الواثق جانشین ہوا۔ شروع شروع میں اس نے بھی یہ سختی جاری رکھی۔ امام احمد کے بارہ میں اس نے حکم دیا کہ وہ نہ کوئی فتویٰ دے سکتے ہیں اور نہ پڑھا سکتے ہیں، کوئی ان کے پاس جا بھی نہیں سکتا، وہ اس شہر میں بھی نہیں رہ سکتے۔ اس وجہ سے آپ نے کچھ عرصہ چھپ کر وقت گزارا۔ آخری عمر میں واثق سختی کی اس پالیسی سے تنگ آگیا تھا۔ بلکہ قرآن مخلوق ہونے کا نظریہ مذاق بن گیا تھا۔ ایک دفعہ ایک مسخرہ واثق کے دربار میں آیا اور کہا میں امیر المؤمنین کی خدمت میں تعزیت کرنے کے لئے آیا ہوں کیونکہ جو مخلوق ہے اس نے ایک نہ ایک دن فوت بھی ہونا ہے، قرآن کریم فوت ہو گیا تو لوگ تراویح کی نماز کیسے پڑھیں گے؟ واثق چیخ اٹھا اور کہا کمبخت قرآن بھی فوت ہو سکتا ہے؟

ایک دفعہ ایک عالم کو گرفتار کر کے واثق کے سامنے لایا گیا۔ وہاں معتزلہ کا سردار احمد بن ابی داؤد بھی بیٹھا تھا۔ اس عالم نے ابن ابی داؤد سے پوچھا کہ خلق قرآن کا مسئلہ آنحضرت ﷺ اور آپ کے خلفاء جانتے تھے یا نہیں۔ اگر وہ جانتے تھے اور اس کے باوجود خاموش رہے تو ہمیں بھی خاموش رہنا چاہئے۔ اور اگر نعوذ باللہ یہ لوگ جاہل تھے اور اس مسئلہ کے بارہ میں کچھ نہیں جانتے تھے تو پھر اے کمینے (یا لکع) تم کہاں سے عالم آگئے ہو۔ واثق یہ بات سن کر اچھل پڑا وہ بار بار اس جملہ کو دہراتا اور ابن ابی داؤد کو ملامت کرتا۔ واثق نے اس گرفتار بلا عالم کو رہا کر دیا اور اسے شاباش دی۔

غرض امام احمد اور دوسرے علماء کی استقامت اور ان کے صبر نے مسئلہ خلق قرآن کی شورش کو اپنی موت آپ مار دیا اور قریباً چودہ سال کی ہنگامہ آرائی کے بعد حالات پرسکون ہو گئے۔ خلق قرآن کا مسئلہ دراصل ایک لفظی نزاع تھا جس نے تعصب اور ضد کا رنگ اختیار کر لیا تھا لیکن ایک مدت کی سر پھٹول کے بعد اس کا مآل صرف یہ نکلا کہ علم الٰہی کے لحاظ سے قرآن کریم کے معانی قدیم ہیں لیکن اس کے الفاظ جن سے مراد آواز اور حروف ہیں حادث ہیں کیونکہ یہ الفاظ آنحضرت ﷺ نے جبریلؑ سے سنے اور آپؐ کے صحابہؓ نے اور اس کے بعد ساری امت نے سنے اور ان کی تلاوت کی۔

الواثق کے بعد المتوکل خلیفہ مقرر ہوا تو اس نے سختی کی پالیسی بالکل ترک کر دی۔ معتزلہ کو دربار سے نکال دیا اور فقہاء اور محدثین کی رضاجوئی کا خواہشمند ہوا اور اس طرح ملک کا امن و امان بحال ہو گیا۔

امام احمد حدیث اور فقہ کے ماہر تھے۔ صبر و استقامت کا پہاڑ، بلند ہمت، کریم السجیہ طلق الوجہ شدید الحیا، بڑے متقی عابد اور زاہد تھے۔ آپ کا درس لائق شاگردوں کے دل موہ لیا کرتا تھا۔ جب آپ ۲۴۱ھ میں ۷۸ سال کی عمر میں فوت ہوئے تو سارا بغداد ماتم کدہ بن گیا۔ لاکھوں آدمی آپ کے جنازہ میں شریک ہوئے اور لوگوں نے محسوس کیا کہ آج ان کا ایک بہت بڑا امام ان سے رخصت ہو گیا ہے۔

امام احمد کی فقہی آراء

عقاید اور سیاست کے بارہ میں آپ کا نظریہ سلف صالحین کے آراء کے تابع تھا۔ آپ کا کہنا تھا کہ عقاید میں سیدھا مسلک یہی ہے کہ قرآنی تصریحات کی پابندی کی جائے۔ احادیث سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے اسی پر اکتفا کی جائے۔ سیاسی لحاظ سے حکام وقت کی اطاعت واجب ہے۔ ان کے خلاف تلوار اٹھانا منع ہے کیونکہ تلوار نظم و نسق، امن و امان کو تباہ کر دیتی ہے۔ البتہ حسب موقع و محل امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، وعظ و تلقین اور کلمۃ الحق کہنے میں کوئی کمی نہیں آنے دینا چاہئے۔ یہ ہر حال میں واجب ہے۔

امام احمد امام الحدیث اور فقیہ السنۃ تھے تاہم بعض علماء نے ان کے فقیہہ ہونے سے انکار کیا ہے۔ امام جریر طبری نے اختلاف الفقہاء کے موضوع پر کتاب لکھی جس میں امام احمد کا ذکر نہ کیا تو لوگوں نے اعتراض کیا۔ آپ نے کہا امام احمد محدث تھے فقیہہ نہ تھے اسی لئے ان کا ذکر فقہاء کے ضمن میں نہیں کیا گیا، اس پر لوگ مشتعل ہو گئے۔ ابن جریر کے مکان پر پتھراؤ کیا۔ بڑی مشکل سے جان بچی۔ اس سب کچھ کے باوجود امام احمد کی فقہی آراء اور آپ کے فتاویٰ کا ایک بڑا مجموعہ حنبلیوں کے ہاں مقبول ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ اس کی صحت سے انکار کیا جائے۔ البتہ یہ درست ہے کہ آپ کی فقہ پر حدیث و آثار کا رنگ غالب تھا۔

مسند امام احمدؒ

حدیث میں آپ کا کارنامہ 'المسند' کی شکل میں موجود اور مشہور ہے۔ اس کتاب میں تیس اور چالیس ہزار کے درمیان احادیث اور آثار صحابہ ہیں۔ آپ کی یہ کتاب بعد میں آنے والے محدثین کے لئے بطور بنیاد کے سمجھی گئی۔ امام بخاریؒ، امام مسلمؒ اور دوسرے بزرگ محدثین نے اپنے اپنے مجموعے مرتب کرتے وقت اس کتاب کو بھی سامنے رکھا اور صحیح احادیث کے انتخاب میں اس سے قابل قدر مدد لی۔

مسند میں مضامین کی بجائے راویوں کی ترتیب سے احادیث جمع کی گئی ہیں۔ مثلاً پہلے حضرت ابو بکرؓ سے مروی احادیث اس کے بعد حضرت عمرؓ کی مرویات اور اس

کے بعد حضرت عثمانؓ کی علیٰ ھذٰ القیاس ترتیب وار تمام صحابہؓ کی مرویات درج کتاب ہیں۔

مضامین کے لحاظ سے ترتیب کی بعد میں کئی کوششیں ہوئیں لیکن ابھی تک مکمل شکل میں یہ مقصد زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوسکا۔

اس میں شک نہیں کہ مسند میں مروی بعض احادیث ضعیف ہیں لیکن علماء نے تصریح کی ہے کہ مسند میں کوئی موضوع روایت نہیں ہے۔ امام احمد کا مسلک یہ تھا کہ قرآن وسنت کے بعد احادیث آحاد مأخذ شریعت ہیں خواہ وہ صحیح ہوں یا ضعیف، متصل ہوں یا مرسل۔ اقوالِ صحابہ کو بھی آپ حجت مانتے تھے، تابعین کی آراء کا بھی لحاظ رکھتے تھے۔ اس کے بعد بامر مجبوری شاذ طور پر قیاس، مصالح مرسلہ اور استصواب وغیرہ سے بھی کام لیتے تھے۔ صحابہ کے اجماع کے علاوہ وہ کسی اور اجماع کی شرعی حیثیت کے قائل نہ تھے کیونکہ ان کی رائے میں اجماع کا دعویٰ درست نہیں کیونکہ بہت ممکن ہے کہ کوئی مخالف ہو جس کا ہمیں علم نہ ہوسکا ہو۔

حنبلیوں کے نزدیک نص کی عدم موجودگی کی صورت میں قیاس سے کام لینا ضروری ہے لیکن ان کے ہاں حنفیوں اور شافعیوں کے مقابلہ میں قیاس کا مفہوم زیادہ وسیع ہے۔ اس میں استحسان مصالحہ مرسلہ ذرائع اور استصحاب سبھی وجوہِ استنباط شامل ہیں۔ مثلاً حنفیوں کے نزدیک بیع سلم کا جواز غیر قیاسی ہے کیونکہ یہ نص " لا تبع ما ليس عندك" کے خلاف ہے اور بیع معدوم کے حکم میں ہے لیکن حنبلیوں کے نزدیک اس بیع کا جواز قیاسی ہے کیونکہ پبلک مصلحت اور ضرورت اور عرف کی بنا پر اس کی اجازت دی گئی ہے۔

مصالح امت کی بنا پر ہی امام احمد اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ شرپسند اور فسادی عناصر کو شہر بدر کیا جاسکتا ہے۔ ضرورت مندوں کو لوگوں کے گھروں میں زبردستی ٹھہرایا جاسکتا ہے جبکہ کوئی اور صورت ممکن نہ ہو۔ یہی حکم اس صورت میں ہے جبکہ کسی ضروری پیشہ کا آدمی نہ مل رہا ہو تو کسی کو یہ پیشہ سیکھنے پر مجبور کیا جاسکتا ہے۔ سوذرائع سے کام لینے سے بھی حنبلی کسی سے پیچھے نہیں وہ ان تمام ذرائع کے ممنوع ہونے کے قائل ہیں جو مفضی الی الفساد ہوسکتے ہیں۔ متعدی بیماری کے مریضوں کو پبلک مقامات میں جانے سے روکا جاسکتا ہے۔ فساد کے دنوں میں پبلک کے پاس اسلحہ فروخت کرنے کو منع کیا جاسکتا ہے۔ تلقی رکبان بھی اسی اصول کی بنا پر منع ہے اس سلسلہ میں نیت اور نتیجہ دونوں اپنی اپنی جگہ کام کرتے ہیں۔ ایک شخص کسی دوسرے کو قتل کرنے کی نیت سے بندوق چلاتا ہے لیکن گولی اس شخص کو لگنے کی بجائے سانپ کو جا لگتی ہے اور وہ مر جاتا ہے تو نتیجہ اگرچہ خیر ہے لیکن نیت بد ہے اس لئے بندوق چلانے والا اللہ تعالیٰ کے ہاں گنہگار ہوگا اور دنیا میں بھی مناسب گرفت ہوسکتی ہے۔

ایک شخص کسی دوسرے کو مکان میں بند کر دیتا ہے، وہاں وہ بھوکا پیاسا مر جاتا ہے تو امام احمد کے نزدیک بندش کے مرتکب کو دیت ادا کرنی ہوگی۔ رقص وسرود کے لئے کسی کو مکان کرایہ پر دینا بھی اسی اصول کے تحت ممنوع ہے۔

حنبلیوں نے استصحاب کے اصول سے بھی بہت کام لیا ہے۔ اسی اصول کے تحت ان کا مسلک یہ ہے کہ شک یقین کو زائل نہیں کرسکتا۔ اصلاً پانی طاہر ہے جب تک نجاست کے پڑنے کا یقین نہ ہو پانی پاک سمجھا جائے گا اور شبہ کا امکان قابل رد ہوگا۔

امام احمدؒ کے مسلک کا فروغ

امام احمد کے مسلک کو ان کی کتابوں کے علاوہ ان کے لائق شاگردوں نے مقبول بنایا۔ امام صاحب کے لڑکے علامہ عبداللہ نے ان کی مشہور زمانہ کتاب 'المسند' کو متعارف کرایا۔ اسی طرح ان کے لائق شاگرد ابوبکر الاثرم۔ عبدالملک المیمونی۔ ابوبکر الروزی۔ ابراہیم بن اسحاق الحربی اور ابوبکر الخلال اور دوسرے قابل شاگردوں نے ان کے مذہب کی اشاعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کئے رکھا۔

امام ابن تیمیہ اور امام ابن القیم جیسے فضلائے زمانہ اسی مسلک سے وابستہ تھے۔

حنبلی ہر زمانہ میں اجتہاد کو ضروری سمجھتے ہیں اور اس کے دروازہ کو کھلا مانتے ہیں اس وجہ سے فکر کی وسعت تو میسر آئی لیکن اختلافات کا انبار لگ گیا۔ ہر نئے مجتہد نے کسی نہ کسی مسئلہ میں اپنا الگ مسلک اختیار کیا اس پر بند لگانے کی کوئی صورت سامنے نہ آسکی۔

حنبلی مسلک کے علماء علمی میدان میں بڑے سربرآوردہ تھے۔ اس کے باوجود حنبلی مسلک کو مقبول عام نہ بناسکے۔ اس کی کئی وجوہات تھیں مثلاً دوسرے فقہی مسالک کو استحکام کے لحاظ سے سبقت حاصل تھی۔ حنبلی مسلک قرونِ ماضیہ میں کہیں بھی حکومت کا مذہب نہ بن سکا۔ اب سعودیہ میں یہ سرکاری مذہب ہے۔

حنبلیوں میں بوجوہ تشدد تعصب اور تقشف کے عنصر کو غلبہ حاصل رہا۔ حنبلی مسلک کے پیرو عوام پر بیحد سختی کرتے تھے، فساد سے گریز نہ کرتے تھے۔ تاتاری حملہ سے کچھ عرصہ پہلے تو حنبلیوں کے شور وشر نے بغداد اور ملحقہ علاقوں میں بغاوت کی صورت اختیار کرلی تھی۔ اس وجہ سے عوام اس مسلک سے بالعموم متنفر رہے۔

واہ رے جوش جہالت......!

(محمد طاہر ندیم)

قرآن کریم دقیق در دقیق علوم و معارف کے خزائن پر مشتمل ایک ابدی آسمانی صحیفہ ہے۔ یہ وہ جواہرات سے معمور سمندر ہے جس میں سے ہر کوئی اپنی قدرت و استطاعت اور روحانی بصیرت کے مطابق علم کے سچے موتی نکال سکتا ہے۔ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان معارف وقیقہ پر اطلاع دی اور آپ کی وفات کے بعد روحانی عطاؤں کا یہ سلسلہ آپکے خلفاء کے ذریعہ پھیلا دیا جسکا نظارہ ہم ہر روز اور رمضان المبارک میں خصوصیت سے دیکھتے چلے آرہے ہیں

ایک طرف احمدی مسلمان اس روحانی ماحول میں علوم قرآنیہ اور معارف الٰہیہ سے اپنے قلب و روح کو منور کر رہے ہیں تو دوسری طرف یہ نظارہ بھی دیکھنے کو مل رہا ہے کہ " علماء هم" اپنی خواہشات اور مصلح کے مطابق قرآنی مفاہیم کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے کی بنا پر بزبان حال یہ اقرار کر رہے ہیں کہ دراصل لم یبق من القرآن الا رسمه۔

سعودی عرب جو کہ اسلام کا حصن حصین سمجھا جاتا ہے۔ یہ وہ معزز خطہ ارض ہے جسکے ذروں نے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و سلم کے قدم چومے۔ یہی وہ سرزمین ہے جہاں خدا کا گھر یعنی کعبہ شریف ہے۔ آپ میری بات سے اتفاق فرمائیں گے کہ اس سرزمین سے جتنی محبت کی جائے کم ہے۔ لیکن افسوس کہ وہ سرزمین جہاں سے جہالت کی تاریکیوں کو چاک کرنے کے لئے علم و معرفت کا سورج طلوع ہوا تھا۔ آج اس ملک کے مفتی نہایت غیر معقول باتیں کر رہے ہیں۔ مزید افسوس کی بات یہ ہے کہ وہ اپنی ان باتوں کی تائید قرآن مجید سے حاصل کرنے پر مصر ہیں۔ چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

مفتی سعودیہ شیخ عبدالعزیز بن باز صاحب اپنی کتاب "الادلة النقلية الحسية على جريان الشمس و سكون الارض و امكان الصعود الى الكواكب" میں یہ فتویٰ جاری فرماتے ہیں کہ جو کوئی یہ کہتا ہے کہ زمین گھوم رہی ہے وہ خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا ہے۔ ایسا شخص کافر اور ضال و مضل ہے اور اگر وہ توبہ نہ کرے تو مرتد اور کافر ہونے کے سبب سے واجب القتل ہے۔

پھر فرماتے ہیں کہ زمین ایک جگہ پر ساکن ہے اور ہرگز متحرک نہیں ہے۔ اگر زمین محو گردش ہوتی تو مختلف ممالک اور پہاڑوں اور درختوں اور دریاؤں و سمندروں کا وجود قائم نہ رہتا بلکہ کبھی لوگ مغرب کے ممالک کو مشرق میں دیکھتے اور کبھی مشرقی علاقے مغرب میں دکھائی دیتے۔ یہی نہیں بلکہ قبلہ بھی اپنی سمتیں بدلتا رہتا۔ اپنے دعوے کی تائید میں مفتی صاحب یہ آیت پیش کرتے ہیں۔ "والقیٰ فی الارض رواسیَ ان تمید بکم" (لقمٰن:۱۱) اور اس نے زمین میں پہاڑ اس ڈر سے ڈال چھوڑے ہیں کہ وہ تمہارے سمیت شدید زلزلہ میں مبتلا نہ ہوجائے۔

مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ اس آیت سے واضح مفہوم یہ نکلتا ہے کہ پہاڑوں کے زمین میں گاڑنے کی وجہ سے زمین حرکت سے توقف اختیار کر گئی ہے۔ لہذا اسکے گردش میں ہونے کا خیال قرآنی نصوص کے خلاف ہے۔

سورۃ نمل کی آیت نمبر ۸۹ سے بیشتر علماء نے زمین کے گردش میں ہونے کا استدلال فرمایا ہے۔ آیت ہے: "وترى الجبال تحسبها جامدة وهى تمر مر السحاب صنع الله الذى اتقن كل شيئ انه خبير بما تفعلون" اور تو پہاڑوں کو اس صورت میں دیکھتا ہے کہ وہ اپنی جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں حالانکہ وہ بادلوں کی طرح چل رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی صنعت ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا ہے وہ تمہارے اعمال سے خوب خبردار ہے۔

مفتی صاحب مذکورہ بالا آیت اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۲۴ پر درج کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مختلف علماء نے جو اس آیت سے زمین کے گردش میں ہونے کا استدلال کیا ہے وہ سراسر غلط ہے۔ لہذا ایسا معنی نکالنے والوں کی قرآنی بصیرت کی قلت اور جہالت پر دلیل ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ آیت قیامت کے دن پہاڑوں کی کیفیت کی وضاحت فرمارہی ہے اور جیسا کہ دوسری آیات سے بھی پتہ چلتا ہے کہ روز حشر پہاڑ چلا دیئے جائیں گے مثلاً "يوم نسير الجبال وترى الارض بارزة و حشرنا هم فلم نغادر منهم احدا" (الکہف:۴۷)

اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلا دیں گے اور تو اہل زمین کو (ایک دوسرے کے مقابل جنگ کے لئے) نکلتا ہوا دیکھے گا اور ہم ان سب کو اکٹھا کر دیں اور ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔ (رسالہ الکفاح العربی۔ ۹۰۴ ۲۷ نومبر ۱۹۹۵ء صفحہ ۲۔۳)

قارئین کرام! یہ ایک مختصر سا خاکہ ہے اس طویل بحث کا جس کو مفتی صاحب نے کتاب کی شکل میں شائع فرمایا ہے۔

بن باز صاحب کو شاید اپنے اس فتویٰ کی سنگینی کا علم نہیں ہے۔ ان کے اس فتویٰ کا مطلب یہ ہے کہ جغرافیہ کے تمام طلبہ اور انکو پڑھانے والے جملہ اساتذہ اور جن اداروں میں یہ تعلیم دی جاتی ہے انکے ہیڈ ماسٹرز اور پرنسپلز اور وزرائے تعلیم وغیرہ سب کافر اور گمراہ ہیں اور ان سب کا قتل واجب ہے۔

واہ رے جوش جہالت خوب دکھلائے ہے رنگ۔

مفتی صاحب موصوف کا اسطرح کے نامعقول فتاویٰ صادر فرمانا کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ یہ انکا محبوب مشغلہ ہے۔ یہی وہ مفتی صاحب ہیں جنہوں نے ۱۹۶۴ء میں جبکہ وہ مدینہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر تھے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جو بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا قائل ہے وہ نہ صرف کافر ہے بلکہ واجب القتل ہے۔ (نمعلوم ان کے اس فتویٰ پر ان علماء الازہر کا کیا ردعمل ہے جو وفات مسیح کے قائل ہیں)

یہ بات شاید قارئین کے علم میں اضافہ کا موجب ہو کہ بن باز صاحب ظاہری بینائی سے محروم ہیں لیکن جنکے دل کی آنکھ روشن ہو وہ ظاہری آنکھوں کے نہ ہونے کے باوجود بھی حقیقت کو پالیتے ہیں۔

اس دور میں اسلام کو سب سے زیادہ نقصان نام کے مسلمان کم عقل ملاؤں نے پہنچایا ہے اور وہ مسلسل اپنے قول و فعل سے اسلام و قرآن کے حسین و جمیل چہرے کو مسخ کرنے کی کوشش میں ہیں۔ ادھر خدا تعالیٰ "پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے" کا نظارہ بھی ساتھ ساتھ دکھا رہا ہے۔ فرانسیسی ڈاکٹر موریس بوکائے جو کہ عالمی سطح پر مانے ہوئے سرجن ہیں۔ انہوں نے قرآن کریم پڑھنے اور اس پر تدبر کرنے کے نتیجے میں اس میں علوم کے خزانے اور سائنس کے دقیق راز پوشیدہ پائے جسکا بیان انہوں نے اپنی ایک کتاب میں مفصل درج کیا ہے۔ عجیب بات ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف آیت وترى الجبال تحسبها جامدة وهى تمر مر السحاب درج کرکے لکھتے ہیں کہ یہ آیت زمین کے گردش میں ہونے کی طرف اشارہ کر رہی ہے جو کہ صداقت قرآن پر ایک عظیم الشان دلیل ہے۔

ایک طرف یہ فرانسیسی ڈاکٹر صاحب ہیں کہ جو قرآن کریم پر غور کر کے مزید قرآنی علمی و سائنسی حقائق کے ثبوت کیلئے کوشاں ہیں اور ایک مفتی سعودیہ ہیں جو علمی طور پر ثابت شدہ حقائق کا نہ صرف انکار کئے جارہے ہیں بلکہ ان حقائق کی صحت کے قائل کے قتل کو بھی مباح قرار دے رہے ہیں۔ یوں بظاہر اسلام کا نام پیشانی پر سجا کر بھی مفتی صاحب اسلام دشمنوں کی صف میں جا کھڑے ہوتے ہیں جو قرآن مجید کی عظیم روشن صداقتوں کو اپنی جہالت کے پردوں سے ڈھانپ دینا چاہتے ہیں۔

قارئین اندازہ کر سکتے ہیں کہ جب دنیاوی امور میں بن باز صاحب بعض ثابت شدہ سائنسی حقائق کو تسلیم کرنے والے کی گردن مارنے کا فتویٰ دیتے ہیں تو دینی معاملات میں ان کے فتاویٰ کا کیا عالم ہوگا۔

مکتوب آسٹریلیا

(چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل، آسٹریلیا)

کیا موتا موتی لگانے والے کیڑوں کا خروج ہو گیا ہے؟

کچھ عرصہ پہلے یہ خبر آئی تھی کہ بہت سے جراثیم ایسے ہیں جنہوں نے اپنی ہیئت کچھ اس طرح تبدیل کرلی ہے کہ ان پر انٹی بائیوٹک دوائیں اثر نہیں کرتیں۔ لیکن اب برطانیہ کے رسالہ Lancet نے یہ تشویشناک خبر دی ہے کہ بعض جراثیم تو اتنے ڈھیٹ ہو گئے ہیں کہ انٹی بائیوٹک ادویہ کا ان پر الٹا اثر ہوتا ہے اور وہ بجائے اس کے کہ ان سے مریں وہ ان دواؤں کو کھا پی کر اور بھی پھولنے پھلنے لگتے ہیں۔ دوائیں گویا ان کی غذا بن چکی ہیں۔ دو مریض سینٹ جارج ہسپتال لندن کے انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں زیر علاج تھے ان کو Enterococcus Faecalis قسم کے جراثیم نے گھیر رکھا تھا۔ ڈاکٹر Vancomycin نامی انٹی بائیوٹک دوائی انہیں استعمال کروا رہے تھے لیکن حالت یہ تھی کہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ ڈاکٹروں کا مسئلہ تب حل ہوا جب مریضوں کو یہ دوا دینی بند کر دی گئی۔ اس پر سینٹ جارج ہاسپٹل میڈیکل سکول لندن کے ڈاکٹروں نے حیرت سے یہ کہا کہ کیا آخر کار ہم ایک "مہا کیڑے" (Super Bug) کے خروج کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔"

(ماخوذ سڈنی مارننگ ہیرلڈ ۲۸ فروری ۹۷ء)

یہ بھی کچھ عرصہ پہلے خبر آئی تھی کہ جراثیم سے پیدا ہونے والی بیماریاں جیسے تپدق انسانوں پر حملہ کرنے کے لئے نئے سرے سے اپنی طاقتیں جمع کر رہی ہیں۔ نیز جرنل آف امیریکن میڈیکل ایسوسی ایشن کے مطابق اب ایسی بیماریوں سے اموات واقع ہونے لگی ہیں جو پہلے عام انٹی بائیوٹک دواؤں سے ٹھیک ہو جایا کرتی تھیں۔

ایڈز دنیا کے سر پر ایک عذاب کی طرح منڈلا رہی ہے۔ بالٹی مور میں امیریکن ایسوسی ایشن آف ایڈوانسمنٹ آف سائنسز نے "سائنس ۹۶ء" کے نام سے ایک کانفرنس منعقد کی تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ ایڈز توقع سے بہت زیادہ تیزی سے پھیل رہی ہے۔ دنیا میں دس ہزار افراد روزانہ اس کا شکار بنتے جا رہے ہیں۔ ۱۹۹۴ء کے آخر تک ایڈز کے مریضوں کی تعداد ۱۶،۸۹۹،۹۵۰ ہو چکی تھی جن میں سے ۹ء۴۷ فیصد افریقہ میں، ۷ فیصد ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں، ۷ء۸ فیصد براعظم امریکہ کے دوسرے حصوں میں، ۵ فیصد ایشیا میں اور ۷ء۳ فیصد یورپ میں تھی۔ اندازہ ہے کہ ۲۰۰۰ء تک مزید ۲۶ ملین لوگ ایڈز میں مبتلا ہو جائیں گے اور موجودہ مریضوں کو شامل کر کے یہ تعداد ۴۰ ملین تک جا پہنچے گی۔ جیسے جیسے مریضوں کی تعداد بڑھے گی اسی نسبت سے وہ مزید لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لیتی جائے گی۔ ایڈز ایک ایسے ننھے کیڑے سے پیدا ہوتی ہے جس کو ایچ۔ آئی۔ وی۔ وائرس کہتے ہیں اور بالخصوص ہم جنس پرستوں اور نشہ بازوں کو اپنا شکار بناتی ہے۔ ایڈز کی بیماری کو دور جدید کی طاعون بھی کہا جاتا ہے۔

قرآن کریم اور حدیث میں کیڑے کے کاٹنے سے بیماری پیدا ہونے کا ذکر ملتا ہے۔ اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ اس زمانہ میں انسان کو اس بات کا علم ہو جائے گا کہ بیماریاں کیڑے یعنی جراثیم پیدا کرتی ہیں اور انٹی بائیوٹک ادویہ کے ذریعہ ان کو مار کر بیماریوں کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ یہ گویا طب جدید کی بنیاد ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس طرف یہ کہہ کر اشارہ فرما دیا تھا کہ گوبر اور ہڈی سے پیشاب پاخانہ صاف نہ کیا کرو اس میں جنوں کی خوراک ہوتی ہے یعنی ان میں ننگی آنکھ سے نظر نہ آنے والی کوئی مخلوق چھپی ہوتی ہے جو بیماری پیدا کر سکتی ہے۔ دوسری حکمت ان پیشگوئیوں میں یہ ہے کہ اس زمانہ میں جراثیم ایسی خوفناک صورت اختیار کر جائیں گے کہ دوائیں ان پر اثر نہیں کریں گی اور موتیں کثرت سے ہوں گی۔ چونکہ جراثیم اس طرح کی خوفناک صورت انٹی بائیوٹک ادویہ کی ایجاد سے پہلے اختیار نہیں کر سکتے تھے لہٰذا اس میں وقت کی تعیین بھی کر دی گئی کہ ایسا کب ہوگا۔

کیڑے کے ذریعے طاعون پھیلنے کی خبر قرآن کریم میں بھی ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اس طاعون کی خبر قرآن شریف میں صریح لفظوں میں موجود ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و ان من قریۃٍ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذاباً شدیداً (بنی اسرائیل۔ ۱۷:۵۹) یعنی قیامت سے کچھ دن پہلے بہت سخت مری پڑے گی اور اس سے بعض دیہات تو بالکل نابود ہو جائیں گے اور بعض ایک حد تک عذاب اٹھا کر بچ رہیں گے۔ اور ایسا ہی ایک دوسری آیت میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ جب قرب قیامت ہوگا ہم زمین میں سے ایک کیڑا نکالیں گے جو لوگوں کو کاٹے گا اس لئے کہ انہوں نے ہمارے نشانوں کو قبول نہیں کیا۔ یہ دونوں آیتیں قرآن شریف میں موجود ہیں اور یہ صریح طور پر طاعون کی نسبت پیشگوئی ہے کیونکہ طاعون بھی ایک کیڑا ہے۔ اگرچہ پہلے طبیبوں نے اس کیڑے پر اطلاع نہیں پائی لیکن خدا جو عالم الغیب ہے وہ جانتا تھا کہ طاعون کی جڑھ اصل میں کیڑا ہی ہے جو زمین سے نکلتا ہے اس لئے اس کا نام دابۃ الارض رکھا۔ یعنی زمین کا کیڑا۔"

(روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۴۰)

کیڑوں سے بیماری پیدا ہونے کے تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"آج کل کی تحقیقات میں طاعون کی جڑھ کیڑے یا اجرام صغیرہ ثابت ہوئے ہیں۔ میں بھی اس تحقیقات کو پسند کرتا ہوں کیونکہ اس سے رسول اللہ ﷺ کی عظمت اور اسلام کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۵۸، ۲۵۹)

ایسے بیکٹیریا جو بیماری پیدا کرتے ہیں وہ ان جانوروں اور پولٹری وغیرہ کے گوشت سے بھی انسانوں تک پہنچتے ہیں جن کو موٹا کرنے کے لئے اینٹی بائیوٹک دوائیں دی جاتی ہیں جن سے ان کے اندر کے بیکٹیریا ان دواؤں کے خلاف قوت مدافعت پیدا کر دیتے ہیں اور انسان پھر جب ان کو گوشت بنانے کے لئے پکاتے ہیں یا کچا پکا کھاتے ہیں تو یہ خوفناک بیکٹیریا انسانوں میں بھی بیماریاں پیدا کرنے کا موجب بنتے ہیں (سڈنی مارننگ ہیرلڈ ۳۱ اگست ۹۶ء)۔ حدیث میں بھی بیماری پیدا کرنے والے کیڑوں کا تعلق دودھ گوشت مہیا کرنے والے جانوروں سے بتایا گیا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"حدیث شریف میں جہاں طاعون کا ذکر آیا ہے وہاں نغف اس کا نام رکھا گیا ہے اور نغف اس کیڑے کو کہتے ہیں جو بکری اور اونٹ کی ناک سے نکلتا ہے اور اسے طاعون قرار دیا گیا ہے۔ آج کل کی تحقیقات پر بڑا فخر کیا جاتا ہے مگر جس شخص نے مقدس اسلام کے بانی علیہ السلام کے پاک کلام کو پڑھا ہے اسے کس قدر لطف اور مزا آتا ہے جب وہ تیرہ سو برس پیشتر آپ کے پاک ہونٹوں سے نکلی ہوئی باتوں کو پورا ہوتے دیکھتا ہے۔ قرآن شریف نے بھی طاعون کو کیڑا ہی بتلایا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۵۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ پیشگوئی بھی فرمائی ہے کہ طاعون کے رنگ میں ایک بیماری بڑے زور سے پھوٹے گی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"اصل میں طاعون نام ہے موت کا۔ لغت میں وہ خطرناک عوارض جن کا انجام موت ہوتا ہے اس کا نام طاعون ہی رکھا ہے اور یہ لفظ لغت کی رو سے بڑا وسیع ہے۔ ممکن ہے کہ اب کسی اور رنگ میں نمودار ہو جاوے یا اسی رنگ میں آئندہ اور بھی زور سے پھوٹ نکلے۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۸۷)

ایڈز کی بیماری فحاشی اور ہم جنس پرستی (Homosexuality) کے ذریعہ پھیلتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے ہی یہ فرما دیا تھا کہ کیڑے سے پھیلنے والی بیماری بے حیائی کے نتیجہ میں پھیلے گی اور یورپ اور عیسائی ملکوں میں بکثرت پھیلے گی، اگرچہ دنیا کے ہر ملک تک اس کا اثر پہنچے گا اور کوئی بھی اس سے محفوظ نہیں رہے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اسی طرح عام طور پر قرآن شریف سے ثابت ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ہم کسی قوم پر عذاب کرنا چاہتے ہیں تو ان کے دلوں میں فسق و فجور کی خواہش پیدا کر دیتے ہیں۔ تب وہ اتباع شہوات اور بے حیائی کے کاموں میں حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ تب اس وقت ان پر عذاب نازل ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ امور بھی یورپ میں کمال تک پہنچ گئے ہیں جو بالطبع عذاب کے مقتضی ہیں اور عذاب رسول کے وجود کا مقتضی ہے اور وہی رسول مسیح موعود ہے۔"

(روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۹۹ و ۵۰۰)

عیسائی ملکوں میں اس بیماری کو پھیلنے سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"عیسائیوں نے جو شور مچایا تھا کہ عیسیٰ مردوں کو زندہ کرتا تھا اور وہ خدا تھا۔ اس واسطے غیرت الٰہی نے جوش مارا کہ دنیا میں طاعون کو پھیلائے اور ہمارے مقام کو بچائے تا لوگوں پر ثابت ہو جائے کہ امت محمدی کا کیا شان ہے کہ احمدؐ کے ایک غلام کی اس قدر عزت ہے۔ اگر عیسیٰؑ مردوں کو زندہ کرتا تھا تو اب عیسائیوں کے خدا کو بھی بچائے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۷۱)

یہ بیماری ہر ملک میں پھیلے گی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب قضاء قدر اٹل ہو تو پھر جو کوئی اس کا مقابلہ کرتا ہے تو گویا خدا سے لڑائی کرتا ہے۔ یورپ کی سلطنتوں اور خاص کر ہماری سلطنت کا بہت بڑا اقبال ہے۔ حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہر سلطنت میں طاعون جاوے گی۔ ان کو خدا کے تصرف پر یقین نہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۱۶)

جب تک خدا کی تقدیر اپنی آخری شکل میں ظاہر نہ ہو جائے انسان کا یہی کام ہے کہ مایوسی سے بچتے ہوئے خدا کے رحم پر نگاہ رکھتے ہوئے جو جسمانی و روحانی تدابیر ممکن ہوں انہیں بروئے کار لائے۔ اگر بالفرض کبھی ایسا وقت آ جائے کہ انٹی بائیوٹک ادویہ بیماری پیدا کرنے والے کیڑوں کے سامنے بے بس ہو جائیں تو پھر کیا ہوگا؟ کیا دنیا پھر اس دور کی طرف لوٹ جائے گی جب ابھی پنسلین ایجاد نہیں ہوئی تھی اور لوگ جڑی بوٹیوں سے علاج کرتے تھے۔ وہ خدا جو حی و قیوم اور شافی ہے وہ ضرور نئے طریقوں کی طرف اپنے بندوں کی رہنمائی کرے گا جیسے ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا "و اذا مرضت فھو یشفین" (الشعراء ۲۶: ۸۱)۔ کہ جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ خدا مجھے شفا دیتا ہے۔ یہ شفا دینے کا سلسلہ خدا نے ہر انسان کے اندر دفاعی نظام کی شکل میں ودیعت کیا ہوا ہے اگر وہ کام چھوڑ دے تو کوئی علاج بھی کارگر نہیں ہو سکتا۔ اب ڈاکٹر ایسی ہی دواؤں کی تلاش میں ہیں جو اس دفاعی نظام Immune System کو متحرک کرے تا جسم خود ہی بیماری سے نپٹے۔ بنیادی طور پر ہومیوپیتھک ادویہ بھی یہی کام کرتی ہیں، صرف طریق کار مختلف ہے۔ بظاہر تو یہی لگتا ہے کہ ایسی صورت میں ڈاکٹروں کی سرجری اور ہومیوپیتھک اور یونانی طب کی دوائیں مل کر کام کیا کریں گی۔

اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیڑوں کے ذریعہ موت کا پیغام لانے والی بیماری کا پیشگوئی کے رنگ میں ذکر فرمایا ہے لیکن وہ خدا جو آپؑ کے دل کو دیکھتا تھا کہ انسانی ہمدردی میں کس قدر گداز ہے، اس نے آپؑ کی ایک نئے "روحانی علاج" کی طرف رہنمائی بھی کر دی تھی اور آپ نے ۶ فروری ۱۸۹۸ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ لوگوں کو اس سے مطلع فرما دیا تھا۔ آپؑ نے فرمایا:

"واضح رہے کہ اس مرض کی اصل حقیقت ابھی تک کامل طور پر معلوم نہیں ہوئی اس لئے اس کی تدابیر اور معالجات میں بھی اب تک کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ مجھے ایک روحانی طریق سے معلوم ہوا ہے کہ اس مرض اور مرضِ خارش کا مادہ ایک ہی ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ غالباً یہ بات صحیح ہوگی کیونکہ جرب یعنی خارش میں ایسی دوائیں مفید پڑتی ہیں جن میں کچھ پارہ کا جزو ہو یا گندھک کی آمیزش ہو اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس قسم کی دوائیں اس مرض کے لئے بھی مفید ہو سکیں۔ اور جبکہ دونوں مرضوں کا مادہ ایک ہے تو کچھ تعجب نہیں کہ خارش کے پیدا ہونے سے اس مرض میں کمی پیدا ہو جائے۔ یہ روحانی قواعد کا ایک راز ہے جس سے میں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ اگر تجربہ کرنے

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۹ فروری کا شمارہ "مصلح موعودؓ نمبر" ہے جس میں حضرت سیدہ مہر آپا کا ایک مضمون کسی پرانی اشاعت سے منقول ہے۔

سیدنا مصلح موعودؓ اور قبولیتِ دعا

حضرت سیدہ مہر آپا فرماتی ہیں کہ جن دنوں حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ کو حکومت نے احمدیت کے جرم میں قید کر رکھا ہوا تھا۔ انہی گرمیوں کی ایک شام رات کے کھانے کے وقت حضرت مصلح موعودؓ نے گرمی کی شدت اور بے چینی کا اظہار فرمایا تو میرے منہ سے بے ساختہ نکل گیا "پتہ نہیں ناصر اور میاں صاحب کا اس گرمی میں کیا حال ہوگا، خدا معلوم انہیں کوئی سہولت بھی میسر ہے یا نہیں"۔ حضورؓ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ وہ صرف اس جرم پر ماخوذ ہیں کہ ان کا کوئی جرم نہیں۔ اس لئے مجھے اپنے خدا پر کامل یقین و ایمان ہے کہ وہ جلد ہی ان پر فضل کرے گا"۔ اس کے بعد آپؓ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپؓ عشاء کی نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ گریہ وزاری کا وہ منظر میں بھول نہیں سکتی اور اس کیفیت کو قلمبند نہیں کر سکتی۔ اس گریہ میں تڑپ اور بیقراری بھی تھی اور ایمان و یقینِ کامل بھی تھا...... پھر یہی منظر تہجد کے وقت دیکھا...... اگلی صبح جو پہلا تار ملا وہ یہ خوشخبری لئے ہوئے تھا کہ دونوں اسیران رہا ہو چکے ہیں۔

سادگی کی دلنشیں مثالیں

حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت سیدہ مہر آپا کو نکاح کے بعد جو پہلا خط تحریر فرمایا اس میں لکھا "سپاہیوں کی بیویاں سادہ ہوا کرتی ہیں۔ تمہارے اماں ابا اپنی محبت شفقت سے مجبور ہو کر اگر تمہارے رخصتانہ کی تیاری میں غیر معمولی اسراف کریں اور جہیز وغیرہ کی تیاری میں اس حد تک بڑھیں کہ وہ زیر بار ہو جائیں تو تم ان کو ایسا نہ کرنے دینا...... مجھے یہ خیال آیا کہ ہو سکتا ہے کہ میری وجہ سے اہمیت دیتے ہوئے وہ رخصتانہ کو اپنے لئے پریشانی کا موجب بنالیں"۔

حضرت سیدہ بیان فرماتی ہیں کہ ڈلہوزی میں قیام کے دوران ایک بار حضورؓ کھانا کھانے کے لئے تشریف لائے لیکن بغیر کھانا کھائے اپنے کمرہ میں چلے گئے اور کچھ دیر بعد یہ چٹ بھیجی کہ "میں نے تحریک جدید کے ماتحت روکا ہوا ہے کہ میز پر صرف ایک ڈش ہو......"۔ دراصل حضورؓ کے حکم کے بعد سے ایک ڈش ہی پکا کرتی تھی لیکن کبھی کبھی ڈش حسب پسند نہ ہونے کی وجہ سے یا نمک مرچ کی کمی بیشی کی وجہ سے احتیاطاً دوسری ڈش پکالی جاتی تاکہ حضورؓ کچھ نہ کچھ کھالیں۔ لیکن آپؓ نے ہمیں دوسری ڈش کی اجازت نہ دی۔

تعلیم و تربیت کے بعض پہلو

حضرت مصلح موعودؓ نے ڈلہوزی میں قیام کے دوران ایک لڑکا رکھا ہوا تھا جس کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھتے اور فرماتے کہ یہ غریب اور بے وطن لوگ ہیں۔ اسی لئے اسکی اکثر شکایات پر درگزر فرماتے۔ ایک روز تحقیق کرنے پر وہ جھوٹا ثابت ہوا تو آپؓ کو شدید غصہ آیا اور آپؓ نے اسے بلاکر دو چھڑیاں لگائیں اور توبہ کروائی۔ اس دن کے بعد وہ لڑکا واقعی راہ راست پر آگیا اور یہی ایک تادیبی مار تھی جس سے پہلے یا بعد میں حضورؓ کو میں نے کبھی کسی خادم پر ہاتھ اٹھاتے یا اس طرح ناراض ہوتے نہیں دیکھا۔

حضورؓ نے ایک صاحب کو ان کی غلطی پر اخراج کا حکم دیا۔ کچھ عرصے بعد انہوں نے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے بار بار معافی کی درخواست کی۔ ایک روز میں نے عرض کیا کہ سلسلہ کے معاملہ میں اگرچہ مجھے کچھ کہنے کا حق نہیں لیکن ان کی اس قدر منتیں اور بیقراری دیکھ کر میں آپ سے ان کی معافی کے لئے درخواست کر سکتی ہوں۔ یہ سن کر آپ متبسم ہوئے اور پھر فرمایا "جب ہم اس قسم کی تادیبی کارروائی کسی کے لئے کرتے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ہم اسے اپنے سے کاٹ دینا چاہتے ہیں...... غرض یہی ہوتی ہے کہ ان کی اصلاح ہو جائے اور خدا تعالیٰ ان کو ضائع نہ کرے۔ مجھے انکے لئے یہ فیصلہ دیتے ہوئے روحانی اذیت ہوتی ہے اور میں اس دوران ان کی بھلائی اور اصلاح کے لئے دعائیں بھی کرتا ہوں......"

شفقت علی خلق اللہ

حضرت مصلح موعودؓ کو ہومیوپیتھک سے بہت دلچسپی تھی اور مریض تھے کہ یہ بھی نہ سوچتے کہ حضور کے آرام کا وقت ہے یا کھانے کا یا سلسلہ کے کاموں کا۔ وہ چلے آتے اور آپؓ فوراً اٹھ کھڑے ہوتے اور دوا بنا کر دیتے۔ بعض دفعہ میں چڑ جاتی...... آپؓ نصیحت فرمایا کرتے "اگر تم لوگ اپنے اندر خدمتِ خلق اور بھلائی کا جذبہ صحیح رنگ میں پیدا کروگے تو پھر تمہیں سردی اور گرمی، آرام و راحت کا احساس بھی مٹ جائے گا۔ تم اللہ کی مخلوق سے محبت کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا"۔

حضرت سیدہ مہر آپا بیان کرتی ہیں کہ گرمیوں کی ایک رات اچانک بارش آگئی۔ ہم اٹھ کر سامان لپیٹنے لگے۔ میرا اصرار تھا کہ حضور جلدی کمرے میں چلے جائیں، میں بستر لے کر آتی ہوں۔ اور آپؓ مصر تھے کہ میں تمہارے ساتھ کام کروں گا۔ میں نے گھنٹی دے کر خادمہ کو مدد کے لئے بلانا چاہا تو فرمایا "نہیں، کام کرنے والے اس وقت سو رہے ہوں گے"۔ چنانچہ ہم سر سے پاؤں تک بھیگتے ہوئے کمرے تک پہنچے۔

۔......☆......☆......☆......۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے گھر میں خدمت کی توفیق پانے والی ایک خاتون (مکرم طاہر احمد صاحب کی والدہ محترمہ) نے حضورؓ کی ذات بابرکات کے بعض پہلوؤں پر اپنے مضمون مطبوعہ ماہنامہ "مصباح" فروری ۹۷ء میں روشنی ڈالی ہے۔ وہ لکھتی ہیں کہ ایک روز حضرت ام ناصرؓ کے ہاں حضورؓ کی باری تھی۔ آپؓ دوپہر کے کھانے پر تشریف لائے تو دیکھا کہ دستر خوان پر سب بچوں کے برتن الگ الگ رکھے ہیں۔ حضورؓ نے فرمایا "کیا ایسے نہیں ہو سکتا کہ آپ سب دو دو مل کر ایک پلیٹ میں کھالیا کرو اور گلاس بھی مل کر استعمال کر لیا کرو...... میں جب یہاں سے گزرتا ہوں خادمہ برتن دھو رہی ہوتی ہے"۔ حضور کی اس نصیحت میں برتنوں کا مسئلہ نہ تھا بلکہ آپ کی نظر خادمہ کی محنت پر تھی جس سے آپؓ کے دل کو تکلیف ہوئی۔

مضمون نگار بیان کرتی ہیں کہ ان کی ایک بہن کو حضرت مصلح موعودؓ کی صاحبزادی بی بی امتہ الرشید نے اپنی بیٹی بنالیا اور اپنے ہمراہ سندھ لے گئیں۔ کچھ عرصہ کے بعد جب حضورؓ سندھ تشریف لے گئے اور وہاں بچی کو دیکھا تو واپس آکر اس کی والدہ سے کہا کہ بچی کو واپس بلائیں اور اسے سکول میں داخل کروائیں تاکہ پڑھائی کر سکے...... حضورؓ کے ارشاد پر عمل ہوا اور آج وہی بچی ہائی سکول کی ہیڈ مسٹرس ہے اور اس کے ماتحت کئی پرائمری سکول ہیں۔

ایک بار حضرت سیدہ ام ناصرؓ کے ہاں بچے کھیل رہے تھے جن میں مضمون نگار خود بھی شامل تھیں کہ حضورؓ کے کسی صاحبزادے نے غصہ میں انہیں تھپڑ لگادیا۔ تو ایک دوسرے صاحبزادے نے اپنے بھائی کی شکایت اسی وقت اندر پہنچائی جہاں حضورؓ بھی تشریف فرما تھے۔ حضورؓ نے بچوں کو بلایا اور انکی طرف اشارہ کرکے اپنے بیٹے سے پوچھا کہ اسے کیوں مارا ہے۔ جب وہ کوئی جواب نہ دے پائے تو اِن سے فرمایا "جس طرح اس نے تمہیں مارا ہے تم بھی اس کو مارو"۔...... حضورؓ کے بار بار فرمانے کے باوجود بھی جب انہیں بدلہ لینے کی ہمت نہ ہوئی تو حضور نے بیٹے کو خوب ڈانٹ پلائی اور اِنہیں فرمایا "اب پھر تمہیں یہ کبھی نہیں مارے گا"۔ یہ واقعہ حضورؓ کے عالی ظرف کا آئینہ دار ہے کہ ایک طرف آپؓ کا بیٹا اور دوسری طرف ایک غریب لڑکی۔ لیکن حضورؓ کی شفقت سب پر یکساں تھی۔

☆☆اسی شمارہ میں شائع شدہ محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کی یادِ مصلح موعودؓ میں کہی گئی ایک نظم کے چند اشعار :

وہ ایک سائبان تھا، وہ آہنی ستون تھا
دلوں کا رنگ و نور تھا۔ وہ روح کا سکون تھا
وہ ایک شخص ہم کو ایک کائنات دے گیا
وہ رنگِ کائنات کو نئی حیات دے گیا
وہ اک سنہرے راج کا غروب آفتاب تھا
مگر نظر کے سامنے نمود ماہتاب تھا

۔......☆......☆......☆......۔

بقیہ "مکتوب آسٹریلیا" از صفحہ ۱۲

والے اس امر کی طرف توجہ کریں اور ٹیکہ لگانے والوں کی طرح بطور حفظ ما تقدم ایسے ملک کے لوگوں میں جو خطرہ طاعون میں ہوں خارش کی مرض پھیلادیں تو میرے گمان میں ہے کہ وہ مادہ اس راہ سے تحلیل پاجائے اور طاعون سے امن میں رہے۔ مگر حکومت اور ڈاکٹروں کی توجہ بھی خدا تعالیٰ کے ارادے پر موقوف ہے۔ میں نے محض ہمدردی کی راہ سے اس امر کو لکھ دیا ہے کیونکہ میرے دل میں یہ خیال ایسے زور کے ساتھ پیدا ہوا جس کو میں روک نہیں سکا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۴، ۵-۶ فروری ۱۸۹۸ء)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیڑے سے پیدا ہونے والی بیماری کے "روحانی علاج" کی طرف رہنمائی فرمائی۔ عجیب بات ہے کہ ہومیوپیتھ اپنے طریق علاج کو روحانی علاج ہی قرار دیتے ہیں چنانچہ پاکستان کے معروف ہومیوپیتھ ڈاکٹر عابد حسین اپنی کتاب "ہومیوپیتھی کے راز" میں لکھتے ہیں :

"چنانچہ بیماری روحِ انسانی کا فطری ڈگر سے منحرف ہو جانا ہے اور اس کے علاوہ جو کچھ بھی تبدیلیاں بدن میں پیدا ہوتی ہیں وہ بیماری نہیں بلکہ بیماری کا نتیجہ ہیں۔ مندرجہ بالا بیان کے پیش نظر درست علاج یہی ہوگا کہ روحِ انسانی کو اس کے فطری راستہ پر واپس لایا جائے۔ جب ایسا ہو جائے گا تو جسم اور اس کے اعضاء کے افعال خود بخود درست ہو جائیں گے۔"

("ہومیوپیتھی کے راز" مصنفہ ڈاکٹر عابد حسین ہومیو۔ کینٹ ہومیوپیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال سرگودھا صفحہ ۱۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۶ مئی ۱۹۹۵ء کو ہومیوپیتھک کلاس نمبر ۸۴ کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورہ بالا رہنمائی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :

"حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی رائے ظاہر فرمائی کہ اگر طاعون پھیلا ہو تو سلفر اور مرکری کے ذریعہ اگر جلدی بیماریاں پھیلا دی جائیں تو یہ طاعون کا ایک مؤثر دفاع ہوگا۔ اب سب ہومیوپیتھ دنیا میں جانتے ہیں کہ یہ ہومیوپیتھک سورا کی بنیادی حقیقت ہے۔ سورا اس مرض کو کہتے ہیں جو اگر دبادی جائے تو اندر گلینڈز پر حملہ کرے گی یا میوکس ممبرین (Mucous Membrane) پر حملہ کرے گی اور وہ بہت خطرناک ہے۔ بہتر ہے کہ اندر کے غدودوں اور میوکس ممبرین کو بچانے کی خاطر جو زندگی کے لئے زیادہ ضروری ہیں جلد پر بیماری کو نکالا جائے اور اس نکالنے میں انٹی سورک دواؤں میں سر فہرست سلفر اور مرکری ہیں اور خود سورا بھی جو اس دوا سے بنایا جاتا ہے۔ تو یہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سلفر کے متعلق فرمایا تھا پہلے بھی میں نے کئی دفعہ بیان کیا ہے مگر اس کو دوبارہ بیان کرنا ضروری ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس کا وہ استعمال جو اندر سے بیماریوں کو باہر کی طرف پھینکے یہ وہ روحانی علم ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیا گیا۔"

(الفضل ربوہ ۲۴ فروری ۹۶ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اہل دنیا کو توفیق دے کہ وہ فسق و فجور، بے حیائی اور خدا کے پیاروں کی مخالفت سے باز آجائے تا وہ ان زمینی کیڑوں کے کاٹنے سے محفوظ ہو جائیں جو دنیا میں ہر طرف موتا موتی لگانے پر مقرر کئے گئے ہیں اور جن کے بارہ میں ڈاکٹروں نے پکارنا شروع کر دیا ہے کہ کیا سچ مچ وہ بڑا کیڑا ظاہر ہو گیا ہے۔

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
وہ جو رکھتے ہیں خدائے ذوالعجب سے پیار

(درثمین)

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔

آپ کی تشریف آوری کے منتظر

Continental Fashions
Walther rathenau Str. 6
64521 Gross Gerau
Germany
Tel: 06152-39832

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
25/4/97 - 4/5/97

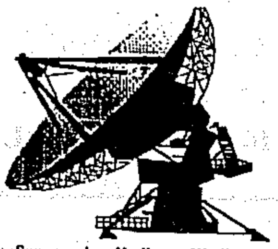

17 DHUL HAJ — Friday 25th April 1997

00.00 *Announcements and Detail of Programmes*
00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner -Tarteel-ul-Quran (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00 Quiz Programme - Nasirat-ul-Ahmadiyya Rabwah VsGujranwala (R)
02.30 Huzur's Reply To Allegations - Session 25 (25.3.94) (R)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Dutch (R)
05.00 Homoeopathy Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00 *Announcements and Detail of Programmes*
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner -Tarteel ul Quran (R)
07.00 Pushto Programme
08.00 Bazm-e-Moshaira Organized By Nusrat Jehan Academy , Rabwah (R)
09.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00 Urdu Class (R)
10.50 Bengali Programme
12.00 *Announcements and Detail of Programmes*
12.05 Tilawat, News
12.30 Darood Shareef and Nazm
13.00 Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 25.4.97
14.15 Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 25.4.97
15.15 Computers For Everyone -Part 6
16.00 Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00 Swahili Programme
18.00 *Announcements and Detail of Programmes*
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00 German Programme
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
22.00 Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 25.4.97 (R)
23.00 Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV. with Urdu Speaking Friends - 25.4.97 (R)

18 DHUL HAJ — Saturday 26th April 1997

00.00 *Announcements and Detail of Programmes*
00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arah - (R)
02.00 Computer's For Everyone - Part 6 (R)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 M.T.A. Variety : Speech By Imam Ata ul Mujeeb Rashed Sahib
05.00 Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 25.4.97
06.00 *Announcements and Detail of Programmes*
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00 Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 25.4.97 (R)
08.00 Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45 Liqaa Ma'al Arab
09.50 Urdu Class (R)
10.50 Bengali Programme
12.00 *Announcements and Detail of Programmes*
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Chinese
13.00 Question Time - Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV at Mahmood Hall , London , U.K. (8.7.86)
14.00 Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -26.4.97
16.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00 Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00 *Announcements and Detail of Programmes*
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner -Let's Learn Salat
19.00 German Programme
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00 Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 26.4.97 (R)
23.00 Learning Chinese
23.30 Hikayat-e-Shereen (N)

19 DHUL HAJ — Sunday 27th April 1997

00.00 *Announcements and Detail of Programmes*
00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Let's Learn Salat
01.00 Liqaa Ma'al Arab
02.00 Canadian Horizon : Teck Talk (No. 10)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Chinese
04.30 Hikayat-e-Shereen
05.00 Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 26.4.97 (R)
06.00 *Announcements and Detail of Programmes*
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
07.00 Siraiki Programme : Quiz - Seerat Khatum un Nabiyeen (S.A.W)
08.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45 Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50 Urdu Class (R)
10.50 Bengali Programme
12.00 *Announcements and Detail of Programmes*
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Chinese
13.00 Question Time - Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV , Organized By Ansarullah , U.K. (23.3.97)
14.00 Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends - 27.4.97
15.30 Around The Globe : All Pakistan Industrial Exhibition (Part 1)
16.00 Liqaa Ma'al Arab
17.00 Albanian Programme
18.00 *Announcements and Detail of Programmes*
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Quiz - "Seerat Hadhrat Masih-i-Maud (A.S)" (Part 3)
19.00 German Programme
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Bait Bazi -Nasirat-ul-Ahmadiyya -
21.30 Dars-ul-Quran (No. 24) (1995) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London
23.30 Learning Chinese

20 DHUL HAJ — Monday 28th April 1997

00.00 *Announcements and Detail of Programmes*
00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Quiz - "Seerat Hadhrat Masih Maud (A.S.)" (Part 3) (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 Around The Globe : All Pakistan Industrial Exhibition (Part 1) (R)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Chinese (R)
05.00 Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends (27.4.97)
06.00 *Announcements and Detail of Programmes*
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - "Seerat Hadhrat Masih Maud (A.S.)" (Part 3) (R)
07.00 Dars-ul-Quran (No. 24) (1995) By Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London , U.K. (R)
08.30 Bait Bazi - Nasirat-ul-Ahmadiyya (R)
09.00 Liqaa Ma'al Arab- (R)
09.50 Urdu Class (R)
10.50 Bengali Programme
12.00 *Announcements and Detail of Programmes*
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Norwegian
13.00 Indonesian Programme
14.00 Homoeopathy Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00 M.T.A Sports -Basket Ball Tournament - Brampton Vs Markham
16.00 Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00 Turkish Programme
18.00 *Announcements and Detail of Programmes*
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00 German Programme
20.00 Urdu Class
21.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00 Homoeopathy Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
23.00 Learning Norwegian

21 DHUL HAJ — Tuesday 29th April 1997

00.00 *Announcements and Detail of Programmes*
00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 MTA Sports - Basket Ball Tournament - Brampton Vs Markham (R)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Norwegian (R)
05.00 Homoeopathy Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00 *Announcements and Detail of Programmes*
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00 Pushto Programme
08.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.55 Liqaa Ma'al Arab - (R)
09.55 Urdu Class (R)
10.55 Bengali Programme
12.00 *Announcements and Detail of Programmes*
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning French
13.00 From The Archives - Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque, London , U.K. (28.12.90)
14.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (29.4.97)
15.00 Medical Matters : "Headache"
Guest : Dr. Lateef Qureshi
Host : Dr. Sultan A.Mobashir
16.00 Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00 Norwegian Programme
18.00 *Announcements and Detail of Programmes*
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner -Tarteel-ul-Quran
19.00 German Programme
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Around The Globe - Hamari Kaenat
22.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (28.4.97) (R)
23.00 Learning French
23.30 Hikayat-e-Shereen (N)

22 DHUL HAJ — Wednesday 30th April 1997

00.00 *Announcements and Detail of Programmes*
00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner -Tarteel-ul-Quran
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 Medical Matters : "Headache "
Guest : Dr. Lateef Qureshi
Host : Dr. Sultan A. Mobashir
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning French
05.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (29.4.97) (R)
06.00 *Announcements and Detail of Programmes*
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran
07.00 Russian Programme
08.00 Around The Globe -Hamari Kaenat
08.55 Liqaa Ma'al Arab (R)
09.55 Urdu Class (R)
10.55 Bengali Programme : Bengali Translation of Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV
12.00 *Announcements and Detail of Programmes*
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Arabic
13.00 Special Programme About Hijrat
14.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (30.4.97)
15.15 Special Programme About Hijrat
16.00 Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00 French Programme
18.00 *Announcements and Detail of Programmes*
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00 German Programme
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Al Maidah - Achaar Gosht
21.45 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (30.4.97) (R)
23.00 Learning Arabic
23.30 Arabic Programme: Qaseedah/Nazm

23 DHUL HAJ — Thursday 1st May 1997

00.00 *Announcements and Detail of Programmes*
00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00 Canadian Horizon : 1) Poem 2) Food For Thought - (Part 3) 3) Conversation with Mr. Ramesh Mujral
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Arabic (R)
04.30 Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
04.45 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (30.4.97) (R)
06.00 *Announcements and Detail of Programmes*
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00 Sindhi Programme -Sindhi Translation of Friday Sermon By Hadhrat Khalifatul Masih IV (28.7.95)
08.00 Al Maidah -Achaar Gosht (R)
08.55 Liqaa Ma'al Arab (R)
09.55 Urdu Class (R)
10.55 Bengali Programme
12.00 *Announcements and Detail of Programmes*
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Dutch
13.00 Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00 Homoeopathy Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00 Quiz Programme : Nasirat-ul-Ahmadiyya Rawalpindi Vs Faisalabad (Semi Final)
15.30 Huzur's Reply To Allegations - Session 26 (29.3.94) (Part 1)
16.00 Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00 Bosnian Programme
18.00 *Announcements and Detail of Programmes*
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner -Tarteel-ul-Quran
19.00 German Programme
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Bazm-e-Moshaira : An Evening With Obaid Ullah Aleem , Mehmood Hall , London
22.00 Homoeopathy Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
23.00 Learning Dutch

24 DHUL HAJ — Friday 2nd May 1997

00.00 *Announcements and Detail of Programmes*
00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner -Tarteel-ul-Quran
01.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00 Quiz Programme - Nasirat-ul-Ahmadiyya Rawalpindi Vs Faisalabad (Semi Final) (R)
02.30 Huzur's Reply To Allegations- Session 26 (29.3.94) (Part 1) (R)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Dutch (R)
05.00 Homoeopathy Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00 *Announcements and Detail of Programmes*
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran
07.00 Pushto Programme
08.00 Bazm-e-Moshaira : An Evening With Obaid Ullah Aleem , Mehmood Hall , London (R)
09.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00 Urdu Class
10.50 Bengali Programme
12.00 *Announcements and Detail of Programmes*
12.05 Tilawat, News
12.30 Darood Shareef and Nazm
13.00 Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 2.5.97
14.00 Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 2.5.97
15.15 Computers For Everyone -Part 7
16.00 Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00 Swahili Programme
18.00 *Announcements and Detail of Programmes*
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00 German Programme
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
21.30 Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 2.5.97.(R)
22.45 Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends (R)

25 DHUL HAJ — Saturday 3rd May 1997

00.00 *Announcements and Detail of Programmes*
00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner -Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 Computers For Everyone -Part 7 (R)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 MTA Variety :Atfal Rally , Pakistan (Part 1)
05.00 Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends -2.5.97 (R)
06.00 *Announcements and Detail of Programmes*
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00 Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 2.5.97
08.00 Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.50 Liqaa Ma'al Arab
09.50 Urdu Class
10.50 Bengali Programme
12.00 *Announcements and Detail of Programmes*
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Chinese
13.00 Question Time: Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV, At Fazl Mosque , London (10.10.86)
14.00 Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -3.5.97
16.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00 Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00 *Announcements and Detail of Programmes*
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Let's Learn Salat
19.00 German Programme
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00 Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 3.5.97(R)
23.00 Learning Chinese
23.30 Hikayat-e-Shereen

26 DHUL HAJ — Sunday 4th May 1997

00.00 *Announcements and Detail of Programmes*
00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab
02.00 Canadian Horizon : Tech Talk (No. 11)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Chinese
05.00 Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (3.5.97) (R)
06.00 *Announcements and Detail of Programmes*
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
07.00 Siraiki Programme : Quiz "Seerat Khatum -un-Nabiyeen (S.A.W.) "
08.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45 Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50 Urdu Class (R)
10.50 Bengali Programme
12.00 *Announcements and Detail of Programmes*
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Chinese
13.00 Question And Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV, at Mehmood Hall, London , Organized By Lajna Imaillah, U.K. (21.5.95)
14.00 Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with English Speaking Friends - 4.5.97
15.30 Around The Globe : All Pakistan Industrial Exhibition (Part 2)
16.00 Liqaa Ma'al Arab
17.00 Albanian Programme
17.30 Programme about "Ordinance Against Ahmadiyyat in Pakistan "
18.00 *Announcements and Detail of Programmes*
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Quiz "Seerat Hadhrat Masih-i-Maud (A.S.) "
19.00 German Programme
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Bait Bazi - Nasirat-ul-Ahmadiyya
21.30 Dars-ul-Quran (No. 25) (1995) By Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque , London
23.30 LearningChinese

Please note : Programmes and Timings may change without prior notice. All times are given in British time. For more information please phone or fax. +44.181.874.8344

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (0181) 870 8517

Fax: (0181) 870 1095

Vol. 4 Friday, April 25, 1997 No. 17

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد، مؤرخ احمدیت)

پاکستان کے مسلم معاشرہ کا دردناک فوٹو

بریلوی مسلک کا ترجمان ماہنامہ "انوار لاثانی" لاہور (مارچ ۱۹۹۶ء، صـ ۱۵، ۱۷) "آج کا پاکستان" کے زیر عنوان رقمطراز ہے:

"باقی ماندہ پاکستان بھی معاندین کی ریشہ دوانیوں و کاڑہ بنا ہوا ہے۔ صیہونی اور مغربی استعمار پاکستان کے مسلم معاشرے کو سیکولر بنانے اور اس کی اسلامی غیرت اور دینی حس کو ختم کر دینے پر تلا ہوا ہے۔ اب پاکستان کے دشمنوں کا اولین نشانہ صوبہ سندھ ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ پاکستان کو مجاہدین افغانستان و کشمیر کی مادی و اخلاقی امداد نہ کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے تاکہ مسلم امہ کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے۔ غرض اس وقت پاکستان کو اندرونی و بیرونی طور پر لاینحل اور لامتناہی مسائل درپیش ہیں۔ گویا پاکستان مسائلستان بن چکا ہے، پاکستانی قوم ایک فیصلہ کن موڑ پر کھڑی ہے۔ پورا معاشرہ سسکیاں لے رہا ہے، دم توڑ رہا ہے۔ شاید پاکستان کی تاریخ میں اتنا نازک وقت اس سے پہلے نہ آیا ہو گا لیکن بدقسمتی کی انتہا ہے کہ ہمارے ملک کے

- ○ حکمران ہیں جن کا شیطانوں سے سمجھوتہ ہو چکا ہے۔
- ○ سیاست دان ہیں جن کی عیاشی کی داستانیں ضرب المثل ہیں۔
- ○ زمیندار ہیں، جن کے آہنی شکنجوں میں کاشتکار کراہ رہے ہیں۔
- ○ علماء ہیں، جن کے دماغ جواب دے چکے ہیں۔
- ○ مشائخ ہیں، جن کے دل سرد ہو چکے ہیں۔
- ○ طلباء ہیں، جن کے دیدے بے دید ہو چکے ہیں۔
- ○ وکلاء ہیں، جن کے شکم قارون کے خانے ہیں۔
- ○ ڈاکٹر ہیں، جو رحم اور ہمدردی کے جذبے سے عاری ہیں۔
- ○ پولیس افسران ہیں، جو انسان نما بھیڑیئے معلوم ہوتے ہیں۔
- ○ صحافی اور اخباری نمائندے ہیں جو قلم و کاغذ کی آبرو بیچتے ہیں اور بلیک میلر ہیں۔
- ○ مذہبی اور سیاسی فرقے ہیں، جو باہم دست و گریبان ہیں۔
- ○ دانشور ہیں، جو فکر و دانش کے قاتل اور تعلیم مغرب کے فریب خوردہ ہیں۔
- ○ تاجر ہیں جو انسانوں کا خون پی رہے ہیں اور مردوں کی ہڈیاں تک چوس رہے ہیں۔
- ○ نوکر شاہی جو آدم خور درندوں کی فوج ظفر موج ہے۔
- ○ غریب عوام ہیں، جن کی روحیں مردہ اور جسم افسردہ ہیں۔
- ○ یتیم بچے اور بچیاں ہیں، جن کے آنسو خشک ہو چکے ہیں۔
- ○ دوشیزائیں ہیں، جو حسرت و حرمان کی تصویریں ہیں۔
- ○ بیٹیاں اور مائیں ہیں جن کی عزت و آبرو کے نازک آبگینوں کو بزم عیش کے کھلونے بنا دیا گیا ہے۔
- ○ عدالتیں ہیں اور کچہریاں ہیں، جہاں رشوت کی حکمرانی اور عدل و انصاف کند چھری سے ذبح ہو رہا ہے۔
- ○ کالج اور یونیورسٹیاں ہیں، جہاں نوکروں، تنخواہ داروں، منشیوں اور کلرکوں کی کھیپ تیار ہو رہی ہے۔
- ○ تحصیلیں اور تھانے ہیں، جہاں قیمتی جانوروں کی بولیاں ہوتی ہیں اور عزت و آبرو کے سودے ہوتے ہیں۔
- ○ حوالاتیں اور جیلیں ہیں، جہاں مجرموں کی پرورش و حفاظت ہوتی ہے۔
- ○ مسجدیں اور مدرسے ہیں، جہاں اتحاد و محبت کی بجائے انتشار و نفرت کے نعرے بلند ہو رہے ہیں۔
- ○ خانقاہیں اور آستانے ہیں، جہاں سے پاک دل صوفیوں کے بجائے دھمالئے گورکن اور کفن چور سر اٹھا رہے ہیں۔
- ○ غرضیکہ پاکستانی قوم کے عقلی و فکری، قوی مضمحل اور معطل ہیں۔ علمی اور عملی صلاحیتیں زنگ آلود ہیں۔ زندگی کے تمام شعبے مادیت کے شجر خبیثہ کے برگ و بار ہیں جو افراط و تفریط کی مسموم ہواؤں سے خزاں رسیدہ ہو چکے ہیں"۔

برطانیہ میں مسلمان نسل کی تشویش ناک حالت

جناب اعجاز احمد صاحب ایڈووکیٹ کے ایک مضمون "مذہب اور مادی ترقی" سے اہم اقتباس:

"ہماری نئی نسل کا نوجوان یورپ کی خیرہ کن ترقی دیکھ کر مذہب سے بیزار سرکش اور باغی ہوتا جا رہا ہے۔ میرے اس خیال کی تائید اور تصدیق ہم میں سے ان لوگوں سے ہو رہی ہے جو پاکستان سے جا کر مغربی ممالک بالخصوص لندن میں آباد ہیں اور ان کی اولادیں مادر پدر آزاد معاشرے میں پروان چڑھ کر گمراہ ہو چکی ہیں۔ دور نہ جایئے ایک شیطان صفت نئی نسل کا نوجوان سلمان رشدی اس گمراہی کی زندہ مثال ہمارے سامنے ہے۔

اس گمراہی کی یہ لہر اب پاکستان میں بھی آ رہی ہے۔ ہمارے ملکی اخبارات اس کی آئے دن خبریں دے رہے ہیں۔ کہیں مسجدوں اور نمازیوں کو شہید کیا جا رہا ہے۔ کہیں قرآن کے نسخے جلائے جا رہے ہیں۔ کلام پاک کی بے حرمتی کی جا رہی ہے۔ اس شیطنیت میں جہاں بعض غیر مسلم نوجوانوں کا حصہ ہے وہاں ہماری نئی نسل کے بعض اوباش نوجوان بھی شامل ہیں۔ ہم میں سے جو لوگ مملکت خداداد پاکستان سے باہر بہت دور بیٹھے ہوئے ہیں ان کی اولادوں کے لئے تو صرف ہم دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے"

(نوائے وقت لاہور، ۱۸ ستمبر ۱۹۹۶ء)

جماعت احمدیہ بورکینا فاسو کے آٹھویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

ممبرز آف پارلیمنٹ اور دیگر معززین کی شرکت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا MTA کے ذریعہ براہ راست خطاب

اجتماعی بیعت کے روح پرور مناظر

جماعت احمدیہ بورکینا فاسو کا آٹھواں جلسہ سالانہ مورخہ ۲۹، ۳۰ مارچ ۹۷ء منعقد ہوا۔ جلسہ کی تیاری کئی ماہ پہلے سے شروع کی جا چکی تھی اور مقامی جماعتوں کو دعوت نامے بھجوائے گئے تھے لیکن چونکہ اکثر جماعتیں دور دراز علاقوں میں ہیں اور ان کو ٹرانسپورٹ بھی مہیا نہیں لہٰذا واگاڈوگو میں جلسہ سالانہ کے علاوہ مختلف صوبوں میں احباب کی سہولت کے لئے جلسوں کا انتظام ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں ۱۶ مارچ ۹۷ء کو ایک جلسہ Banogo میں منعقد ہوا جس میں آٹھ صد احباب شریک ہوئے اور دوسرا جلسہ Kom-bessery میں منعقد ہوا۔

جلسہ سالانہ بورکینا فاسو کے انتظامات کے سلسلہ میں ۲۷ مارچ کو ایک بہت بڑا وقار عمل ہوا اور انتظامات مکمل کئے گئے لیکن اتفاق سے ۲۸ مارچ کو شدید بارش ہوئی، خدام نے دوبارہ اسی روز بڑی محنت سے کام کیا اور تمام انتظامات درست کئے۔ اس بارش کا فائدہ یہ ہوا کہ ایک روز پہلے کی شدید گرمی کا زور ٹوٹ گیا۔

ایک اور قابل ذکر امر یہ بھی ہے کہ جب جلسہ سالانہ بورکینا فاسو کا اعلان ریڈیو پر ہوا تو اس کے بعد ریڈیو پر ہی مخالف مولوی نے نہایت گندی تقریر کی اور کہا کہ ہم نے بہت سے لوگوں کو واپس بھیج دیا ہے اور جو لوگ اس وقت جلسہ پر آئے ہوئے ہو واپس چلے جاؤ، اسی میں تمہاری بہتری ہے۔ لیکن خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ امسال جلسہ سالانہ مولویوں کی تمام تر مخالفت کے باوجود پہلے تمام جلسوں سے زیادہ کامیاب رہا۔

جلسہ کے پروگرام کا آغاز ۲۹ مارچ کو نماز تہجد سے ہوا۔ ۹ بجے تلاوت قرآن کریم سے افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا جس کی صدارت محترم محمد ادریس صاحب امیر بورکینا فاسو نے کی۔ عربی قصیدہ کے بعد محترم امیر صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ قادیان کے پہلے جلسہ میں ۷۵ اصحاب شامل ہوئے تھے اور آج خدا کے فضل سے ۷۵ سے زائد ممالک میں پہلے جلسہ کی اتباع میں جلسے ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد صداقت اسلام کے موضوع پر ایک تقریر ہوئی اور پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا حاضرین سے براہ راست خطاب MTA کے ذریعہ نشر ہوا تو فضا نعرہ ہائے تکبیر اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نعروں سے گونج اٹھی۔ یہ منظر قابل دید تھا۔ اس وقت ۱۶۰۰ احباب کے علاوہ تین ممبران اسمبلی، بورکینا فاسو کے بادشاہ کا نمائندہ، مسلم کمیونٹی کے صدر، اتحاد المسلمین کے نمائندہ اور شہر کے بہت سے معززین موجود تھے۔ حضور نے خطاب کے بعد اجتماعی بیعت لی جس میں حاضرین شامل ہوئے۔ حضور کے ساتھ اجتماعی دعا کے وقت حاضرین کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ حضور کے الوداعی سلام کے ساتھ ہی فضا ایک بار پھر نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔

دوسری نشست میں صداقت مسیح موعودؑ کے موضوع پر ایک تقریر کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی اور رات کو حضور کا پیغام مقامی زبانوں (مورے اور جولا) میں احباب کو سنایا گیا۔ جلسہ کی کارروائی دونوں مقامی زبانوں کے علاوہ فرانسیسی میں بھی بیک وقت جاری رہی۔ اگلے روز تیسری نشست میں محترم امیر صاحب کی دعوت الی اللہ کے موضوع پر تقریر کے بعد مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا۔

لنگر خانہ مسیح موعودؑ مہمانوں کی خدمت کے لئے ۲۶ مارچ سے ۳-اپریل تک جاری رہا۔ لجنہ نے پکوائی کا بہت عمدہ انتظام کیا۔ شعبہ سمعی بصری کے تحت پنڈال کے اندر اور باہر لاؤڈ سپیکرز کا انتظام تھا۔ حضور کا پروگرام دکھانے کے لئے ۵ ٹی-وی سیٹ مختلف جگہوں پر رکھے گئے تھے۔

جلسہ کے مہمانوں کی رہائش کے لئے مشن ہاؤس کے علاوہ ایک بڑی عمارت بھی کرایہ پر حاصل کی گئی تھی۔ الحمد للہ جلسہ کے تمام انتظامات بخیر و خوبی طے پائے اور تمام شرکاء جلسہ نئے ولولہ کے ساتھ واپس لوٹے۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ سے وابستہ تمام برکات کو ہمارے حق میں دائمی بنائے اور روزافزوں ترقیات سے نوازے۔ (رپورٹ: ظفر اقبال ساہی)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں:-

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔